حیات طیبہ

روایاتِ مسندِ احمد کی روشنی میں

﴿۸﴾

مولانا حافظ محمد ابراہیم فیضی

Life of the Holy <u>Prophet</u> (peace be upon him)
in the light of "Musnad Ahmad"

Imam Ahmad ibn Hanbal (demise 241AH), is a trustworthy Imam of Hadith and Fiqh. His anthology "al-Musnad (Supported)" holds a high reputation in Hadith literature. The importance of his exposition "al-Musnad" can be judged by this comment of 'Allāma Jalaluddin Sautī: "The weak (Da'ī f) traditions of al-Musnad should also be taken in the grade of Good (Hasan)".

Compilation of the life of the Holy Prophet (peace be upon him) in the light of Holy Qur'ān and Ahadī th is an important work. Scholars have given attention towards this kind of work in all the periods. In fact, this article is the 8th part of the series of these articles. The learned scholar of this article has recorded the events of the Life of the Prophet till the great vietort of mecca.

حجۃ الوداع ۱۰ھ

حج کے لئے روانگی

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں بغیر خوف کے

حالتِ امن میں ہمیں مسجد نبوی میں ظہر کی چار رکعات اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعت پڑھائیں۔(۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینے میں ظہر کی چار رکعت پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعت پڑھیں، آپ نے رات ذوالحلیفہ میں گزاری، صبح کو جب آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور وہ کھڑی ہوگئی تو آپ نے تہلیل کہی (تلبیہ کہا)۔(۲)

محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی ولادت

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ان کے ہاں بیداء میں محمد بن ابی بکر پیدا ہوا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا (کہ اب اسماء کے لئے کیا حکم ہے؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے کہو غسل کر کے احرام باندھ لے (تلبیہ کہے)۔(۳)

احرام باندھنے سے پہلے اور احرام کھولنے کے بعد خوش بو لگانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے احرام کے وقت احرام سے پہلے رسول اللہ ﷺ کو اپنے پاس موجود مشک ملی عمدہ خوش بو لگائی، پھر آپ نے احرام باندھ لیا۔ اور میں نے قربانی کے دن منیٰ میں احرام کھولنے کے بعد بیت اللہ کے طواف سے پہلے آپ کو خوش بو لگائی۔(۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ گویا میں اب بھی کئی دن گزرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں حالت احرام میں خوش بو کی چمک دیکھ رہی ہوں۔(۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں احرام کے وقت رسول اللہ ﷺ کو دست یاب عمدہ خوش بو لگائی تھی، یہاں تک کہ میں حالت احرام میں کئی دنوں کے بعد آپ کے سر اور داڑھی میں اس کی چمک دیکھتی تھی۔(۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے جمرہ کی رمی کے بعد طواف افاضہ سے پہلے منیٰ میں نبی ﷺ کو خوش بو لگائی تھی۔(۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے اپنے ہاتھوں سے حجۃ الوداع میں احرام کے وقت رسول اللہ ﷺ کو ذریرہ خوش بو لگائی۔(۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع میں احرام سے پہلے، احرام کے وقت اور قربانی کے دن جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد طواف بیت اللہ سے قبل اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کو ذریرہ خوش بو لگائی۔(۹)

ذوالحلیفہ سے حج کا احرام

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ظہر کی نماز ذوالحلیفہ میں ادا کی، پھر اپنا قربانی کا اونٹ منگوایا، آپ نے اس کی کوہان کی داہنی جانب اشعار کیا (اس کو زخم لگایا)، پھر اس کا خون صاف کر کے اس کے گلے میں (قربانی کے جانور کی علامت کے طور پر) دو جوتیاں لٹکا دیں، پھر آپ اپنی سواری کے پاس آئے، جب آپ اس پر سوار ہو گئے، اور بیداء میں پہنچے، آپ نے حج کا تلبیہ کہا۔(۱۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب ذوالحلیفہ میں آئے آپ نے حج کا احرام باندھا، اور اپنے قربانی کے جانور (ہدی) کی کوہان کے داہنی جانب اشعار کیا (زخم لگایا) اس کا خون صاف کیا اور اسی کے گلے میں (قربانی کے جانور کی علامت کے طور پر) دو جوتیاں لٹکا دیں۔(۱۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے (ذوالحلیفہ میں) ظہر کی نماز پڑھی، پھر سواری پر سوار ہوئے، جب جبل بیداء کے اوپر چڑھے آپ نے حج کا تلبیہ کہا۔(۱۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بیداء میں رسول اللہ ﷺ کے احرام باندھنے کا کہنے والے جھوٹ بولتے ہیں، اللہ کی قسم! نبی ﷺ نے مسجد (ذوالحلیفہ) کے پاس احرام باندھا تھا۔(۱۳)

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: مجھے رسول اللہ کے حج کی نیت کرنے میں صحابہ کرام کے اختلاف پر تعجب ہے (کہ آپ نے کس مقام سے حج کا احرام باندھا) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس بات کو میں سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے (حج کی فرضیت کے بعد) صرف ایک حج کیا، اسی وجہ سے لوگوں میں اختلاف ہو گیا، رسول اللہ ﷺ حج کے لئے روانہ ہوئے، جب آپ نے مسجد ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھ لیں تو اسی جگہ حج کا احرام باندھ لیا (نیت کر لی، تلبیہ کہا) تو لوگوں نے اسے سن کر محفوظ کر لیا۔ پھر جب آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور آپ کی سواری کھڑی ہو گئی، تو آپ نے تہلیل کہی، کچھ لوگوں نے اسے سن کر کہا کہ آپ نے اپنی سواری کے کھڑا ہونے پر حج کی نیت کی، کیوں کہ لوگ مختلف ٹولیوں کی شکل میں آ رہے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے جب بیداء کی چوٹی پر پہنچے، آپ نے تلبیہ کہا، کچھ لوگوں نے یہ سن کر کہا کہ آپ نے بیداء کی بلندی پر چڑھ کر تلبیہ کہا (حج کی نیت کی) اللہ کی قسم! آپ نے حج کی نیت تو اپنی جائے نماز پر (مسجد ذی الحلیفہ میں) کر لی تھی، البتہ تلبیہ کا اعادہ اس وقت کیا جب آپ کی سواری کھڑی ہو گئی، اور اس وقت بھی جب آپ بیداء کی بلندی پر پہنچے تھے۔(۱۴)

تلبیہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ یہ تھا:

لبيك اللهم لبيك، لا شريك لك لبيك، ان الحمد و النعمة لك و الملك، لا شريك لك (۱۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ یہ تھا:

لبيك اللهم لبيك، لبيك لا شريك لك لبيك، ان الحمد و النعمة لك و الملك، لا شريك لك (۱۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے تلبیے کے بارے میں مجھے علم ہے:

لبيك اللهمّ لبيك، لا شريك لك لبيك، ان الحمد و النعمة لك و الملك لا شريك لك لبيك

دوسری روایت میں **و الملك لا شريك لك و الملك** کے الفاظ ہیں۔ (۱۷)

حضرت سائب بن خلاد انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام نے میرے پاس آ کر کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے اصحاب کو بلند آواز سے تلبیہ کہنے کا حکم کریں کہ یہ حج کے شعائر میں سے ہے۔ (۱۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبریل نے حکم دیا کہ میں تلبیہ بلند آواز سے کہوں، کیوں کہ یہ حج کے شعائر میں سے ہے۔ (۱۹)

حضرت ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کو مشروط احرام کا حکم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ضباعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اپنے احرام کو مشروط کر لے۔ (۲۰)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی آپ کے پاس آ کر عرض گزار ہوئیں، میں بھاری بھرکم عورت ہوں، میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں، کس طرح احرام باندھوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: احرام باندھتے وقت یہ شرط لگا لو کہ میں حلال ہو جاؤں گی جہاں (اے اللہ!) تو نے مجھے روک دیا، تمہیں اس کی اجازت ہے، اور انہوں نے حج پا لیا۔ (۲۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کے پاس آکر کہا: یارسول اللہ! میں حج کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں، میں (بیماری کی وجہ سے) شرط لگالوں، آپ نے فرمایا: ہاں، انہوں نے کہا میں نیت میں کیا کہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہو: لبیك اللهم لبیك، میں وہاں حلال ہوجاؤں گی جہاں (اے اللہ) تو مجھے روک دے گا۔(۲۲)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے وہ بیمار تھیں، آپ حجۃ الوداع کا ارادہ رکھتے تھے، آپ نے ان سے فرمایا: کیا تم اس سفر میں ہمارے ساتھ نہیں چلوگی، انہوں نے کہا میں بیمار ہوں ڈرتی ہوں کہ میری بیماری مجھے (دورانِ سفر) روک نہ لے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم حج کا احرام باندھ لواور یہ کہو: اے اللہ! وہ جگہ میرے احرام کھولنے کی ہوگی جہاں تو مجھے روک لے گا۔(۲۳)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: پھوپھی! آپ حج پر کیوں نہیں جارہی ہیں؟ وہ بولیں: میں بیمار عورت ہوں، رکاوٹ سے ڈرتی ہوں، (بیماری کی وجہ سے کہیں روک نہ دی جاؤں) آپ نے فرمایا: احرام باندھ لواور شرط لگالو کہ میں وہاں حرام سے نکل جاؤں گی جہاں میں (بیماری کی وجہ سے) روک دی جاؤں گی۔(۲۴)

حضرت ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں (بیماری بڑھنے کا اندیشہ ہے کیا کروں؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حج کا احرام باندھ لو اور نیت میں کہو: اے اللہ! میں وہاں احرام کھول دوں گی جہاں آپ مجھے روک دیں گے، اللہ سے اپنی اس شرط کی وجہ سے تم جہاں روک دی جاؤ گی یا بیمار ہوجاؤ گی، تم حلال ہوجاؤ گی (احرام سے باہر ہوجاؤ گی، اور تم پر قربانی واجب نہیں ہوگی)۔(۲۵)

صرف حج کا احرام باندھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے ہم میں سے بعض لوگوں نے صرف حج کا احرام باندھا اور بعض نے عمرہ کا، بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا، رسول اللہ ﷺ نے حج کا احرام باندھا، جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا ومروہ کی سعی کر کے حلال ہوگئے (احرام سے باہر آگئے) لیکن جنہوں نے حج کا یا حج اور عمرہ کا احرام

باندھا تھا وہ قربانی کے دن تک حلال نہ ہوئے۔(۲۶)

محرم کالباس کیسا ہو؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ! محرم کون سا لباس پہنے، یا پوچھا: کون سا لباس نہ پہنے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ محرم قمیص، شلوار، عمامہ اور موزے نہ پہنے، ہاں اگر اسے جوتے نہ ملیں تو وہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے کاٹ کر پہن لے، نہ ٹوپی پہنے، نہ ہی ایسا کپڑے جس پر ورس (نامی گھاس کا رنگ ہو) اور زعفران لگا ہو مگر یہ کہ اسے دھولیا گیا ہو۔(۲۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب محرم جوتے نہ پائے تو موزے پہن لے، انہیں ٹخنوں سے نیچے کاٹ لے۔(۲۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اگر محرم تہ بند نہ پائے تو شلوار پہن لے اور اگر جوتے نہ پائے تو موزے پہن لے۔(۲۹)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس منبر پر رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا آپ لوگوں کو حالت احرام میں مکروہات سے منع فرمارہے تھے کہ وہ عمامے، قمیص، شلواریں اور ٹوپیاں اور موزے نہ پہنیں، بہ حالت مجبوری موزوں کو ٹخنوں کو نیچے سے کاٹ لیں، نہ ایسا کپڑا پہنیں جس پر ورس یا زعفران لگے ہوں، اور خواتین کو حالت احرام میں دستانے اور نقاب پہننے سے منع فرمایا۔(۳۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! محرم کون سے کپڑوں سے بچے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شلوار، قمیص، ٹوپی اور عمامہ نہ پہنے، نہ ایسا کپڑا پہنے جس پر ورس اور زعفران لگی ہو، تم تہہ بند اور چادر میں احرام باندھو، اگر جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لو لیکن انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لو۔(۳۱)

حضرت ابولاس رضی اللہ عنہ کو حج کے لئے اونٹ مرحمت فرمانا

حضرت ابولاس الخزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حج (کے سفر) کے لئے صدقہ کے اونٹوں میں ایک کمزور اونٹ مرحمت فرمایا، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں اندیشہ ہے یہ اونٹ کم زوری کی وجہ سے ہمیں نہیں اٹھا سکے گا؟ آپ نے فرمایا: ہر اونٹ کے کوہان میں ایک شیطان ہوتا ہے جب تم اس پر سوار ہو اس پر اللہ کا نام لو جیسا کہ میں نے تمہیں حکم دیا ہے، پھر اسے اپنے قابو میں کر لو تو اللہ عزوجل اسے سواری کے قابل بنادے گا۔(۳۲)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن کی منت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے سوال کیا، میری بہن نے بیت اللہ کی طرف پیدل جانے کی منت مانی ہے اور اب وہ کم زور ہوگئی ہے (اس کے لئے کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی تیری بہن کی منت سے بے نیاز ہے، اسے کہو سوار ہو جائے اور اونٹ بہ طور ہدی لے جائے۔ (۳۳)

عبداللہ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن نے پیدل حج کرنے کی منت مانی تھی، عقبہ رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں نبی ﷺ سے سوال کیا، آپ نے فرمایا: اسے کہو سوار ہو جائے، ان کو خیال ہوا شاید نبی ﷺ نے ان کا سوال نہیں سمجھا، جب لوگ آپ سے دور ہٹے، انہوں نے پھر اپنا سوال دہرایا، آپ نے ارشاد فرمایا: اس سے کہو سوار ہوئے، کیوں کہ اللہ عز وجل تیری بہن کے اپنے نفس کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے۔ (۳۴)

پیدل حج کی نیت کرنے والے کو سوار ہونے کا حکم

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اپنے دو بیٹوں کا سہارا لے کر چل رہا ہے، آپ نے پوچھا: کیا قصہ ہے؟ انہوں نے بتایا: یا رسول اللہ! اس نے پیدل حج کرنے کی منت مانی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس شخص کی اپنے آپ کو تکلیف دینے سے بے نیاز ہے، اسے سوار ہونے کا حکم فرمایا، اور وہ سوار ہو گیا۔ (۳۵)

رسی کاٹنا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کو ایک دوسرے سے بندھے ہوئے بیت اللہ کی طرف رواں دیکھ کر دریافت فرمایا: باہم بندھے کیوں چل رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے اسی طرح ایک دوسرے سے بندھ کر بیت اللہ کی طرف جانے کی منت مانی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ منت نہیں ہے اور دونوں کی رسی کاٹ دی۔

ایک روایت میں ہے: منت تو اللہ کی رضا کے حصول کے لئے ہوتی ہے۔ (۳۶)

قربانی کے جانور پر سوار ہونے کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو قربانی کے اونٹ کو

ہانکتے دیکھ کر فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ، اس نے کہا: یہ قربانی کا اونٹ ہے، آپ نے فرمایا: سوار ہولو، اس نے کہا: یہ بُدنہ (قربانی کا جانور) ہے۔ آپ نے تیسری مرتبہ ڈانٹ کر فرمایا: سوار ہو جاؤ۔ (۳۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو قربانی کا جانور (بدنہ) ہانک رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا: سوار ہو جاؤ، اس نے عرض کیا یہ بدنہ ہے، آپ نے فرمایا: سوار ہولو، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے اسے نبی ﷺ کے ساتھ سفر کرتے دیکھا اور اونٹ کی گردن میں (قربانی کے جانور کی علامت کے طور پر) جوتی پڑی ہوئی تھی۔ (۳۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہدی پر سواری کے بارے میں پوچھا گیا، انہوں نے بتایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ جب اس کی ضرورت ہو تو سواری ملنے تک اس پر اچھے طریقے سے سوار ہو جاؤ۔ (۳۹)

بچے کا حج

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مقام روحا میں تھے کہ سواروں کی ایک جماعت ملی، آپ نے ان کو سلام کیا، اور پوچھا تم کون ہو؟ وہ عرض گذار ہوئے ہم مسلمان ہیں، انہوں نے آپ کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں، یہ سن ایک خاتون جلدی سے گئی، اپنے بچے کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی پالکی سے نکال کر اٹھایا اور پوچھا: یا رسول اللہ! کیا اس کا حج ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اور تمہارے لئے اجر ہے۔ (۴۰)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرایا گیا، میں اس وقت سات سالہ لڑکا تھا۔ (۴۱)

وادیٔ عسفان میں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حج کے موقع پر جب وادیٔ عسفان سے گزرے، آپ نے ابوبکر رضی اللہ سے پوچھا: یہ کون سی وادی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: وادیٔ عسفان، آپ نے فرمایا: یہاں سے حضرت ہود اور صالح (علیہما السلام) ایسی سرخ اونٹنیوں پر گزرے جن کی نکیلیں کھجور کی چھال کی تھیں، ان کے تہبند، عبا اور ان کی چادریں دھاری دار تھیں، وہ تلبیہ کہتے ہوئے بیت اللہ کے حج کو جا رہے تھے۔ (۴۲)

مقام عرج میں زادِ راہ والے اونٹ کا گم ہونا

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے لئے روانہ ہوئے، جب ہم مقام عرج میں تھے، رسول اللہ ﷺ نے پڑاؤ کیا، عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور میں اپنے والد کے پاس بیٹھ گئی، رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کا زادِ راہ کا اونٹ ایک تھا، جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے غلام کے پاس تھا، ابو بکر رضی اللہ عنہ بیٹھے اس کے آنے کا انتظار کر رہے تھے، وہ بغیر اونٹ کے آ گیا، انہوں نے پوچھا: تمہارا اونٹ کہاں ہے؟ اس نے کہا: وہ رات کو مجھ سے گم ہو گیا ہے، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک اونٹ تھا وہ بھی تو نے گم کر دیا، اور اسے مارنے لگے، رسول اللہ ﷺ مسکراتے ہوئے فرمانے لگے: اس مُحرم کو دیکھو یہ کیا کر رہا ہے۔ (۴۳)

مکہ مکرمہ میں پہنچنے کی تاریخ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حج کے ارادے سے روانہ ہوئے، آپ ذی الحجہ کی چار تاریخ کو مکہ مکرمہ پہنچے، آپ نے ہمیں بطحا میں صبح کی نماز پڑھائی، پھر ارشاد فرمایا: جو چاہے اسے عمرے کا احرام بنا لے۔ (۴۴)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا طواف

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ جب مکہ مکرمہ پہنچیں، بیمار تھیں، انہوں نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: لوگوں کے پیچھے رہتے ہوئے سوار ہو کر طواف کر لو، آپ فرماتی ہیں میں نے نبی ﷺ کو کعبہ کے پاس نماز میں سورۃ الطور کی قرأت کرتے ہوئے سنا۔ (۴۵)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چار ذی الحجہ کو (مکہ مکرمہ) تشریف لائے، جب ہم نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر لی، آپ نے فرمایا: جس کے پاس ہدی نہیں ہے وہ اسے عمرہ کا احرام کر لے، پھر یوم ترویہ (آٹھ ذی الحجہ) کو ان صحابہ نے حج کا احرام باندھا، یوم نحر کو (قربانی کے دن) انہوں نے بیت اللہ کا طواف (زیارت) کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی نہیں کی۔ (۴۶)

طواف میں رَمل سنت ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کے تین چکروں

میں رَمل فرمایا، جب آپ رکن یمانی تک پہنچتے تو حجر اسود تک عام رفتار سے چلتے پھر رمل کرتے اور آپ نے چار چکر عام رفتار سے لگاتے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ سنت ہے۔(۴۷)

نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رَمل کیا، اور چار چکر معمول کی رفتار سے چلے، اور مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں پڑھی، پھر بتایا کہ نبی ﷺ نے ایسا ہی کیا۔(۴۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرے میں طواف کے پہلے تین چکروں میں سعی کی (رمل فرمایا) اور باقی تین چکروں میں معمول کی رفتار سے چلے۔(۴۹)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود سے حجر اسود تک رَمل فرمایا۔(۵۰)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجر اسود سے طواف کے تین چکروں تک رَمل کرتے ہوئے دیکھا۔(۵۱)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے طواف کے تین چکروں میں حجر اسود سے حجر اسود تک رَمل فرمایا اور (طواف کے بعد) دو رکعت نماز (تحیۃ الطّواف) پڑھی، پھر آپ حجر اسود کی طرف تشریف لائے، پھر زمزم کی طرف گئے، زمزم نوش فرمایا اور سر انور پر ڈالا، پھر واپس آئے رکن اسود کا استلام کیا، اور صفا کی طرف گئے اور فرمایا: وہاں سے (صفا و مروہ کی سعی) شروع کرو جہاں سے اللہ تعالی نے شروع فرمایا ہے (یعنی صفا سے)۔(۵۲)

قربانی کا جانور نہ لانے والوں کو عمرے کے بعد احرام کھولنے کا حکم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حج کا احرام باندھا، جب آپ مکہ مکرمہ پہنچے، آپ نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی فرمائی، بال نہ کتروائے اور ہدی کی وجہ سے احرام سے باہر نہ آئے، اور جو لوگ ہدی نہیں لائے تھے انہیں حکم دیا کہ وہ طواف اور سعی کے بعد بال کتروالیں یا منڈوالیں پھر احرام کھول دیں۔(۵۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ عمرہ ہے جس سے ہم نے فائدہ اٹھالیا، سو جس شخص کے پاس ہدی نہ ہو وہ مکمل حلال ہو جائے (وہ احرام کی سب پابندیوں سے نکل جائے) اب عمرہ قیامت تک کے لئے حج میں داخل ہو گیا۔(۵۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر آئے پھر آپ کے حکم سے صحابہ نے اسے عمرے کا احرام کرلیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: جو بات بعد میں میرے سامنے آئی، اگر پہلے سامنے آجاتی تو میں بھی ان لوگوں کی طرح کرتا، عمرہ قیامت تک کے لئے حج میں داخل ہو گیا ہے، پھر آپ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کر دیا، تمام لوگوں نے احرام کھول دیا سوائے ان کے جن کے پاس ہدی تھی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم نے کس نیت سے احرام باندھا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: میں نے آپ کے احرام کی نیت سے احرام باندھا تھا، آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس ہدی (قربانی کا جانور) ہے؟ کہا: نہیں، ارشاد فرمایا: جس حالت پر ہو اسی میں رہو (احرام نہ کھولو) میری ہدی کے تہائی جانور تمہارے ہوئے، رسول اللہ ﷺ کے پاس ہدی کے سو اونٹ تھے۔ (۵۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب حج کے احرام میں چار ذی الحجہ کی صبح کو پہنچے، رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ جس کے پاس ہدی نہیں وہ اسے عمرہ بنالیں، چناں چہ (عمرہ کے بعد) قمیصیں پہن لی گئیں، انگیٹھیاں خوش بو بکھیرنے لگیں اور عورتوں سے نکاح ہونے لگے۔ (احرام کی پابندیاں اٹھ گئیں)۔ (۵۶)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم نے حج کا احرام باندھا، جب آپ مکہ مکرمہ پہنچے، آپ نے فرمایا: جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ اسے عمرہ کا احرام بنالے، نبی ﷺ کے ساتھ ہدی تھی سو آپ حلال نہ ہوئے۔ (آپ نے احرام نہیں کھولا)۔ (۵۷)

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مدینے سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، بہ آواز بلند حج کا تلبیہ پڑھتے گئے، جب ہم نے بیت اللہ کا طواف کرلیا، آپ نے فرمایا: جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ اسے عمرہ بنالے، چناں چہ ہم نے اسے عمرہ بنالیا اور احرام کھول دیا، پھر آٹھ ذی الحجہ (یوم ترویہ) کو ہم نے حج کا تلبیہ پڑھا اور منیٰ کی طرف روانہ ہوئے۔ (۵۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حج کی نیت سے بہ آواز بلند تلبیہ پڑھتے گئے، جب ہم مکہ میں آئے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہم اسے عمرہ بنالیں اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو بات بعد میں میرے سامنے آئی، اگر پہلے پیش نظر ہوتی تو میں اسے عمرہ بنالیتا، لیکن میں ہدی لایا ہوں اور میں نے حج اور عمرے کو ملالیا ہے۔ (۵۹)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لبیک بالحج کہتے ہوئے روانہ ہوئے، آپ نے ہمیں اسے عمرہ بنا لینے کا حکم دیا۔(۶۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب حج اور عمرہ کے لئے تلبیہ کہتے ہوئے مکہ مکرمہ میں پہنچے، بیت اللہ کے طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کے بعد رسول اللہ ﷺ نے انہیں اسے عمرہ بنانے اور حلال ہونے کا حکم دیا، لوگوں نے اسے بڑی بات سمجھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں ہدی نہ لایا ہوتا تو میں حلال ہو جاتا (احرام کھول دیتا)، چناں چہ لوگوں نے احرام کھول دیے اور (حج) تمتع کیا۔(۶۱)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا تلبیہ پڑھتے ہوئے روانہ ہوئے، ہمارے ساتھ عورتیں اور بچے بھی تھے، جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے ہم نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کر لی، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: جس کے پاس ہدی نہیں وہ حلال ہوئے (احرام کھول دے)، ہم نے عرض کیا: کتنا حلال ہو؟ آپ نے فرمایا: پورا حلال ہو (احرام سے ممنوعہ ہر چیز اس پر حلال ہے) سو ہم عورتوں کے پاس گئے، (سلے ہوئے) کپڑے پہنے اور خوش بو لگائی۔

پھر یوم ترویہ (آٹھ ذی الحجہ) کو ہم نے حج کا احرام باندھا، اور ہمیں صفا و مروہ کے درمیان پہلی سعی کافی ہو گئی اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ایک اونٹ اور گائے (کی قربانی) میں ہم سات آدمی شریک ہو جائیں، سراقہ بن مالک بن جعشم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمارے لئے واضح فرما دیں گویا کہ ہم ابھی پیدا ہوئے ہیں، کیا عمرے کا یہ حکم صرف اس سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ کے لئے ہے۔(۶۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چار ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (مکہ مکرمہ) آئے، آپ نے ہمیں اسے عمرے کا احرام بنانے کا حکم دیا، یہ چیز ہمیں بڑی محسوس ہوئی اور ہمارے دل تنگ ہوئے، رسول اللہ ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: لوگو! (احرام کھول کر) حلال ہو جاؤ، اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی وہی کرتا جو تم کرتے، چناں چہ ہم نے ایسا ہی کیا، یہاں تک کہ ہم نے غیر محرم کی طرح اپنی عورتوں سے قربت کی، پھر آٹھ ذی الحجہ کی شام کو یا دن کو ہم نے مکہ مکرمہ کو پشت پر رکھا اور حج کے لئے تلبیہ کہا۔(۶۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چار ذی الحجہ کو (مکہ مکرمہ میں) آئے، آپ میرے پاس غصے کی حالت میں تشریف لائے، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کو کس نے ناراض

کیا ہے، اللہ اسے آگ میں ڈالے، آپ نے فرمایا: تمہیں خبر نہیں میں نے لوگوں کو ایک بات کا حکم دیا ہے جس میں مَیں انہیں تردّد کا شکار دیکھ رہا ہوں، اگر مجھے پہلے معلوم ہو جاتا جو بعد میں معلوم ہوا تو میں اپنے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) نہ لاتا، یہاں خرید لیتا اور لوگوں کی طرح احرام کھول لیتا۔ (۶۴)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا بات ہے لوگ تو احرام کھول چکے ہیں، لیکن آپ اپنے عمرے (کے احرام) سے باہر نہ ہوئے؟ آپ نے فرمایا: میں نے اپنی ہدی کے گلے میں قلادہ ڈال دیا ہے اور اپنے سر کے بالوں کو جما لیا ہے، میں حج سے فارغ ہونے (قربانی کرنے) سے پہلے احرام نہیں کھول سکتا۔ (۶۵)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر روانہ ہوئے، آپ نے ہمیں (عمرہ ادا کرنے کے بعد) ارشاد فرمایا: جس کے ساتھ ہدی ہو وہ اپنے احرام میں رہے اور جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ حلال ہو جائے (احرام کھول دے)۔ (۶۶)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو تمتع کا حکم

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بطحا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، آپ نے پوچھا: تم نے کیا نیت کی تھی؟ میں نے عرض کیا: میں نے نبی ﷺ کے احرام جیسے احرام کی نیت کی تھی، آپ نے فرمایا: کیا تم ہدی (قربانی کا جانور) لائے ہو، میں نے کہا: نہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کر کے حلال ہو جاؤ (احرام کھول دو) چناں چہ میں بیت اللہ کے طواف اور صفا و مروہ کی سعی کے بعد اپنی قوم کی ایک خاتون کے پاس آیا اس نے میرے بالوں کی کنگھی کی اور میرا سر دھویا۔ (۶۷)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنی قوم کے علاقے میں (یمن) بھیجا، جب حج کا زمانہ آیا رسول اللہ ﷺ نے حج کیا، میں نے بھی حج کی سعادت حاصل کی، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت مقام ابطح میں پڑاؤ فرمائے ہوئے تھے، آپ نے مجھ سے پوچھا: اے عبداللہ بن قیس! تو نے احرام میں کیا نیت کی تھی؟ میں نے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ کے حج کی طرح نیت کر کے احرام باندھا تھا، آپ نے فرمایا: تو نے اچھا کیا، پھر دریافت فرمایا: کیا اپنے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) لائے ہو؟ میں نے کہا: نہیں، آپ نے مجھ سے فرمایا: جاؤ، بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کے بعد حلال ہو جاؤ (احرام کھول دو)۔

میں گیا، رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق عمل کیا اور اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس آیا، اس نے خطمی (ایک بوٹی جس کے خشک پتوں کو کوٹ کر اس سے سر دھویا جاتا ہے) میرا سر دھویا اور جوئیں نکالیں، پھر میں نے آٹھ ذی الحج (یوم الترویہ) کو حج کا احرام باندھا۔الخ (۶۸)

یوم الترویہ کو منیٰ روانگی

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اس صحابی سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے آٹھ ذی الحجہ کے روز رسول اللہ ﷺ کو منیٰ کی طرف جاتے دیکھا، آپ ﷺ کی ایک جانب بلال رضی اللہ عنہ تھے، جن کے ہاتھ میں لکڑی تھی جس پر کپڑا ڈال کر انہوں نے رسول اللہ ﷺ پر سایہ کیا ہوا تھا۔(۶۹)

آٹھ ذی الحجہ (یوم الترویہ) کو نماز ظہر کی منیٰ میں ادائیگی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم ترویہ (آٹھ ذی الحجہ) کو ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کی۔(۷۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے منیٰ میں پانچ نمازیں ادا کیں۔(۷۱)

نافع بیان کرتے ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بس میں ہوتا تو آٹھ ذی الحجہ کو ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کرنا پسند کرتے تھے، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کی تھی۔(۷۲)

خباب داؤد بن ابی عاصم ثقفی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ منیٰ میں نماز کی دو رکعتیں (نماز قصر) پڑھتے تھے۔(۷۳)

عبدالعزیز بن رفیع بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے آٹھ ذی الحجہ کو ظہر کی نماز کہاں پڑھی؟ انہوں نے کہا: منیٰ میں، میں نے پوچھا: آپ نے کوچ والے دن (یوم النفر) میں عصر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ انہوں نے کہا: ابطح میں، پھر کہا: تم اسی طرح کرو جیسے تمہارے امیر کرتے ہیں۔(۷۴)

طواف کے دوان رسی کاٹنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کعبہ کے طواف کے دوران ایک ایسے انسان کے پاس سے گزرے، جو دوسرے شخص کی ناک میں رسی ڈال کر اسے کھینچ رہا تھا، نبی ﷺ نے اس

کے ہاتھ سے رسی کو کاٹ دیا اور اسے اس کا ہاتھ پکڑ کر طواف کرانے کا حکم فرمایا۔(۷۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کا طوافِ کعبہ کے دوران ایسے شخص پر گزر ہوا جس نے تسمے یا دھاگے وغیرہ سے دوسرے کا ہاتھ باندھا ہوا تھا، نبی ﷺ نے اس کے ہاتھ سے اسے کاٹ دیا اور فرمایا: اسے ہاتھ پکڑ کر طواف کراؤ۔(۷٦)

منیٰ سے عرفات کو روانگی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یوم عرفہ (نو ذی الحج) کو فجر کی نماز پڑھ کر روانہ ہوئے اور میدانِ عرفات میں نمرہ میں پڑاؤ کیا، یہ وہ جگہ ہے جہاں اب امام عرفہ میں پڑاؤ کرتے ہیں، جب ظہر کا وقت ہوا رسول اللہ ﷺ اول وقت میں تشریف لائے اور ظہر وعصر کی نمازیں اکٹھی پڑھیں، پھر لوگوں کو خطبہ دیا، اور میدانِ عرفات میں وقوف کی جگہ تشریف لائے۔(۷۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عرفہ کی صبح ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ہم میں سے بعض لوگ تکبیر کہہ رہے تھے اور بعض تہلیل، نہ مکبر کی تکبیر پر کوئی اعتراض کرتا تھا نہ ہی مہلل کے تہلیل کہنے پر کسی نے اعتراض کیا۔(۷۸)

محمد بن ابی بکر بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ لوگ یوم عرفہ میں کیا کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم میں سے بعض تہلیل کرتے تھے اور بعض تکبیر کہتے تھے، کوئی کسی پر اعتراض نہیں کرتا تھا۔(۷۹)

میدانِ عرفات میں

حضرت زبیر بن عوّام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے میدانِ عرفات میں رسول اللہ ﷺ کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ O(۸۰)

اللہ، فرشتوں اور علم والوں نے انصاف کے ساتھ گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زبردست حکمت والا ہے۔

پھر فرمایا: اے رب میں بھی اس کی گواہی دینے والوں میں سے ہوں۔(۸۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میدانِ عرفات میں نبی ﷺ کے سامنے (بہ طور

سترہ) ایک نیزہ گاڑا گیا، آپ نے اسے سامنے رکھ کر نماز پڑھائی، گدھے اس نیزے کے پیچھے سے گزر رہے تھے۔ (۸۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اور (میرا بھائی) فضل گدھی پر سوار ہو کر آئے، رسول اللہ ﷺ میدانِ عرفات میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، ہم صف کے بعض حصے کے آگے سے گزر کر اس سے اتر گئے اور اسے چرنے کے لئے چھوڑ دیا اور خود صف میں شامل ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ نہیں کہا۔ (۸۳)

نو ذی الحج کو آپ ﷺ کا روزہ نہ رکھنا

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں میدان عرفات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا، آپ انار کھا رہے تھے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفے میں روزہ نہیں رکھا، (ابن عباس رضی اللہ عنہما کی والدہ) ام الفضل رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی طرف دودھ بھیجا، جسے آپ نے نوش فرمایا۔ (۸۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کو عرفے کے دن نبی ﷺ کے روزے کے بارے میں شک ہوا تو ام الفضل رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کی طرف دودھ بھیجا جسے آپ نے نوش فرما لیا۔ (۸۵)

حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرام کو یوم عرفہ میں نبی ﷺ کے روزے کے بارے میں شک ہوا تو انہوں نے آپ کی طرف دودھ کا پیالہ بھیجا، آپ نے اسے نوش فرما لیا، آپ اس وقت میدان عرفات میں اپنے اونٹ پر لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے۔ (۸۶)

میدان عرفات میں یوم عرفہ کے روزے کی ممانعت

عکرمہ، مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں گیا اور ان سے میدان عرفات میں یوم عرفہ (نو ذی الحج) کے روزے کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے میدانِ عرفات میں یوم عرفہ کے روزے سے منع فرمایا ہے۔ (۸۷)

ابو نجیح کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ حج کیا، آپ نے اس دن روزہ نہیں رکھا، میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا، انہوں نے اس دن روزہ نہیں رکھا، میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا، انہوں نے روزہ نہیں رکھا، اور میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا، میں

اس دن روزہ نہیں رکھتا، نہ اس کا حکم دیتا ہوں نہ ہی اس سے منع کرتا ہوں۔ (۸۸)

لوگوں کو خاموش کرانا

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع میں ان سے فرمایا: اے جریر! لوگوں کو خاموش کراؤ، پھر آپ نے اپنے خطبے میں فرمایا: میرے (وصال کے) بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ (۸۹)

خطبۂ حجۃ الوداع

حضرت قیس بن عائذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چھدے کان والی اونٹنی پر خطبہ ارشاد فرماتے دیکھا، حبشی غلام نے اس کی مہار تھامی ہوئی تھی۔ (۹۰)

حضرت عبیط بن شریط رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرفہ کے دن نبی ﷺ کو اپنے سرخ رنگ کے اونٹ پر خطبہ ارشاد فرماتے دیکھا۔ (۹۱)

حضرت عبیط بن شریط رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع میں اپنے والد سے کہا: ابو! مجھے نبی اکرم ﷺ دکھائیں، انہوں نے کہا: کھڑے ہو کر کجاوے کو پکڑ لو، میں کجاوے کو پکڑ کر کھڑا ہو گیا، میرے والد نے کہا: اس سرخ اونٹ والے کو دیکھو جو ہاتھ سے اشارہ فرما رہے ہیں اور ان کے ہاتھ میں چھڑی ہے۔ (۹۲)

حضرت عبیط بن شریط رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں مَیں اپنے والد کے پیچھے سواری پر تھا، جب نبی ﷺ نے خطبہ شروع فرمایا، میں سواری کے پچھلے حصہ پر کھڑا ہو گیا اور اپنے ہاتھ والد کے کندھے پر رکھ لئے، میں نے آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے زیادہ حرمت والا دن کون سا ہے؟ صحابہ نے کہا: یہی دن، آپ نے پوچھا: سب سے زیادہ حرمت والا شہر کون سا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: یہی شہر (مکہ مکرمہ)، آپ نے پوچھا: سب سے زیادہ حرمت والا مہینہ کون سا ہے؟ صحابہ بولے: یہی مہینہ، آپ نے فرمایا: تمہاری جانیں اور تمہارے مال ایک دوسرے پر اسی طرح قابل حرمت ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی اس مہینے اور اس شہر میں حرمت ہے، کیا میں نے پیغام پہنچا دیا، صحابہ نے کہا: جی ہاں، آپ نے کہا: اے اللہ! گواہ رہ، اے اللہ! تو گواہ رہ۔ (۹۳)

حضرت خریم بن عمرو السعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ہم راہ تھے، آپ نے فرمایا: تمہاری جانیں، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح

حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن، تمہارے اس مہینے اور تمہارے اس شہر کی حرمت ہے۔ (۹۴)

حضرت سلمہ بن قیس الاشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں فرمایا: یہ چار ہی چیزیں ہیں (جن سے بچنا ضروری ہے) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، کسی شخص کو ناحق قتل نہ کرو جس کا قتل کرنا اللہ نے حرام قرار دیا ہے، چوری نہ کرو اور زنا نہ کرو۔ (۹۵)

حضرت عداء بن خالد الکلابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کو اپنے اونٹ کی دونوں رکابوں پر کھڑے ہوئے دیکھا، آپ بلند آواز سے فرمارہے تھے: لوگو! آج کون سا دن ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: یہ تمہارا کون سا مہینہ ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، پھر آپ نے فرمایا: یہ کون سا شہر ہے؟ وہ بولے: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: یہ تمہارا حرمت والا دن، حرمت والا مہینہ اور حرمت والا شہر ہے، پھر فرمایا: یاد رکھو تمہاری جانیں اور مال ایک دوسرے پر اسی طرح حرمت والے ہیں جس طرح اس دن کی اس مہینے اور اس شہر میں حرمت ہے، یہاں تک کہ تم اپنے رب تبارک وتعالیٰ سے ملو، وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال فرمائے، پھر آپ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کئی مرتبہ فرمایا: اے اللہ! تو ان پر گواہ رہ۔ (۹۶)

حضرت جابر بن سمرہ السوائی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفات میں ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: یہ دین برابر اپنے مخالفین پر غالب رہے گا، اسے کسی کی مخالفت نقصان نہیں پہنچائے گی یہاں تک کہ اس پر بارہ خلیفے گزر جائیں گے جو سب کے سب قریش میں سے ہوں گے۔ آخری جملہ میرے والد نے مجھے بتایا ان کی سواری میری سواری سے رسول اللہ ﷺ کے زیادہ قریب تھی۔ (۹۷)

حضرت سفیان بن وھب الخولانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے دن میں رسول اللہ ﷺ کی سواری کے سایے تلے تھا، رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ ہم سمجھ گئے کہ آپ ہم سے جواب مانگ رہے ہیں، ہم نے کہا: جی ہاں، آپ نے تین بار اس جملے کو دہرایا، آپ نے خطبے میں یہ بھی فرمایا: اللہ کی راہ میں ایک شام نکلنا دنیا اور اس پر موجود ہر چیز سے بہتر ہے اور اللہ کی راہ میں ایک صبح کو نکلنا دنیا اور اس پر موجود ہر چیز سے بہتر ہے، اور ہر مؤمن پر دوسرے مؤمن کی عزت، مال اور جان اسی طرح قابل احترام ہے جس طرح یہ دن قابل احترام ہے۔ (۹۸)

حضرت ابوامامہ الباھلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کو خطبہ ارشاد فرماتے سنا، آپ جدعا اونٹنی پر سوار تھے، اپنا قدم اس کی رکابوں پر رکھے ہوئے تھے جس

سے آپ نمایاں ہو گئے تھے، آپ نے بلند آواز سے فرمایا: کیا تم سنتے نہیں ہو؟ لوگوں کے پیچھے کھڑے ہوئے ایک آدمی نے کہا: آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اپنے رب کی عبادت کرو، اپنی پنج وقتہ نماز پڑھو، اپنے (رمضان کے) مہینے کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو، اپنے امیروں کی اطاعت کرو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ، ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں اس وقت تیس سال کا تھا، میں لوگوں کے رش میں آگے بڑھ رہا تھا۔ (۹۹)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج میں ارشاد فرمایا: کون سا دن سب سے زیادہ حرمت والا ہے، ہم نے عرض کیا: ہمارا آج کا دن، آپ نے پوچھا: کون سا مہینہ سب سے بڑھ کر حرمت والا ہے، ہم نے عرض کیا: ہمارا یہ مہینہ، آپ نے دریافت فرمایا: کون سا شہر سب سے زیادہ عزت و حرمت والا ہے؟ ہم نے عرض کیا: ہمارا یہ شہر (مکہ)، آپ نے فرمایا: تمہارے خون اور مال اس دن کی اس مہینے اور اس شہر کی حرمت کی طرح قابل احترام ہیں، کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں، آپ نے کہا: اے اللہ! گواہ رہ۔ (۱۰۰)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کیا ہے، آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کرنے کے بعد تین مرتبہ ارشاد فرمایا: شاید کہ تم مجھے اس سال کے بعد نہ دیکھ سکو، (یہ سن کر) ایک لمبے قد کے آدمی نے جو قبیلہ شنوءَہ کے افراد جیسا معلوم ہوتا تھا، عرض کیا: اے اللہ کے نبی! پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ آپ نے فرمایا: اپنے رب کی عبادت کرو، پانچ نمازیں ادا کرو، (رمضان کے) مہینے کے روزے رکھو، بیت اللہ کا حج کرو اور خوش دل سے اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو، اپنے رب عز وجل کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (۱۰۱)

حضرت ابو امامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق عطا فرما دیا ہے، لہٰذا وارث کے لئے وصیت (کی ضرورت) نہیں، بچہ بستر والے (شوہر) کا ہوگا اور زنا کار کے لئے پتھر ہیں اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے، اور جس کسی نے اپنی نسبت اپنے باپ کے علاوہ سے کی (اپنے کو کسی دوسرے کا بیٹا قرار دیا) یا (جس غلام نے) اپنے آقاؤں کے علاوہ کسی اور سے خود کو منسوب کیا، اس پر اللہ کی لعنت ہے جو قیامت تک اس کا پیچھا کرے گی، کوئی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے گھر سے کوئی چیز خرچ نہ کرے، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کھانا بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ تو ہمارا بہترین مال ہے، پھر آپ نے فرمایا: عاریۃً لی ہوئی چیز واپس کی جائے، ہدیے کا بدلہ دیا جائے، قرض ادا کیا جائے اور ضامن ذمے دار ہوگا۔ (۱۰۲)

یحییٰ بن حصین کی والدہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے میدان عرفات میں حجۃ الوداع کے خطبے میں نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: لوگو! اللہ سے ڈرو، سنو اور اطاعت کرو اگرچہ تم پر کسی نکٹے حبشی غلام کو امیر مقرر کر دیا جائے، جب تک وہ تمہیں اللہ عزوجل کی کتاب کے مطابق چلائے۔ (۱۰۳)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں فرمایا: کیا میں تمہیں مؤمن کے بارے میں نہ بتاؤں؟ مؤمن وہ ہے لوگوں کے مال اور جانیں جس سے محفوظ رہیں، مسلمان وہ ہے لوگ جس کی زبان اور ہاتھ سے سلامت رہیں، مجاہد وہ ہے جو اللہ کی اطاعت میں اپنے نفس سے جہاد کرے اور مہاجر وہ ہے جو گناہوں اور خطاؤں کو چھوڑ دے۔ (۱۰۴)

یوم عرفہ کی دعا

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفات میں کھڑے اس طرح دعا کر رہے تھے کہ آپ نے اپنے ہاتھ اپنے پستانوں کے بالمقابل کندھوں سے نیچے بلند کئے ہوئے تھے اور اپنی ہتھیلیوں کا اندرونی حصہ زمین کی جانب کر رکھا تھا۔ (۱۰۵)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ یوم عرفہ میں رسول اللہ ﷺ کی بہ کثرت دعا یہ تھی:

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر (۱۰۶)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں عرفات میں رسول اللہ ﷺ کا ردیف (سواری پر آپ ﷺ کا پیچھے سوار) تھا، آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے آپ کی اونٹنی ایک طرف جھکی تو اس کی مہار گر گئی، چناں چہ آپ نے ایک ہاتھ سے مہار کو پکڑ لیا اور دوسرے ہاتھ کو اٹھائے رکھا۔ (۱۰۷)

اپنی امت کے لئے مغفرت کی دعا

حضرت عباس بن مرداس السلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کی شام اپنی امت کے لئے بہ کثرت مغفرت اور رحمت کی دعا کی، اللہ عزوجل نے جواب میں فرمایا: میں نے آپ کی دعا قبول فرما لی اور آپ کی امت کو بخش دیا لیکن ایک دوسرے پر ظلم کرنے والوں کو معاف نہیں کروں گا، رسول اللہ ﷺ نے کہا: اے پروردگار! آپ اس بات پر قادر ہیں کہ ظالم کو بخش دیں اور مظلوم کو اس ظلم کا بہترین بدلہ عطا فرما دیں، اس شام کو یہی ہوا۔ اگلے دن صبح کے وقت آپ نے مزدلفہ میں اپنی امت کے لئے یہی دعا کی، کچھ ہی دیر بعد نبی ﷺ مسکرا دیے، آپ کے صحابہ میں سے کسی صحابی نے عرض کی یا رسول

اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ ایسے وقت ہنسے ہیں جس وقت نہیں ہنسا کرتے، اللہ تعالیٰ آپ کو ہنستا مسکراتا رکھے آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں اللہ کے دشمن ابلیس کی وجہ سے ہنسا ہوں جب اسے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل نے امت کے بارے میں میری دعا قبول فرمالی اور ظالم کو بخشنے کا وعدہ فرمایا وہ ظالم کے لئے ہلاکت اور بربادی کی بددعا کرتا ہوا اور اپنے سر پر خاک ڈالتا ہوا گرا، میں اس کی پریشان حالی پر مسکرایا۔(۱۰۸)

تکمیل دین کی بشارت

طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آکر کہا: امیر المؤمنین! آپ اپنی کتاب (قرآن مجید) میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید کا دن بنالیتے، عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کون سی آیت ہے؟ اس نے کہا: اللہ عزوجل کا ارشاد:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ (۱۰۹)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کردیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کردی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہ خدا مجھے وہ دن اور وہ وقت معلوم ہے جب یہ آیت نازل ہوئی، یہ آیت جمعہ کی شام کو میدانِ عرفات میں رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی۔(۱۱۰)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ فرماتے تھے: اللہ عزوجل عرفہ کی شام کو اہل عرفہ کے سبب اپنے فرشتوں کے سامنے اظہار فخر فرماتا ہے، اور ارشاد فرماتا ہے: میرے بندوں کو دیکھو میرے پاس پراگندہ حال، غبار آلود ہو کر حاضر ہوئے ہیں۔(۱۱۱)

پورا میدان عرفات وقوف کی جگہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میدانِ عرفات میں وقوف فرمایا، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما آپ کے ردیف تھے اور ارشاد فرمایا: یہ وقوف کی جگہ ہے اور پورا میدانِ عرفہ وقوف کی جگہ ہے۔(۱۱۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میدانِ عرفات پورا کا پورا موقف ہے اور مزدلفہ پورا کا پورا موقف ہے۔(۱۱۳)

حالتِ احرام میں موت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے ساتھ حالت احرام میں تھا، اس کی اونٹنی نے اسے گرادیا جس سے اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مرگیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے بیری کے پتے ملے ہوئے پانی کے ساتھ غسل دو اور اسے احرام کے دو کپڑوں میں کفن دو، اسے خوش بو نہ لگاؤ نہ ہی اس کا سر ڈھانپو، کیوں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔ (۱۱۴)

حضرت مغیرہ بن سعد کے والد یا چچا کا سوال

حضرت مغیرہ بن سعد اپنے والد یا اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ میں میدان عرفات میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ کی اونٹنی کی مہار پکڑ لی، مجھے اس سے ہٹایا جانے لگا تو آپ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو اسے کوئی ضرورت لائی ہے، میں نے عرض کیا: مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت سے قریب کرے اور جہنم سے دور کردے، آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر فرمایا: اگرچہ تمہارے الفاظ مختصر ہیں لیکن تم نے بڑی بات پوچھی ہے، اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، بیت اللہ کا حج کرو اور رمضان کے لئے روزے رکھو، لوگوں کے پاس اس طرح جاؤ جس طرح تمہیں ان کا تمہارے پاس آنا پسند ہو، جس چیز کو تم اپنے حق میں پسند کرتے ہو لوگوں کو بھی اس سے بچاؤ، اونٹنی کی مہار چھوڑ دو۔ (۱۱۵)

حج یوم عرفہ ہے

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، آپ سے ایک شخص نے سوال کیا: حج یوم عرفہ ہے؟ آپ نے فرمایا: حج تو ہوتا ہی یوم عرفہ کا دن ہے جس نے مزدلفہ کی رات نماز فجر سے پہلے میدانِ عرفات کو پالیا اس کا حج پورا ہوگیا اور منیٰ کے تین دن ہیں، سو جو شخص دو دن میں واپس آجائے اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو بعد میں آئے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔ (۱۱۶)

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر الدیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں میدان عرفات میں رسول اللہ ﷺ کے وقوف کے وقت حاضر تھا، نجد کے کچھ لوگوں نے آپ کے پاس آکر عرض کیا: یا رسول اللہ! حج کیسے ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: حج عرفات (کا وقوف) ہے، جو شخص مزدلفہ کی شب نماز فجر سے قبل یہاں آ گیا اس کا حج مکمل ہوا۔ منیٰ کے دن تین ہیں، فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ، پھر آپ نے ایک

آدمی کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھالیا جوان باتوں کا اعلان کرنے لگا۔(۱۱۷)

عرفات سے واپسی اور لوگوں کو سکون واطمینان سے چلنے کی تلقین

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ عرفات سے واپس لوٹے میں سواری پر آپ کا ردیف تھا، آپ کی سواری نے دوڑنے کے لئے اپنا پاؤں بلند نہیں کیا، یہاں تک کہ آپ مزدلفہ پہنچ گئے۔(۱۱۸)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سورج غروب ہونے کے بعد میدان عرفات سے واپس لوٹے، اسامہ رضی اللہ عنہ کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا اور اپنی سواری کی رفتار تیز فرمادی، دائیں بائیں لوگ تیز تیز چلنے لگے، آپ ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: لوگو! سکون اور اطمینان سے چلو۔(۱۱۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب میدانِ عرفات سے واپس ہوئے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اپنا ردیف بنایا، لوگوں نے عجلت سے کام لیا، رسول اللہ ﷺ نے منادی کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز دوڑانا کوئی نیکی نہیں، پھر میں نے کسی سواری کو دوڑتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ ہم مزدلفہ پہنچ گئے، پھر آپ نے مزدلفہ سے منیٰ تک فضل بن عباس کو اپنا ردیف بنایا اور یہی فرماتے رہے۔(۱۲۰)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب عرفات سے واپس لوٹے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمارہے تھے: اللہ کے بندو! سکون واطمینان سے چلو۔(۱۲۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں سواریوں کو دوڑانے کی ابتدا بدویوں سے ہوئی، یہ لوگ لوگوں کے کناروں پر وقوف کر رہے تھے، انہوں نے اپنی لاٹھیاں، ترکش وغیرہ لٹکائے ہوئے تھے، جب وہ نکلے تو ان سے گونج دار آواز پیدا ہوئی، اس وقت رسول اللہ ﷺ کی سواری کا سر اس کی پیٹھ کو چھو رہا تھا اور آپ ہاتھ کے اشارے سے فرمارہے تھے: لوگو! پرسکون رہو، لوگو! سکون و اطمینان اختیار کرو۔(۱۲۲)

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ عرفات سے واپس روانہ ہوئے، وہ رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے، آپ اپنی سواری کی مہار کھینچنے لگے یہاں تک کہ اس کا سر کجاوے کے اگلے حصے کو چھونے والا تھا اور آپ فرمارہے تھے: لوگو! سکون اور وقار اپناؤ، اونٹوں کو دوڑانے میں کوئی نیکی نہیں ہے۔(۱۲۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے واپس ہوئے، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما آپ کے ردیف تھے، اونٹنی آپ کو لے کر گھومی، آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے جو آپ کے سرانور سے بلند تر تھے، مزدلفہ تک آپ اسی حالت میں رہے، صبح کو آپ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو ردیف بنا کر واپس پلٹے اور جمرہ عقبہ تک برابر تلبیہ کہتے رہے۔ (۱۲۴)

نماز مغرب اور عشا مزدلفہ میں

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عرفہ کی شام کو (واپسی کے سفر میں) میں رسول اللہ ﷺ کا ردیف تھا، جب سورج غروب ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ واپس روانہ ہوئے، جب آپ نے پیچھے لوگوں کی بھاگ دوڑ کی آواز سنی، ارشاد فرمایا: لوگو! آہستہ، سکون واطمینان سے چلو، سواریوں کو تیز دوڑانا نیکی نہیں، جہاں لوگوں کا رش ہوتا آپ سواری کی رفتار ہلکی کر لیتے، جب راستہ کھلا ملتا آپ سواری کی رفتار تیز کر دیتے، یہاں تک کہ آپ اس گھاٹی سے گزرے، جس کے متعلق اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ آپ نے وہاں نماز پڑھی، آپ وہاں سواری سے اترے، آپ نے پیشاب کیا، پھر میں آپ کے لئے برتن لایا آپ نے وضو کیا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! نماز، آپ نے فرمایا: نماز آگے، پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے نماز نہیں پڑھی، یہاں تک کہ مزدلفہ آئے، وہاں اترے اور مغرب اور عشا کی دو نمازیں اکٹھے پڑھیں، ان کے درمیان نوافل نہیں پڑھے۔ (۱۲۵)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عرفات سے انہیں سواری پر اپنے پیچھے بٹھالیا تھا، جب آپ گھاٹی میں آئے آپ نے اتر کر پیشاب کیا، میں نے پانی ڈالا، آپ نے ہلکا سا وضو کیا، میں نے عرض کیا: نماز، آپ نے فرمایا: نماز آگے، پھر آپ مزدلفہ میں تشریف لائے، نماز مغرب پڑھی، لوگوں نے اپنے اپنے ٹھکانے پر سواریوں کو بٹھایا، پھر آپ نے عشا کی نماز پڑھی۔ (۱۲۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے وقت ہی میں نماز پڑھتے دیکھا، مگر آپ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نمازیں اکٹھی پڑھیں اور اس روز فجر کی نماز کو اپنے وقت سے پہلے پڑھا۔ (۱۲۷)

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ ہم عرفات سے واپسی میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے، آپ مزدلفہ آئے تو ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی پھر کہا نماز اور ہمیں (عشاء کی) دو رکعتیں پڑھائیں اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اس جگہ اسی طرح کیا تھا (دو نمازیں اکٹھے ایک ہی وقت پڑھائیں) جیسے میں نے کیا

ہے۔(۱۲۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نمازیں اکٹھی پڑھیں، آپ نے مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعتیں ایک اقامت کے ساتھ پڑھیں، ان کے درمیان یا آخر میں نوافل نہیں پڑھے۔(۱۲۹)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نمازیں ایک ساتھ پڑھیں۔(۱۳۰)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں مغرب اور عشا کی نمازیں مزدلفہ میں اکٹھے پڑھیں۔(۱۳۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عرفہ کے دن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما (واپسی کے وقت) رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے، آپ گھاٹی میں داخل ہوئے تو (سواری سے) اترے، پیشاب کیا، پھر وضو کر کے سوار ہوئے اور نماز (مغرب) نہیں پڑھی۔(۱۳۲)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (عرفات سے واپسی مین) ہم اس گھاٹی میں آئے جہاں لوگ نماز مغرب کے لئے اونٹوں کو بٹھایا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا، اترے پیشاب کیا، پانی استعمال کیا، پھر وضو کے لئے پانی طلب فرمایا اور ہلکا وضو فرمایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز، فرمایا: نماز آگے، پھر آپ سوار ہو کر مزدلفہ آئے، نماز مغرب ادا کی، لوگوں نے اپنے اپنے ٹھکانوں پر سواریاں بٹھائیں، سامان نہیں کھولا کہ عشاء کی اقامت ہوئی اور آپ نے عشا کی نماز پڑھی، پھر لوگوں نے آرام کیا، صبح کو آپ نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنا ردیف بنایا اور میں قریش کے آگے جانے والے لوگوں میں پیدل گیا۔(۱۳۳)

حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ کا سوال

حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت مزدلفہ میں تشریف فرما تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بنو طے کے دو پہاڑوں سے آیا ہوں، میں نے خود کو تھکایا ہے اور اپنی سواری کو مشقت میں ڈالا ہے، اللہ کی قسم! میں ہر پہاڑ پر ٹھہرا ہوں کیا میرا حج ہو گیا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمارے ساتھ مزدلفہ میں فجر کی نماز میں شرکت کر لی او رہمارے ساتھ وقوف کر کے منیٰ کی طرف گیا اور اس سے پہلے رات یا دن میں عرفات میں وقوف کر آیا تو

اس کا حج مکمل ہو گیا اور اس کی محنت وصول ہو گئی۔ (۱۳۴)

کم زوروں کو مزدلفہ سے پہلے بھیجنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو ہاشم کے بچوں اور کم زور لوگوں کو مزدلفہ سے رات کو روانہ ہونے کا حکم فرمایا تھا۔ (۱۳۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہیں نبی ﷺ نے اپنے گھر کے کم زور افراد میں مزدلفہ کی رات پہلے بھیج دیا تھا۔ (۱۳۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمیں یا کہا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اور میں بھی ان کے ساتھ تھا مزدلفہ سے جمرہ عقبہ (منیٰ) کی طرف جلدی بھیج دیا اور ہمیں حکم دیا کہ ہم طلوع آفتاب کے بعد جمرہ کی رمی کریں، چناں چہ ہم نے فجر کی نماز منیٰ میں پڑھی اور جمرہ کی رمی کی۔ (۱۳۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ کی رات فرمایا: اے میرے بھتیجو! اے بنو ہاشم! لوگوں کے رش سے پہلے روانہ ہو جاؤ، اور تم میں سے کوئی سورج نکلنے سے پہلے جمرۂ عقبہ کی رمی نہ کرے۔ (۱۳۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کم زور لوگوں کو مزدلفہ سے رات کے وقت جانے کی اجازت مرحمت فرمادی تھی۔ (۱۳۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کو فجر سے پہلے مزدلفہ سے واپس پلٹنے کی (منیٰ روانہ ہونے کی) اس لئے اجازت دی تھی کہ وہ بھاری جسم کی کم زور خاتون تھیں۔ (۱۴۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (ام المؤمنین) سودہ رضی اللہ عنہا بھاری جسم کی کم زور خاتون تھیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے وقوف مزدلفہ سے پہلے واپس (منیٰ) جانے کی اجازت طلب کی، آپ نے انہیں اجازت دے دی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں میں بھی آپ سے اجازت مانگ لیتی تو آپ مجھے بھی اجازت مرحمت فرمادیتے، میں منیٰ میں فجر کی نماز پڑھتی اور لوگوں سے پہلے جمرہ کی رمی کر لیتی۔ (۱۴۱)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے انہیں مزدلفہ سے رات کے وقت بھیج دیا تھا۔ (۱۴۲)

مزدلفہ سے واپسی کا سفر

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مشرک مزدلفہ سے واپس نہیں جاتے تھے، یہاں تک کہ کوہ ثبیر پر سورج کی کرنیں پڑنے لگتیں، رسول اللہ ﷺ نے ان کے خلاف کیا اور طلوع آفتاب سے پہلے مزدلفہ سے واپس ہوئے۔(۱۴۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مزدلفہ میں وقوف کیا اور طلوع آفتاب سے پہلے جب ہر شئے روشن ہوگئی آپ وہاں سے واپس ہوئے۔(۱۴۴)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ کی صبح کو جبل قزح پر وقوف کیا اور فرمایا: یہ موقف ہے اور مزدلفہ پورا موقف ہے، پھر آپ وادی محسر تک پہنچے، اس پر رکے، پھر اپنی اونٹنی کو دوڑا کر وادی کو پار کیا، پھر اسے روک کر فضل بن عباس (رضی اللہ عنہما) کو اپنے پیچھے سوار کرلیا اور جمرۂ عقبہ تک پہنچ کر اس کی رمی کی۔(۱۴۵)

جمرہ تک تلبیہ

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وہ مزدلفہ سے منی تک سواری پر نبی ﷺ کے پیچھے سوار تھے، آپ جمرہ کی رمی تک برابر تلبیہ کہتے رہے۔(۱۴۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے مزدلفہ سے واپسی پر فضل بن عباس (رضی اللہ عنہما) کو اپنا ردیف بنایا اور آپ جمرۂ عقبہ تک تلبیہ کہتے رہے۔(۱۴۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمرۂ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے رہے، کبھی تکبیر اور تہلیل شامل کرلیتے تھے۔(۱۴۸)

وادی محسّر میں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے وادی محسر میں اپنی سواری کو تیز دوڑایا۔ (اسی وادی میں اصحاب فیل پر عذاب نازل ہوا تھا)۔(۱۴۹)

حج بدل کا حکم

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں (حجۃ الوداع میں) نبی ﷺ کی سواری پر آپ کے پیچھے سوار تھا، ایک شخص نے پوچھا: یارسول اللہ! میرے والد نے بڑھاپے میں اسلام قبول کیا

ہے، وہ اپنی سواری پر نہیں بیٹھ سکتا (دوسری روایت میں والدین کا ذکر ہے) کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا: اگر اس پر قرضہ ہوتا تم ادا کر دیتے تو کیا اس کی طرف سے ادا نہ ہو جاتا؟ اس نے کہا: جی ہاں، ادا ہو جاتا، فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔ (۱۵۰)

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے آ کر سوال کیا: یا رسول اللہ! میرے والد پر اللہ عز وجل کا حج فرض ہے، وہ بہت بوڑھے ہیں سواری پر نہیں بیٹھ سکتے، آپ نے فرمایا: تم اپنے باپ کی طرف حج کرلو۔ (۱۵۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے مزدلفہ کی صبح رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، اس وقت فضل بن عباس سواری پر آپ کے پیچھے سوار تھے کہ میرے والد پر اللہ کا حج اس حالت میں فرض ہوا ہے کہ وہ بہت بوڑھے ہیں سواری پر نہیں بیٹھ سکتے، آپ کیا فرماتے ہیں میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں، وہ خوب صورت عورت تھی، فضل اسے دیکھنے لگے اور وہ فضل کو دیکھنے لگی، رسول اللہ ﷺ نے فضل کا رخ دوسری طرف پھیر دیا۔ (۱۵۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا: میری بہن نے حج کرنے کی منت مانی تھی، اس کا انتقال ہو گیا (اب کیا کیا جائے؟) نبی ﷺ نے فرمایا: اگر اس پر قرضہ ہوتا تو کیا ادا کرتے؟ وہ بولا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ ایفائے عہد کا زیادہ حق دار ہے۔ (۱۵۳)

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کے ایک صاحب نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہا: میرے والد نے بڑھاپے کی حالت میں اسلام قبول کیا ہے وہ اتنے بوڑھے ہیں کہ سواری پر سوار نہیں ہو سکتے اور ان پر حج ہے، کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ آپ نے پوچھا: کیا تم ان کے سب سے بڑے بیٹے ہو؟ وہ عرض گزار ہوا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: یہ بتاؤ اگر تمہارے والد پر کسی کا قرض ہوتا اور تم اسے ادا کر دیتے تو کیا وہ ان کی طرف سے ادا ہو جاتا، وہ بولا: جی ہاں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو پھر اس کی طرف سے حج بھی کرلو۔ (۱۵۴)

رمی کی کنکریاں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مزدلفہ کی صبح رسول اللہ ﷺ نے اپنی سواری پر مجھ سے فرمایا: محسر کی وادی سے میرے لئے کنکریاں لاؤ، میں آپ کے لئے چھوٹی کنکریاں چن لایا، آپ

نے انہیں جب اپنے دست مبارک میں رکھا تو دو بار فرمایا: ہاں ان جیسی ہوں، اور دین میں غلو سے بچو، کیوں کہ تم سے پہلے لوگ دین میں غلو کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ (۱۵۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت مناسک حج سیکھ لے، اور ٹھیکری جیسی کنکریاں مارو، نبی ﷺ نے ٹھیکری جیسی کنکریوں سے رمی فرمائی۔ (۱۵۶)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اطمینان سے واپس لوٹے، وادی محسر میں آپ نے سواری کی رفتار تیز کر دی، صحابہ کو ٹھیکری جیسی کنکریاں دکھائیں اور انہیں پر سکون ہونے کا حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا: میری امت مناسک حج حاصل کر لے، کیوں کہ میں نہیں سمجھتا کہ میں ان سے اس سال کے بعد مل سکوں۔ (۱۵۷)

جمرۂ عقبہ کی رمی اور رمی جمار

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے قربانی کے دن (دس ذی الحجہ) کو سواری پر جمرۂ عقبہ کی رمی کی (جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں)۔ (۱۵۸)

حضرت ام الحصین الاحمسیۃ بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں شرکت کی، میں نے اسامہ بن زید اور بلال رضی اللہ عنہم کو دیکھا، ایک نے آپ کی اونٹنی کی مہار پکڑی ہوئی تھی اور دوسرے نے گرمی سے بچانے کے لئے آپ پر کپڑے سے سایہ کیا ہوا تھا، تا آں کہ آپ نے جمرۃ العقبہ کی رمی کی۔ (۱۵۹)

حضرت قدامہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دس ذی الحجہ کے دن رسول اللہ ﷺ کو اپنی اونٹنی صہبا پر بطن وادی سے جمرۂ عقبہ کی رمی کرتے دیکھا، ڈانٹ ڈپٹ کی آوازیں تھیں نہ ہٹو بچو کی پکار۔ (۱۶۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج ڈھلنے کے وقت یا ڈھلنے کے بعد جمرات کی رمی کی۔ (۱۶۱)

عبد الرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے جمرۂ کبریٰ (جمرۂ عقبہ) کو سات کنکریاں ماریں، بیت اللہ کو اپنے بائیں ہاتھ اور منیٰ کو اپنے دائیں طرف رکھا، اور فرمایا: یہ وہ جگہ جہاں ہے جہاں سے اس ذات نے رمی کی جس پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی۔ (۱۶۲)

عبدالرحمٰن بن یزید اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، جب آپ جمرۂ عقبہ کے پاس پہنچے، مجھ سے فرمایا: مجھے کنکر دو، میں نے آپ کو سات کنکر دیے، پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: اونٹنی کی مہار پکڑلو، اور آپ جمرہ کی طرف لوٹے اور سواری کی حالت میں بطن وادی سے اسے سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے رہے اور یہ دعا کی: اے اللہ! اسے حج مبرور اور گناہوں کی مغفرت والا بنا، پھر فرمایا: وہ ذات (رسول اللہ ﷺ) یہیں کھڑی تھی جس پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی۔(۱۶۳)

حضرت سلیمان بن عمرو بن الاحوص کی والدہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے قربانی کے دن رسول اللہ ﷺ کو بطن وادی سے جمرۂ عقبہ کی رمی کرتے دیکھا، آپ فرمارہے تھے لوگو! ایک دوسرے کو قتل نہ کرو، ایک دوسرے کو تکلیف نہ دو، جب جمرہ یا جمرات کی رمی کرو تو اسے ٹھیکری جیسی کنکریاں مارو، پھر آپ نے سات کنکریاں ماریں اور ٹھہرے نہیں، آپ کے پیچھے ایک آدمی تھا، جو آپ کے لئے آڑ کا کام دے رہا تھا (تاکہ آپ کو کوئی کنکر نہ لگے) میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: فضل بن عباس (رضی اللہ عنہما) ہے۔(۱۶۴)

حضرت سلیمان بن عمرو بن الاحوص کی والدہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو بطن وادی سے جمرۂ عقبہ کی رمی کرتے دیکھا، آپ کے پیچھے ایک آدمی تھا جو آپ کو لوگوں کے کنکر لگنے کی تکلیف سے بچا رہا تھا، آپ فرمارہے تھے: لوگو! ایک دوسرے کو قتل نہ کرو جب تم رمی کرو تو ٹھیکری کی کنکریوں جیسی کنکریوں سے رمی کرو۔

پھر آپ آگے بڑھے تو آپ کے پاس ایک عورت اپنا بیٹا لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے اس بیٹے کی عقل چلی گئی ہے اس کے لئے اللہ سے دعا کریں، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: میرے پاس پانی لاؤ، وہ پتھر کے ایک برتن میں پانی لے آئی، آپ نے اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور اس میں چہرۂ انور دھویا، پھر دعا کی اور فرمایا: جاؤ، اس پانی سے اسے نہلاؤ اور اللہ عزوجل سے شفا کی درخواست کرو۔

ام سلیمان کہتی ہیں کہ میں نے اس خاتون سے کہا: مجھے بھی اپنے اس بیٹے کے لئے تھوڑا سا پانی عطا کردو، چناں چہ میں نے اپنی انگلیوں سے تھوڑا سا پانی لیا اور اس سے اپنے بیٹے کے پہلو کو مل دیا تو وہ سب سے اچھا انسان ہوگیا، بعد میں میں نے اس خاتون سے پوچھا: تمہارے بیٹے کا کیا ہوا؟ اس نے بتایا وہ بالکل تن درست ہوگیا۔(۱۶۵)

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بطن وادی سے جمرہ کو اپنی داہنی جانب رکھتے ہوئے قبلہ رو ہو کر سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری پھینکنے کے بعد اللہ اکبر کہتے تھے، پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یہ وہ جگہ ہے جہاں سے اس ذات نے رمی کی جس پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی ہے۔(۱۶۶)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما دس ذی الحجہ کو جمرۂ عقبہ کی رمی سوار ہو کر اور باقی دنوں میں پیدل رمی کرتے تھے اور بتاتے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا تھا۔(۱۶۷)

امام زہری روایت کرتے ہیں کہ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد کے قریب والے جمرۂ اولیٰ کی رمی فرماتے، اسے سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے، پھر اس کے سامنے قبلہ رو ہو کر ہاتھ بلند فرما کر دعا مانگتے اور طویل وقوف فرماتے، پھر جمرۂ ثانیہ کو سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے، پھر بائیں جانب بطن وادی میں جا کر وقوف فرماتے اور قبلہ رو ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے، پھر آخری جمرہ پر تشریف لاتے، اللہ اکبر کہتے ہوئے اسے سات کنکریاں مارتے، اس کے بعد وقوف نہ فرماتے، واپس لوٹ جاتے۔

ایک روایت میں جمرۂ ثانیہ کے پاس جمرۂ اولیٰ سے زیادہ دیر وقوف کا ذکر ہے۔(۱۶۸)

رمی کا وقت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم نحر (دس ذی الحجہ) کو چاشت کے وقت جمرۂ اولیٰ کی رمی اور باقی ایام تشریق میں زوال آفتاب کے وقت رمی فرمائی۔(۱۶۹)

عورتوں اور بچوں کی طرف سے رمی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا، ہمارے ساتھ عورتیں اور بچے تھے، ہم نے ان کی طرف سے رمی کی۔(۱۷۰)

دو دن کی اکٹھے رمی کرنے کی رخصت

حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں کے چرواہوں کو اس بات کی اجازت مرحمت فرمائی کہ وہ دس ذی الحجہ (یوم النحر) کو رمی کر لیں، پھر گیارہ یا بارہ ذی الحجہ کو دو دن کی رمی اکٹھے کر لیں۔(۱۷۱)

ایامِ تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت

عمرو بن سلیم کی والدہ بیان کرتی ہیں کہ ہم منیٰ میں تھے کہ ہم نے ایامِ تشریق میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اپنے اونٹ پر لوگوں میں یہ اعلان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: یہ دن (ایامِ تشریق) کھانے پینے کے دن ہیں، کوئی شخص ان دنوں میں روزہ نہ رکھے۔ (۱۷۲)

مسعود بن الحکم انصاری کی والدہ بیان کرتی ہیں کہ گویا میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے سفید خچر پر حجۃ الوداع میں انصار کی وادی پر یہ اعلان کرتے دیکھ رہی ہوں کہ اے لوگو! رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: یہ (ایامِ تشریق) روزے کے دن نہیں ہیں یہ تو کھانے پینے اور ذکر کے ایام ہیں۔ (۱۷۳)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے منیٰ کے دنوں میں یہ اعلان کرنے کا حکم فرمایا کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں، ان میں روزہ نہیں ہے۔ (۱۷۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ وہ منیٰ میں گھوم کر یہ اعلان کریں کہ ان ایام میں روزہ نہ رکھو، کیوں کہ یہ کھانے پینے اور اللہ عز وجل کے ذکر کے ایام ہیں۔ (۱۷۵)

حضرت کعب بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اور اوس بن الحدثان رضی اللہ عنہ کو ایامِ تشریق میں یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ جنت میں صرف مؤمن ہی جائے گا اور ایامِ تشریق کھانے پینے کے ایام ہیں۔ (۱۷۶)

حضرت حمزہ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کی موجودگی میں ایک آدمی کو اونٹ پر سوار لوگوں میں یہ اعلان کرتے ہوئے دیکھا کہ ان ایام (تشریق) میں روزہ نہ رکھو، کیوں کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں، راوی حدیث قتادہ کہتے ہیں کہ ہمیں بتایا گیا یہ اعلان کرنے والے بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ (۱۷۷)

حضرت عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یوم عرفہ، قربانی کا دن اور تشریق کے (باقی) دن ہم اہل اسلام کی عید ہیں اور کھانے پینے کے دن ہیں۔ (۱۷۸)

حضرت بشر بن سحیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایامِ تشریق میں یہ اعلان کرنے کا فرمایا کہ جنت میں صرف مؤمن ہی جائے گا اور یہ ایامِ تشریق کھانے پینے کے دن ہیں۔ (۱۷۹)

حضرت نبیشۃ الہذلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایامِ تشریق کھانے

پینے اور ذکر اللہ عز وجل کے دن ہیں۔ (۱۸۰)

منیٰ پورا قربان گاہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منیٰ کی قربان گاہ میں تشریف لائے اور فرمایا: یہ قربان گاہ ہے اور منیٰ پورا کا پورا قربان گاہ ہے۔ (۱۸۱)

رسول اللہ ﷺ کی قربانی

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے تیس اونٹ نحر (ذبح) فرمائے اور مجھے حکم فرمایا میں نے (باقی ماندہ) تمام اونٹ ذبح کئے، اور فرمایا: ان کا گوشت، ان کی کھالیں اور ان کی جھولیں لوگوں میں تقسیم کردو، اور ان میں سے قصاب کو (بہ طور مزدوری) کوئی چیز نہ دو۔ (۱۸۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ نے سو اونٹوں کی قربانی دی، ان میں سے تیس اونٹ آپ نے اپنے ہاتھ سے ذبح فرمائے، پھر علی رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا، انہوں نے باقی ماندوں کو ذبح کیا اور آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ ان کا گوشت، جھولیں اور کھالیں لوگوں میں تقسیم کردیں، قصاب کو (بطور اجرت) اس میں سے کچھ نہ دیں، اور فرمایا: ہمارے لئے ہر اونٹ میں سے گوشت کا ایک ٹکڑا لو اور ان کو ایک ہنڈیا میں پکالو تاکہ ہم ان کا گوشت کھائیں اور شوربہ پئیں، علی رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ (۱۸۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں سو اونٹوں کی قربانی دی، آپ نے اپنے ہاتھ سے ان میں سے ساٹھ اونٹ قربان کئے اور باقی کو آپ کے حکم سے ذبح کیا گیا، ہر اونٹ سے گوشت کا ٹکڑا لے کر ہنڈیا میں ڈال کر پکایا گیا، آپ نے اس میں سے تناول فرمایا اور اس کا شوربہ نوش فرمایا۔ (۱۸۴)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے سو اونٹ قربان کئے، ان میں سے تریسٹھ اونٹ اپنے ہاتھ سے ذبح فرمائے، باقی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذبح کئے، اور نبی ﷺ نے ہر اونٹ سے گوشت کا ٹکڑا لینے کا حکم فرمایا، انہیں ایک ہنڈیا میں پکایا گیا اور دونوں حضرات نے اس کا شوربہ پیا۔ (۱۸۵)

ازواجِ مطہرات کی طرف سے قربانی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ہم منیٰ میں تھے، میرے پاس گائے کا گوشت آیا،

میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے۔(۱۸۶)

قربانی کے جانوروں کا گوشت، کھال اور جھول صدقہ کرنے کا حکم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں آپ کی قربانی کے اونٹوں کا گوشت، کھالیں اور جھولیں تقسیم کر دوں، اور قصاب کو اس میں سے (بہ طور اجرت) کوئی چیز نہ دوں، وہ (اجرت) ہم اپنے پاس سے دیتے ہیں۔(۱۸۷)

قربانی کے بعد سر منڈوانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوادع میں اپنا سر منڈوایا تھا۔(۱۸۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نے جمرۂ عقبہ کی رمی کر لی اور اپنی قربانی ذبح کر لی، آپ نے حجام کے سامنے سر کا دایاں حصہ کیا، اس نے موئے مبارک مونڈ دیے، آپ نے وہ بال ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائے، پھر سر کی بائیں جانب کے موئے مبارک مونڈوائے تو وہ دیگر لوگوں کو عطا فرمائے۔(۱۸۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے دیکھا حجام رسول اللہ ﷺ کے سر کے بال مونڈ رہا تھا اور آپ کے صحابہ آپ کے اردگرد چکر لگا رہے تھے، ان کی خواہش تھی کہ آپ کا جو بال بھی گرے وہ کسی آدمی کے ہاتھ پر گرے۔(۱۹۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جمرہ کی رمی کے بعد قربانی کی، حجام بیٹھا ہوا تھا پھر آپ نے حجام کو اشارہ فرمایا اور اپنا ہاتھ اپنی زلفوں پر رکھا، اس نے آپ کی داہنی جانب کے بال مونڈے، آپ نے انہیں لوگوں میں تقسیم فرما دیا اور دوسری جانب کے بال مونڈے تو آپ نے وہ بال ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرما دیے، وہ انہیں ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس لائے، ام سلیم رضی اللہ عنہا ان موئے مبارک کو اپنی خوش بو میں ملایا کرتی تھیں۔(۱۹۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب منیٰ میں رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر کا داہنا حصہ منڈوالیا آپ نے وہ موئے مبارک ہاتھ میں لے کر فرمایا: انس! انہیں ام سلیم کے پاس لے جاؤ، جب صحابہ نے دیکھا آپ نے اپنے موئے مبارک سے ام سلیم رضی اللہ عنہا کو خاص فرمایا ہے تو وہ دوسری

جانب کے بال حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے پر سبقت کرنے لگے، کسی کے حصے میں کچھ موئے مبارک آئے اور کسی کے حصے میں کچھ۔ (۱۹۲)

حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کا حجام

حضرت معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ منیٰ میں قربانی کر چکے تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کا حلق کروں، میں استرا پکڑ کر آپ کے سر کے پاس کھڑا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا: معمر! رسول اللہ نے اپنے کان کی لو پر تمہیں اختیار دیا ہے اور تمہارے ہاتھ میں استرا ہے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ خدا یہ اللہ کا میرے اوپر احسان ہے اور اس کے رسول کا، آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے، تم اس ذمے داری پر مامور ہو، پھر میں نے آپ کے سر کے بال مونڈے۔ (۱۹۳)

سر منڈوانے والوں کے لئے دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! سر کے بال منڈوانے والوں کی بخشش فرما، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بال چھوٹے کرانے والوں کی بھی، آپ نے فرمایا: اے اللہ! محلقین کی مغفرت فرما، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مقصرین (بال چھوٹے کرانے والوں) کے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں، آپ نے پھر فرمایا: اے اللہ! سر منڈوانے والوں کی مغفرت فرما، انہوں نے پھر عرض کیا: اور قصر کرانے والوں کی بھی، چوتھی مرتبہ آپ نے فرمایا: اور قصر کرنے والوں کی بھی (مغفرت فرما)۔ (۱۹۴)

حضرت ام الحصین الاحمسیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے میدانِ عرفات میں خطبے کے دوران آپ کو تین بار یہ دعا کرتے سنا: اے اللہ محلقین کی مغفرت فرما، لوگوں نے کہا: اور مقصرین کی بھی مغفرت فرمائیے، چوتھی مرتبہ آپ نے فرمایا: اور مقصرین کی بھی مغفرت فرما۔ (۱۹۵)

منیٰ میں خطبہ

نبی ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا: لوگوں کو اپنی جگہوں پر اتارا اور فرمایا: مہاجرین یہاں اتریں، اور قبلے کی داہنی جانب اشارہ فرمایا اور قبلہ کی بائیں جانب اشارہ کر کے فرمایا: انصار یہاں اتریں، اور لوگ ان کے ارد گرد اتریں، اور آپ نے انہیں مناسک

حج کی تعلیم دی جس نے اہل منیٰ کے کان کھول دیئے، یہاں تک کہ سب نے اپنے اپنے ٹھکانوں پر آپ کے ارشادات سنے، میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ جمرہ کو ٹھیکری جیسی کنکریاں مارو۔ (۱۹۶)

حضرت ابو غادیہ الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے یوم عقبہ میں ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: لوگو! اپنے رب سے ملاقات تک تمہارے خون اور مال تم پر ایسے حرام ہیں جیسے تمہارے لئے یہ دن، اس شہر اور اس مہینے میں باحرمت ہے، کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: اے اللہ! گواہ رہ، پھر فرمایا: میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ (۱۹۷)

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حجۃ الوداع میں قربانی کے دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: تمہارا سب سے محترم دن آج کا دن ہے اور تمہارا سب سے محترم مہینہ یہ مہینہ ہے اور تمہارا سب سے محترم شہر یہ شہر (مکہ) ہے، خبردار رہو، تمہارے مال اور تمہارے خون تم پر اسی طرح محترم ہیں جس طرح یہ دن، تمہارے اس شہر، اس مہینہ میں قابل احترام ہے، کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں، آپ نے کہا: اے اللہ! گواہ رہ۔ (۱۹۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں قربانی کے دن ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: سب سے زیادہ حرمت والا دن کون سا ہے؟ لوگوں نے کہا: ہمارا یہ دن، آپ نے فرمایا: سب سے زیادہ حرمت والا مہینہ کون سا ہے؟ لوگوں نے کہا: ہمارا یہ مہینہ، آپ نے پوچھا: سب سے زیادہ عزت وحرمت والا شہر کون سا ہے؟ لوگوں نے کہا: ہمارا یہ شہر (مکہ)، آپ نے فرمایا: بے شک تمہارے خون اور مال تم پر اسی طرح حرام (حرمت والے) ہیں، جس طرح تمہارا یہ دن، تمہارے اس مہینہ اور تمہارے اس شہر میں حرمت والا ہے، کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ ہو جا۔ (۱۹۹)

حضرت بشر بن سحیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یوم تشریق میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: جنت میں صرف مسلمان ہی جائے گا، اور یہ (ایام تشریق) کھانے پینے کے دن ہیں۔ (۲۰۰)

حضرت عمرو بن یثربی الضمری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں منیٰ میں رسول اللہ ﷺ کے خطبے کے وقت حاضر تھا، آپ نے اس خطبے میں یہ بھی فرمایا: کسی شخص کے لئے اپنے بھائی کا مال اس وقت تک حلال نہیں ہے جب تک وہ اپنے دل کی خوشی سے اس کی اجازت نہ دے، میں نے جب یہ بات سنی میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر مجھے اپنے چچا زاد کی بکریاں ملیں اور میں ان میں سے ایک لے کر چلا

جاؤں تو کیا مجھے اس کا گناہ ہوگا، آپ نے فرمایا: اگر تمہیں ایسی دنبی ملے تو چھری اور چقماق کے قابل ہو تو اسے بھی ہاتھ نہ لگانا۔ (۲۰۱)

حضرت مرہ الطیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھ سے اسی کمرے میں نبی ﷺ کے ایک صحابی نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دس ذی الحجہ (یوم النحر) کو اپنی سرخ رنگ کی اونٹنی پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: یہ یوم النحر (قربانی کا دن) ہے، یہ حج اکبر کا دن ہے۔ (۲۰۲)

حضرت عامر المزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے منیٰ میں رسول اللہ ﷺ کو اپنے خچر پر سوار خطبہ دیتے ہوئے دیکھا، آپ نے سرخ رنگ کی چادر اوڑھ رکھی تھی، آپ کے سامنے ایک بدری صحابی (علی رضی اللہ عنہ) تھے جو آپ کے ارشادات آگے پہنچا رہے تھے، میں آیا اور اپنا ہاتھ آپ کے قدم اور آپ کے جوتے کے تسمے کے درمیان داخل کیا تو مجھے اس کی ٹھنڈک سے حیرت ہوئی۔ (۲۰۳)

حضرت الھر س بن زیاد الباھلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں یوم الاضحیٰ (قربانی کے دن) اپنے والد کے پیچھے گدھے پر سوار تھا، میں چھوٹا بچہ تھا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی سواری پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔ (۲۰۴)

حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منیٰ میں خطبہ دیا، میں اس وقت آپ کی اونٹنی کی مہار تھامے ہوئے تھا، وہ جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب میرے دونوں کندھوں کے درمیان بہہ رہا تھا، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کا میراث میں حصہ مقرر فرما دیا تھا، سو وارث کے لئے وصیت جائز نہیں، بچہ بستر والے کا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں، جس شخص نے اپنے باپ کے علاوہ کسی کی طرف نسبت کی یا اپنے آقا کے علاوہ دوسرے کی طرف خود کو منسوب کیا اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی، اس سے کوئی فرض اور نفل نیکی قبول نہ ہوگی۔ (۲۰۵)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں خیف کے مقام پر کھڑے ہوکر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ رکھے جس نے میری بات کو سن کر اچھی طرح محفوظ رکھا اور اسے ان لوگوں تک پہنچایا جنہوں نے اسے (بہ راہِ راست) نہیں سنا بہت سے فقہ کے حامل فقیہ نہیں ہوئے اور بہت سے فقہ کے حامل اپنے سے زیادہ فقیہ تک بات پہنچاتے ہیں۔ تین چیزیں ہیں جن میں مومن کا دل خیانت نہیں کرتا، عمل میں اخلاص، حکمراں کے لئے خیرخواہی اور (مسلمانوں کی) جماعت سے لازمی تعلق، ان کی دعا اس کے پیچھے پیچھے رہتی ہے۔ (۲۰۶)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے منیٰ میں اپنی اونٹنی پر لوگوں کو خطبے دیتے

ہوئے فرمایا: کیا تم جانتے ہو آپ کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ خاموش ہو گئے، یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ شاید آپ اس دن کا دوسرا نام بتائیں گے، پھر آپ نے فرمایا: کیا یہ یوم نحر (قربانی کا دن) نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے: جی ہاں، پھر آپ نے فرمایا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم خاموش رہے کہ شاید آپ اس کا دوسرا نام رکھیں گے، پھر آپ نے فرمایا: کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے، ہم نے عرض کیا: جی ہاں، یا رسول اللہ! پھر آپ نے فرمایا: یہ کون سا شہر ہے؟، ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: کیا یہ البلدہ (مکہ) نہیں ہے، ہم نے عرض کیا: جی ہاں، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: تمہارے خون، تمہارے مال، تمہاری عزتیں تم پر اس طرح حرام ہیں جس طرح آج کا دن اس مہینہ میں، اس شہر میں محترم ہے، کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں، آپ نے کہا: اے اللہ! گواہ رہ، سنو! حاضر غائب تک پہنچا دے، شاید جن کو پیغام پہنچایا جائے وہ سننے والے سے زیادہ محفوظ رکھنے والا ہو اور فرمایا: میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ (۲۰۷)

ایام تشریق کے درمیانی دن رسول اللہ ﷺ کا خطبہ سماعت کرنے والے صحابی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے، سنو! کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر سوائے تقویٰ کے کوئی فضیلت حاصل نہیں، کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے؟ لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے پیغام پہنچا دیا، پھر آپ نے فرمایا: یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے کہا: حرمت والا دن، پھر فرمایا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے کہا: حرمت والا مہینہ، پھر دریافت فرمایا: یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے کہا حرمت والا شہر، آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے خونوں اور مالوں کو اسی طرح حرمت والا بنایا ہے جس طرح یہ دن، اس مہینے اور اس شہر میں حرمت والا ہے، کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول نے پیغام پہنچا دیا ہے، آپ نے فرمایا: حاضر غائب تک یہ پیغام پہنچا دے۔ راوی کو شک ہے کہ آپ نے تمہاری عزتوں کا لفظ فرمایا تھا یا نہیں؟۔ (۲۰۸)

حضرت مرّہ کہتے ہیں مجھ سے نبی ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سرخ رنگ کی کان کٹی اونٹنی پر خطبہ دیتے ہوئے ہمیں فرمایا: کیا تم جانتے ہو آج کون سا دن ہے؟ ہم نے کہا: یوم النحر (قربانی کا دن)، آپ نے فرمایا: تم نے سچ کہا، اللہ کا اصم مہینہ (گونگا مہینہ کہ عرب اس حرمت والے مہینہ میں جنگ کا نعرہ نہیں لگاتے تھے) کیا تم جانتے ہو یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا: مشعر حرام، آپ نے فرمایا: تم نے سچ کہا، یہ حج اکبر کا دن ہے، کیا تم جانتے ہو یہ تمہارا کون سا مہینہ ہے؟ ہم

نے عرض کیا: ذوالحجہ، آپ نے فرمایا: تم نے سچ کہا، پھر ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے خون اور مال تم پر اسی طرح حرمت والے ہیں جس طرح یہ دن، اس مہینہ، اور اس شہر میں حرمت والا ہے، یا فرمایا: جس طرح اس دن کی اس مہینے اور اس شہر میں حرمت ہے، باخبر رہو، میں حوض کوثر پر پہلے جا کر تمہارا انتظار کروں گا، اور میں تمہارے ذریعے امتوں پر اپنی کثرت ظاہر کروں گا، میرے چہرے کو بدزیب نہ کرنا، خبردار! تم نے مجھے دیکھا ہے اور میری باتیں سنی ہیں، عنقریب تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا، سو جس نے مجھ پر جھوٹ بولا (میری طرف جھوٹی بات منسوب کی) وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے، باخبر رہو میں کچھ مردوں اور عورتوں چھڑا لوں گا، اور باقی مجھ سے چھڑا لئے جائیں گے، تو میں کہوں گا: یارب! یہ میرے ساتھی ہیں، تو مجھ سے کہا جائے گا: تم نہیں جانتے انہوں نے تمہارے بعد کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔ (۲۰۹)

لاحرج (اب کرلو کوئی حرج نہیں)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے کسی شخص نے قربانی سے پہلے سر منڈوانے یا مناسک حج کی ترتیب میں کسی چیز کو دوسری چیز سے آگے پیچھے کر دینے کے متعلق سوال کیا تو آپ فرماتے: کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں۔ (۲۱۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے قربانی، رمی اور حلق کی تقدیم اور تاخیر کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ (۲۱۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں یوم النحر (دس ذی الحجہ کو) کسی شخص نے نبی ﷺ سے سوال کیا: یارسول اللہ! میں نے قربانی سے پہلے حلق کر لیا ہے، آپ نے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا: کوئی حرج نہیں، ایک اور آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے، نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا: کوئی حرج نہیں، اس دن (مناسک حج کی) تقدیم و تاخیر کے بارے میں جو سوال بھی پوچھا گیا آپ نے ہاتھ کے اشارے سے فرما دیا: کوئی حرج نہیں۔ (۲۱۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دس ذی الحجہ (یوم النحر) میں اپنی سواری پر کھڑے ہوئے دیکھا، ایک آدمی نے آ کر کہا: یارسول اللہ! میرا خیال تھا کہ حلق، قربانی سے پہلے ہے، اس لئے میں نے قربانی سے پہلے حلق کر لیا، آپ نے فرمایا: قربانی کر لو کوئی حرج نہیں، ایک اور آدمی عرض گزار ہوا: یارسول اللہ! میں سمجھتا تھا قربانی رمی سے پہلے ہے، سو میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی، آپ نے فرمایا: رمی کر لو، کوئی حرج نہیں، رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کی تقدیم اور

تاخیر کے بارے میں جو بھی سوال کیا گیا، آپ نے فرمایا: اب کرلو، کوئی حرج نہیں۔ (۲۱۳)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کی پھر سر منڈایا اور لوگوں کے لئے بیٹھ گئے، آپ سے کسی چیز کے بارے میں جو سوال بھی پوچھا گیا آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں، یہاں تک کہ ایک آدمی نے آکر کہا: میں نے قربانی سے پہلے حلق کرلیا ہے، آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، دوسرے نے آکر کہا: یا رسول اللہ! میں نے رمی سے پہلے حلق کرالیا ہے، آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میدانِ عرفات پورا موقف ہے، مزدلفہ پورا موقف ہے، منیٰ پورا قربان گاہ ہے، اس کی ہر کشادہ راہ قربان گاہ اور راستہ ہے۔ (۲۱۴)

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ طواف کیا، ہم میں سے بعض نے طواف کے سات چکر لگائے، بعض نے آٹھ اور بعض نے اس سے بھی زیادہ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ (۲۱۵)

مجھ سے مناسک حج سیکھ لو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم نحر میں اپنے اونٹ پر ٹھیکری جیسی کنکریوں سے جمرے کی رمی کی اور فرما رہے تھے: مجھ سے حج کے مناسک حاصل کرلو، کیوں کہ میں نہیں جانتا، میں شاید اپنے اس حج کے بعد حج نہ کرسکوں۔ (۲۱۶)

رمی جمرہ کے بعد عورتوں سے قربت کے علاوہ سب کچھ حلال

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم نے جمرے (عقبہ) کی رمی کرلی تم پر عورتوں سے قربت کے علاوہ (احرام کی حالت میں ممنوع) ہر چیز حلال ہے، ایک صاحب نے پوچھا: اور خوش بو؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے سرانور پر خوب مشک لگایا ہوا تھا، کیا یہ خوش بو ہے یا نہیں؟۔ (۲۱۷)

حضرت عباس کو ایام منیٰ میں مکے میں رات گزارنے کی اجازت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی کہ وہ حاجیوں کو زمزم پلانے کی خاطر منیٰ کے ایام مکہ میں گزاریں، آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔ (۲۱۸)

رسول اللہ ﷺ نے طوافِ اضافہ رات میں آ کر کیا

حضرت عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم نحر کو منیٰ سے رات میں آ کر طواف اضافہ (زیارت) کیا۔(۲۱۹)

سواری پر طواف اور صفا و مروہ کی سعی

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی اپنی سواری پر کی، تا کہ لوگ آپ کا دیدار کر سکیں اور آپ سے مسائل پوچھ سکیں، کیوں کہ لوگوں نے آپ کو گھیر رکھا تھا۔(۲۲۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنی سواری پر بیت اللہ کا طواف کیا اور حجر اسود کا اپنی چھڑی سے استلام کیا، پھر آپ زمزم کے کنوئیں پر تشریف لائے، آپ کے چچازاد پانی نکال رہے تھے، فرمایا: مجھے پانی پلاؤ، لوگوں نے عرض کیا: اس میں تو لوگ گھستے ہیں، ہم آپ کے لئے گھر سے زمزم لاتے ہیں، آپ نے فرمایا: اس کی کوئی ضرورت نہیں، مجھے وہیں سے پلاؤ جہاں سے لوگ پیتے ہیں۔(۲۲۱)

حجر اسود پر رش نہ کرنا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: عمر! تم طاقت ور آدمی ہو حجر اسود پر مزاحمت نہ کرنا کہ کم زور کو تکلیف ہو، اگر خالی جگہ پاؤ تو اس کا استلام کرلو (بوسہ دے دو) ورنہ اس کی طرف منہ کرو اور تہلیل و تکبیر کہہ لو۔(۲۲۲)

حجر اسود جنتی پتھر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود جنتی پتھر ہے، یہ برف سے زیادہ سفید تھا اسے مشرکوں کے گناہوں نے کالا کر دیا۔(۲۲۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ رکن (حجر اسود) اور مقام (ابراہیم) جنت کے دو یاقوت ہیں، اللہ عز و جل نے ان کی نورانیت ختم کر دی، اگر اللہ نے ان کی روشنی ختم نہ فرمائی ہوتی تو یہ مشرق و مغرب کو منور کر دیتے۔(۲۲۴)

قیامت میں حجر اسود کی گواہی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جس سے یہ دیکھتا ہوگا اور ایک زبان اور ہونٹ ہوں گے جس سے یہ بولے گا، قیامت کے دن اس شخص کی گواہی دے گا جس نے حق کے ساتھ اس کا استلام کیا ہوگا۔ (۲۲۵)

کھڑے ہو کر زمزم نوش فرمانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ چاہ زمزم کے پاس میرے قریب سے گزرے، آپ نے نوش فرمانے کے لئے پانی (زمزم) طلب فرمایا، میں آپ کی خدمت میں زمزم کا ڈول لایا تو آپ نے کھڑے ہو کر اسے نوش فرمایا۔ (۲۲۶)

آبِ زمزم رسول اللہ ﷺ کا جھوٹا پانی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ زمزم کے کنوئیں پر تشریف لائے، ہم نے آپ کے لئے آب زمزم کا ڈول کھینچا، آپ نے اسے نوش فرمایا، پھر اس (ڈول) میں کلی کی، ہم نے (ڈول کا) وہ پانی چاہ زمزم میں ڈال دیا، پھر آپ نے فرمایا: اگر تمہارے مغلوب ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اپنے ہاتھ سے ڈول کھینچ کر پانی نکالتا۔ (۲۲۷)

ایام منیٰ میں بچیوں کا دَف بجانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایام منیٰ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے ہاں آئے، ان کے پاس دو بچیاں دَف بجا رہی تھیں، رسول اللہ ﷺ اپنے چہرۂ انور پر کپڑا ڈالے ہوئے تھے، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بچیوں کو ڈانٹا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا کر فرمایا: ابو بکر! انہیں چھوڑ دو (کچھ نہ کہو) یہ ہمارے عید کے دن ہیں۔ (۲۲۸)

حج کے بعد عمرہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حج کے بعد عمرہ کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے (حجۃ الوداع کے موقع پر) مجھے اپنے بھائی کے ساتھ بھیجا، میں نے حرم سے باہر

جا کر احرام باندھا اور عمرہ کیا۔ (۲۲۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا تنعیم سے عمرہ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اونٹنی پر عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے بٹھا کر لے جاؤں اور اسے تنعیم سے احرام بندھوا کر عمرہ ادا کرواؤں، یہ مقبول عمرہ ہوگا، یہ لیلۃ الصدر (طواف وداع کی رات) تھی۔ (۲۳۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لیلۃ الحصبۃ (طواف وداع) کے موقع پر (عائشہ رضی اللہ عنہا کو) صرف اس لئے عمرہ کروایا تھا، تاکہ مشرکوں کے اس عقیدے کی قطعی نفی فرمادیں، وہ کہا کرتے تھے: جب اونٹ کی کمر صحیح ہو جائے (اس کے زخم مندمل ہو جائیں) اور (حجاج کے) نشانات قدم محو ہو جائیں اور صفر کا مہینہ داخل ہو جائے تو عمرہ کرنے والوں کے لئے عمرہ کرنا حلال ہو جاتا ہے۔ (۲۳۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے وہ رو رہی تھیں، آپ نے پوچھا: کیوں رو رہی ہو؟ وہ بولیں: میں اس لئے رو رہی ہوں لوگ (عمرہ کرکے) حلال ہو گئے، میں حلال نہیں ہوئی، لوگوں نے طواف کرلیا میں نے (ماہانہ ایام کی وجہ سے) طواف نہیں کیا اور حج کے ایام قریب ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تو ایسی چیز ہے جو اللہ نے آدم کی بیٹیوں پر لکھ دی ہے تم غسل کرلو اور حج کا احرام باندھ لو اور حج کرلو، عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا، جب میں پاک ہوگئی (میرے ایام گزر گئے) آپ ﷺ نے فرمایا: تم بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کرلو، تم اپنے حج اور عمرے کے احرام سے فارغ ہو جاؤ گی، میں نے گزارش کی یارسول اللہ! میرے دل میں یہ خلش ہے کہ میں نے حج سے پہلے عمرے کا طواف نہیں کیا، لوگ حج اور عمرہ کرکے جائیں اور میں صرف حج؟ آپ نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن! اسے تنعیم سے عمرہ کرادو۔ یہ الحصبۃ کی رات تھی۔ (۲۳۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہیں مکے میں داخل ہونے سے پہلے مقام سرف میں ماہانہ ایام شروع ہو گئے، نبی ﷺ نے فرمایا: تم بیت اللہ کے طواف کے علاوہ وہی کام کرو جو حاجی کرتے ہیں (طواف کے علاوہ حج کے سارے مناسک ادا کرو)۔ (۲۳۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے (حجۃ الوداع کے موقع پر) عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ دو عبادتیں (حج و عمرہ) لے کر جائیں گے اور میں ایک عبادت (صرف حج) لے کر جاؤں

گی؟ آپ نے فرمایا: تم انتظار کرو، جب تم پاک ہو جاؤ تو تنعیم جا کر وہاں سے احرام باندھ لینا، پھر عمرہ کر کے فلاں فلاں پہاڑ پر ہم سے آملنا۔ (۲۳۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا، آپ نے اپنی ازواج رضی اللہ عنہن کو عمرہ کرایا اور مجھے (ماہانہ ایام کی وجہ سے) عمرہ نہ کرایا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اپنی ازواج کو عمرہ کرایا اور مجھے چھوڑ دیا، آپ نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اپنی بہن کو لے جاؤ اسے عمرہ کراؤ، اسے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کراؤ، جب اس کا عمرہ مکمل ہو جائے تو اسے حصبہ کی رات کو کوچ کرنے سے پہلے میرے پاس لے آنا، رسول اللہ ﷺ نے میری خاطر مقام حصبہ (بطحا) میں قیام فرمایا تھا۔ (۲۳۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں (حجۃ الوداع میں) عمرہ کا احرام باندھ کر روانہ ہوئی، مجھے (مکہ مکرمہ پہنچنے سے پہلے) ایام آ گئے، شب عرفہ کو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے عمرے کا احرام باندھا تھا، اب میں حج میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: اپنے سر کے بال کھول کر کنگھی کر لو، عمرے کو چھوڑ کر حج کا احرام باندھ لو، پھر جب میں نے اپنا حج پورا کر لیا رسول اللہ ﷺ نے (میرے بھائی) عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو حکم فرمایا اس نے مجھے پہلے عمرے کے بدلے تنعیم سے عمرہ کرایا، اس میں کوئی قربانی، روزہ اور صدقہ نہیں تھا۔ (۲۳۶)

کسی خاتون کو طوافِ زیارت کے بعد ایام آنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (ام المؤمنین) صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو طواف افاضہ (طوافِ زیارت) کے بعد ماہانہ ایام آ گئے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا وہ روک دے گی؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ ان ایام سے پہلے بیت اللہ کا طواف کر چکی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر اسے کوچ کرنا چاہئے۔ (۲۳۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ منیٰ میں طواف افاضہ کے بعد صفیہ رضی اللہ عنہا کو ایام آ گئے، کوچ کے دن رسول اللہ ﷺ کو یہ بتایا گیا، آپ نے فرمایا: شاید وہ ہمیں روکنے والی ہے، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ یوم نحر کو بیت اللہ کا طواف (افاضہ) کر چکی ہیں، آپ نے فرمایا: پھر وہ کوچ کرے۔ (۲۳۸)

حجۃ الوداع سے واپسی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے حج سے واپس روانہ ہوئے

آپ نے بطحا میں نماز پڑھی، پھر جب رسول اللہ ﷺ مدینے میں داخل ہوئے تو مسجد نبوی کے دروازے پر سواری کو بٹھایا، اس میں داخل ہو کر دو رکعت نماز پڑھی، پھر اپنے گھر تشریف لے گئے۔ (۲۳۹)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی زبانی حجۃ الوداع کا تذکرہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (ہجرت کے بعد) نو برس مدینہ میں رہے، حج نہیں کیا، پھر (ہجرت کے دسویں سال) لوگوں میں اعلان کرا دیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ اس سال حج کرنے والے ہیں تو مدینہ طیبہ میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے، سب کی خواہش تھی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اقتدا کریں اور آپ کے افعال کی پیروی کریں، رسول اللہ ﷺ بیس ذی القعدہ کو روانہ ہوئے، ہم بھی آپ کے ساتھ روانہ ہوئے، جب ہم ذوالحلیفہ میں پہنچے (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ) اسماء بنت عمیس کے ہاں محمد بن ابی بکر کی ولادت ہوئی، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرایا کہ میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: غسل کر لو اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر احرام باندھ لو، پھر رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے، جب آپ کی اونٹنی مقام بیداء پر کھڑی ہوئی آپ نے کلمۂ توحید پڑھا، تلبیہ کہا: **لبیك اللھم لبیك، لبیك لا شریك لك لبیك، ان الحمد و النعمة لك و الملك لا شریك لك** اور لوگوں نے بھی تلبیہ کہا، اور لوگوں نے ذی المعارج جیسے الفاظ کا بھی اضافہ کیا، نبی ﷺ یہ الفاظ سنتے تھے اور آپ نے انہیں کچھ نہیں کہا، میں نے حد نگاہ تک رسول اللہ ﷺ کے سامنے، پیچھے، دائیں اور بائیں پیدل اور سوار دیکھے، رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تھے، آپ پر قرآن نازل ہوتا تھا اور آپ ہی اس کا مطلب جانتے تھے اور آپ جو عمل کرتے ہم بھی اسی طرح کرتے تھے، ہماری نیت صرف حج کی تھی یہاں تک کہ جب ہم کعبے میں آئے، نبی ﷺ نے حجر اسود کا استلام کیا پھر (طواف کے) تین چکروں میں رَمل کیا اور چار میں معمول کے مطابق چلے، جب آپ طواف سے فارغ ہو گئے، مقام ابراہیم کی طرف آئے اور اس کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں پھر یہ آیت تلاوت کی **وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى** ان رکعتوں میں آپ نے **قل ھو اللہ** اور **قل یایھا الکافرون** سورتیں پڑھیں، پھر آپ نے حجر اسود کا استلام کیا اور صفا کی طرف روانہ ہوئے، یہ آیت پڑھی **اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ** اور فرمایا ہم اس سے (سعی کی) ابتدا کریں گے جس کے ذکر سے اللہ نے ابتداء فرمائی ہے، آپ صفا پر چڑھے جب آپ کی بیت اللہ پر نظر پڑی آپ نے اللہ اکبر کہہ کر فرمایا: **لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك له له الملك و له الحمد و ھو علی کل شیٔ قدیر، لا الہ الا اللہ انجز وعدہ و صدق عبدہ و غلب الاحزاب**

وحدہ، پھر دعا مانگی اور یہی کلمات دہرائے، پھر آپ صفا سے نیچے اترے جب آپ وادی کے نشیب میں پہنچے، آپ نے رمل کیا، جب اوپر (مروہ کی طرف) چڑھنے لگے تو معمول کے مطابق چلے اور مروہ پر پہنچے، آپ نے رمل کیا، جب اوپر (مروہ کی طرف) چڑھنے لگے تو معمول کے مطابق چلے اور مروہ پر پہنچے، اس پر چڑھ کر بیت اللہ پر نظر پڑی تو وہی کلمات کہے جو صفا پر کہے تھے، جب ساتویں چکر میں مروہ پر پہنچے تو ارشاد فرمایا: اے لوگو! اگر مجھے پہلے سے وہ معلوم ہوتا جو بعد میں معلوم ہوا تو میں ہدی (قربانی کے جانور) نہ لاتا تو اس (احرام) کو عمرہ کر لیتا، تو تم میں سے جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ احرام کھول دے اور اسے عمرہ کر لے، سب لوگ حلال ہو گئے (احرام کھول دیا) مروہ کے نشیب سے سراقہ بن مالک بن جعشم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ حکم اس سال کے لئے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال کر تین مرتبہ فرمایا: ہمیشہ ہمیشہ کے لئے، قیامت تک عمرہ حج میں داخل ہو گیا۔

علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے ہدی ساتھ لائے تھے اور رسول اللہ ﷺ مدینے سے ہدی ساتھ لائے تھے، فاطمہ رضی اللہ عنہا (رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق) احرام کھول چکی تھیں اور رنگین کپڑے پہنے ہوئے تھیں اور سرمہ لگا چکی تھیں، علی رضی اللہ عنہ نے اس پر اعتراض کیا تو انہوں نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس کا حکم فرمایا ہے، علی رضی اللہ عنہ ناراض ہو کر نبی ﷺ سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی باتوں کے بارے میں دریافت کرنے گئے کہ فاطمہ نے رنگین کپڑے پہن لئے ہیں اور سرمہ لگالیا ہے اور کہا ہے مجھے والد محترم ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے، رسول اللہ نے تین مرتبہ فرمایا: اس نے سچ کہا، اس نے سچ کہا، اس نے سچ کہا، میں نے اسے یہ کہا ہے، اور علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم نے احرام باندھتے وقت کیا نیت کی تھی؟ انہوں نے کہا: میں نے کہا تھا: اے اللہ! میں اسی چیز کا احرام باندھتا ہوں جس کا تیرے رسول (ﷺ) نے احرام باندھا ہے اور میں ہدی (قربانی کے جانور) بھی ساتھ لایا ہوں، آپ نے فرمایا: تم احرام نہ کھولو، علی رضی اللہ عنہ یمن سے جو قربانی کے جانور لائے تھے اور نبی ﷺ کے لائے ہوئے جانوروں کی تعداد ایک سو تھی، رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے تریسٹھ اونٹ قربان کئے، پھر علی رضی اللہ عنہ نے باقی ماندہ اونٹ نحر کئے، آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنی قربانیوں میں شریک کر لیا، پھر آپ نے ہر قربانی سے گوشت کا ٹکڑا لے کر اسے ہنڈیا میں ڈالنے کا حکم فرمایا (وہ پک کر تیار ہو گیا) تو رسول اللہ ﷺ اور علی رضی اللہ عنہ نے اس گوشت میں سے کھایا اور اس کا شوربہ پیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے یہاں قربانی کی اور منیٰ پورا قربان گاہ ہے، اور عرفات میں وقوف کر کے فرمایا: میں نے یہاں وقوف کیا ہے اور پورا میدانِ عرفات وقوف کی جگہ ہے، مزدلفہ میں وقوف کر کے فرمایا: میں نے یہاں وقوف کیا ہے اور

مزدلفہ پورا وقوف کی جگہ ہے۔(۲۴۰)

ہجرت کے بعد رسول اللہ ﷺ کا حج

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انیس غزوات فرمائے اور ہجرت کے بعد صرف ایک حج حجۃ الوداع کیا۔(۲۴۱)

حج کا اجر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا (اور احرام کے دوران) عورتوں سے جماع کی باتوں اور گناہوں سے کنارہ کش رہا وہ (حج کے بعد) اپنے گھر ایسے دن کی طرح لوٹے گا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا، (اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہوگیا جس طرح اپنی ماں کے پیٹ سے پاک آیا تھا)۔(۲۴۲)

حج میں تاخیر نہ کرنے حکم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا حج کا ارادہ ہو، وہ جلد اسے پورا کرلے، کیوں کہ بعض اوقات سواری گم ہو جاتی ہے، کوئی مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کبھی کوئی ضرورت آڑے آجاتی ہے۔(۲۴۳)

حطیم میں نماز کعبے کے اندر نماز ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں بیت اللہ میں داخل ہوکر نماز پڑھنا چاہتی تھی، رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے حطیم میں داخل کردیا اور فرمایا: جب بیت اللہ کے اندر نماز پڑھنا چاہو تو حطیم میں نماز پڑھ لو، کیوں کہ یہ بیت اللہ کا حصہ ہے، لیکن تمہاری قوم (قریش) کے پاس تعمیر کعبہ کے وقت (حلال) سرمایہ کم پڑ گیا سو انہوں نے اسے (حطیم والے حصے کو) بیت اللہ سے باہر کردیا۔(۲۴۴)

حج سے پہلے عمرہ

عکرمہ بن خالد مخزومی بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ کے کچھ لوگوں کے ساتھ آیا، ہم مدینہ طیبہ سے عمرہ کرنا چاہتے تھے، میری حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوئی، میں نے عرض کیا: ہم مکہ مکرمہ کے کچھ افراد مدینہ طیبہ میں آئے ہیں، ہم نے حج نہیں کیا، کیا ہم یہاں سے عمرے کا احرام باندھ

سکتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، اس میں کون سی ممانعت ہے، (تم حج سے پہلے عمرہ کر سکتے ہو)، رسول اللہ ﷺ نے سارے عمرے اپنے حج سے پہلے کئے ہیں اور ہم نے بھی (قبل از حج) عمرے کئے ہیں (۲۴۵)

حاجی کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے دعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی حاجی سے ملو، اسے سلام کرو اور اس سے مصافحہ کرو، اور اس کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اپنے لئے بخشش کی دعا کراؤ، کیوں کہ وہ بخشا ہوا ہوتا ہے۔ (۲۴۶)

محرم کے لئے مباح کام

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا: محرم کون سے جانور مار سکتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: سانپ، بچھو، چوہے، چیل، کوے، بھیڑیئے اور باؤلے کتے کو مار سکتا ہے۔ (۲۴۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حالتِ احرام میں زیتون کا غیر خوش بودار تیل استعمال فرمایا۔ (۲۴۸)

بار بار حج اور عمرہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بار بار حج اور عمرہ کرو، کیوں کہ ان کا تسلسل فقر و فاقہ اور گناہوں کو ایسے دور کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا میل کچیل دور کر دیتی ہے۔ (۲۴۹)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بار بار حج اور عمرہ کرو کیونکہ یہ فقر اور گناہوں کو ایسے ختم کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے اور سونے، چاندی کے میل کچیل او رکھوٹ کو دور کر دیتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ (۲۵۰)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بار بار حج اور عمرہ کرو، حج اور عمرے میں تسلسل عمر اور رزق میں اضافہ کرتا ہے، یہ گناہوں اور فقر و فاقے کو ایسے محو کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے کے کھوٹ کو دور کر دیتی ہے۔ (۲۵۱)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عمرہ دوسرے

عمرے تک کے درمیانی گناہوں اور خطاؤں کا کفارہ ہوتا ہے، اور حج مبرور کی جزا جنت کے سوا کوئی نہیں۔(۲۵۲)

رمضان میں عمرے کا ثواب.

حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابو معقل رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ حج کر کے واپس آئے تو میں نے کہا: تمہیں معلوم ہے کہ مجھ پر حج فرض ہے اور تمہارے پاس جوان اونٹ ہے مجھے دے دو، تاکہ میں اس پر سوار ہو کر حج کروں، ابو معقل رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم جانتی ہو اسے میں نے اللہ کی راہ میں وقف کر دیا ہے، ام معقل رضی اللہ عنہا نے کہا: تو آپ مجھے اپنی کھجوروں کا پھل دے دیں، انہوں نے جواب دیا: تم جانتی ہو یہ میرے گھر والوں کی روزی ہے، ام معقل رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے بات کروں گی اور آپ کو ساری بات بتاؤں گی۔

ام معقل رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ پھر ہم دونوں چلتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھ پر حج فرض ہے اور ابو معقل کے پاس جوان اونٹ ہے (مگر یہ مجھے نہیں دے رہے) ابو معقل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ یہ سچ کہہ رہی ہیں، لیکن میں نے اسے اللہ کی راہ میں وقف کر دیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اونٹ حج کرنے کے لئے دے دو، یہ بھی اللہ کی راہ میں ہے، جب ابو معقل نے اونٹ مجھے دے دیا، میں نے کہا: یارسول اللہ! میں بوڑھی، بیمار عورت ہوں، کیا کوئی ایسا عمل ہے جو مجھ سے میرے حج کے بدلے کافی ہو جائے؟ آپ نے فرمایا: رمضان میں عمرہ تمہارے حج کی طرف سے کافی ہوگا۔(۲۵۳)

رمضان میں عمرہ حج کے برابر

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔(۲۵۴)

حضرت وہب بن خنبش الطائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک خاتون نے آ کر پوچھا: یارسول اللہ! میں کس مہینے میں عمرہ کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان میں عمرہ کرو، کیوں کہ رمضان میں عمرہ (کا ثواب) حج کے برابر ہے۔(۲۵۵)

وصال ۱۱ھ

وصال سے کچھ عرصے پہلے خطبہ

حضرت ابو المعلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اللہ عز وجل نے ایک شخص کو اختیار دیا ہے کہ وہ جب تک چاہے دنیا میں رہے اور دنیا سے جو کھانا چاہے کھائے یا اپنے رب عز وجل کی ملاقات کو پسند کرلے، تو اس نے اپنے رب سے ملاقات کو ترجیح دی اور پسند کرلیا، ابو بکر رضی اللہ عنہ (یہ سن کر) رو پڑے، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے کہا: اس بزرگ وار کو دیکھو کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے نیک آدمی کا تذکرہ کیا، جسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے دنیا اور اپنی ملاقات میں سے کسی ایک کے درمیان اختیار دیا اور اس نے اپنے رب عز وجل سے ملاقات کو ترجیح دی (اور یہ محترم اس پر رو رہے ہیں)، ابو بکر رضی اللہ عنہ (اس ارشاد کی حقیقت کو) سب صحابہ سے زیادہ جاننے والے تھے کہ اس سے رسول اللہ ﷺ کی مراد کیا ہے، ابو بکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے، بل کہ ہم اپنے مال و دولت، بیٹوں اور آباؤ اجداد قربان کرنے کو تیار ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے کوئی ایسا نہیں جس نے ابن ابی قحافہ (ابو بکر رضی اللہ عنہ) سے زیادہ اپنی رفاقت اور اپنی زیرِ تصرف چیزوں کی مدد سے مجھ پر احسان کیا ہو، اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابن ابی قحافہ کو بناتا، لیکن دوستی اور ایمانی اخوت کافی ہے، یہ جملہ آپ نے دو مرتبہ دہرایا، اور تمہارا دوست (رسول اللہ ﷺ) اللہ عز وجل کا خلیل ہے۔ (۲۵۶)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اللہ عز وجل نے ایک بندے کو دنیا اور اپنے پاس موجود نعمتوں کے درمیان اختیار دیا اور اس بندے نے اللہ کے پاس موجود نعمتوں کو ترجیح دی ہے، ابو بکر رضی اللہ عنہ یہ سن کر رو پڑے، ہمیں ان کے رونے پر حیرت ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ نے تو ایک ایسے آدمی کے متعلق بتایا ہے جسے دنیا میں رہنے یا اللہ کے ہاں جانے کا اختیار ملا ہے، (اس میں رونے کی کیا بات ہے؟) لیکن ابو بکر رضی اللہ عنہ اس خبر کی حقیقت کو ہم سب سے زیادہ جاننے والے تھے کہ اس بندے سے مراد خود رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی رفاقت اور مالی تعاون کے اعتبار سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان ابو بکر کا ہے، اگر میں اپنے رب کے علاوہ لوگوں میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا، لیکن ان سے اسلامی اخوت اور مؤدت کا رشتہ ہے، ابو بکر کے دروازے کے علاوہ مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کر دیئے

جائیں۔(۲۵۷)

میرا اسی سال میں انتقال ہوگا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب سورۃ **اذا جاء نصر اللہ و الفتح** نازل ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اس سورت میں) مجھے میرے انتقال کی خبر دی گئی ہے، اب اسی سال میں میرا انتقال ہوگا۔(۲۵۸)

وصال سے پہلے رمضان میں دو مرتبہ قرآن کا دور

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر رمضان میں جبریل علیہ السلام سے قرآن کا ایک مرتبہ دور کرتے تھے، جس رات کو رسول اللہ ﷺ قرآن کا دور کرتے اس کی صبح کو آپ تیز رفتار ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے تھے، آپ سے جو چیز مانگی جاتی آپ وہ عطا فرما دیتے، جس رمضان کے بعد آپ کا وصال ہوا اس سال آپ نے دو مرتبہ دور کیا تھا (جبریل علیہ السلام سے دو بار قرآن کریم سنا اور سنایا تھا)۔(۲۵۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو ہر سال ایک بار قرآن سنایا جاتا تھا جس سال آپ کا وصال ہوا آپ کو دو مرتبہ قرآن سنایا گیا۔(۲۶۰)

وصال کے قریب تسبیح، تحمید اور استغفار کی کثرت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اپنے وصال سے پہلے رسول اللہ ﷺ بہ کثرت یہ کلمات کہتے تھے **سبحان اللہ و بحمدہ استغفر اللہ و اتوب الیہ** میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ یہ دعا بکثرت کرتے ہیں پہلے آپ ایسا نہیں کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا: میرے رب نے مجھے خبر دی تھی کہ میں اپنی امت میں ایک علامت دیکھوں گا اور جب میں وہ علامت دیکھ لوں تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کروں اور استغفار کروں، میں نے وہ علامت دیکھ لی ہے:

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُO وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًاO فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًاO(۲۶۱)

جب اللہ کی مدد اور فتح آچکی۔ اور آپ نے لوگوں کو دین میں جوق در جوق داخل ہوتے دیکھ لیا۔ تو اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیجئے اور اس سے مغفرت طلب کیجئے بے شک وہ بہت

معاف کرنے والا ہے۔(۲۶۲)

آخری اعتکاف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر رمضان کا آخری یا درمیانی عشرہ اعتکاف کرتے تھے جس سال آپ کا وصال ہوا آپ نے بیس دن اعتکاف کیا۔(۲۶۳)

وصال سے ایک ماہ پہلے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے وصال سے ایک مہینے پہلے فرمایا: تم مجھ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہو (کہ کب آئے گی؟) اس کا علم اللہ کے پاس ہے، میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آج جو شخص زندہ ہے اس پر سو سال نہیں گزریں گے (وہ اس سے پہلے مر جائے گا)۔(۲۶۴)

حضرت عبد اللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جہینہ کے علاقے میں رہتے تھے میں نوجوان لڑکا تھا رسول اللہ ﷺ نے اپنے وصال سے ایک مہینے پہلے ہمیں خط تحریر فرمایا کہ ہم مردار جانور کی کھال اور پٹھوں سے کسی قسم کا فائدہ حاصل نہ کریں۔(۲۶۵)

مرضِ وصال کی ابتدا

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو مویہبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اہل بقیع کے لئے دعا کرنے کا حکم ہوا، رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے ایک رات میں تین مرتبہ دعا کی، دوسری رات آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کے لئے سواری پر زین کسوں اور آپ کے ساتھ چلوں، آپ سوار ہوئے اور میں پیدل چلا یہاں تک ہم بقیع میں پہنچ گئے، آپ اپنی سواری سے اترے اور میں نے آپ کی سواری کو پکڑ لیا، آپ نے وہاں (قبرستان میں) کھڑے ہو کر فرمایا: ''السلام علیکم یا اہل المقابر'' لوگ جس حالت میں ہیں (اس سے نکل کر) تم جن نعمتوں میں ہو تمہیں مبارک ہوں، کاش تم جانتے اللہ نے تمہیں کن آزمائشوں سے نجات دی ہے، فتنے اندھیری رات کے مختلف حصوں کی طرح یکے بعد دیگرے آ رہے ہیں، بعد میں آنے والا ہر فتنہ پہلے سے زیادہ برا ہے۔

پھر آپ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے ابو مویہبہ! مجھے جنت اور ان خزائن دنیا کی چابیاں جن کو میری امت میرے بعد فتح کرے گی اور ہمیشہ کی زندگی اور اپنے رب عزوجل سے ملاقات میں سے

کسی ایک کا اختیار دیا گیا ہے، میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ دنیا میں عرصہ دراز تک رہنے اور جنت کی چابیاں لے لیں، آپ نے فرمایا: نہیں، ابو مویہبہ! اللہ کی قسم میں نے اپنے رب سے ملاقات اور جنت کو ترجیح دی ہے، پھر آپ نے اہل بقیع کے لئے استغفار کیا اور واپس روانہ ہوئے، اور صبح کو رسول اللہ ﷺ کو وہ تکلیف شروع ہوئی جس کے سات آٹھ دن بعد آپ کا وصال ہو گیا۔(۲۶۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جس دن رسول اللہ ﷺ کے مرض وصال کی ابتدا ہوئی، اس دن رسول اللہ ﷺ بقیع میں ایک جنازے میں شرکت فرما کر میرے ہاں تشریف لائے، میرے سر میں درد ہو رہا تھا، میں کہہ رہی تھی ہائے میرا سر، آپ نے (ازراہِ تفنن) فرمایا: بل کہ ہائے میرا سر، میری خواہش ہے کہ جو کچھ ہونا ہے میری زندگی میں ہو جائے، اگر تم مجھ سے پہلے مر جاتیں میں تمہیں غسل دیتا، کفن پہناتا، جنازہ پڑھتا اور تمہیں دفن کرتا، میں نے (مزاحاً) کہا اور اللہ کی قسم جب آپ یہ کام کر کے لوٹ کر میرے گھر تشریف لاتے، اس گھر میں اپنی کسی زوجہ کو لاتے اور اس سے شب باشی فرماتے، رسول اللہ ﷺ یہ سن کر مسکرا دیئے اور فرمایا: ہائے میرے سر کا درد، تم اپنے والد اور بھائی کو میرے پاس بلاؤ، تا کہ میں ابو بکر کے لئے تحریر لکھ دوں، مجھے اندیشہ ہے کہ کوئی کہنے والا کہے اور خواہش مند خواہش کرے کہ میں بہتر ہوں، اللہ تعالیٰ اور اہل ایمان ابو بکر کے سوا کسی اور کو اس مقام (خلافت) پر قبول نہیں کریں گے۔(۲۶۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں بیماری کے ایام

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بیماری کا آغاز میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ہوا، آپ نے اپنی ازواج سے بیماری کے ایام میرے گھر میں گزارنے کی اجازت طلب کی، ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے آپ کو اجازت دے دی، چناں چہ آپ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اور دوسرے آدمی کے سہارے وہاں سے نکلے، اس وقت آپ کے قدم مبارک زمین پر گھسٹتے ہوئے آئے۔(۲۶۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج کے ہاں باری باری تشریف لے جاتے تھے، بیماری میں آپ نے اپنی ازواج سے عائشہ کے گھر میں دن گزارنے کی اجازت طلب کی، انہوں نے اجازت دے دی، رسول اللہ ﷺ دو آدمیوں کا سہارا لے کر اس حالت میں میرے

گھر میں تشریف لائے کہ آپ کے قدم مبارک زمین پر گھسٹ کر نشان بنا رہے تھے۔ان میں سے ایک عباس رضی اللہ عنہ تھے۔(۲۶۹)

انصار سے حسنِ سلوک کی وصیت

نبی ﷺ کے ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ آپ ایک دن سر پر پٹی باندھ کر تشریف لائے اور اپنے خطبے میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور شہدا احد کے لئے دعائے مغفرت کے بعد فرمایا: اے گروہ مہاجرین! تمہاری تعداد بڑھ رہی ہے اور انصار آج جس حالت میں ہیں اس سے آگے نہیں بڑھیں گے، انصار میرے راز دار ہیں جن کے ہاں میں نے ٹھکانہ حاصل کیا ہے، ان کے معززین کا اکرام کرنا اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کرنا کیوں کہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کر چکے ہیں اور ان کے حقوق باقی رہ گئے ہیں۔(۲۷۰)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کپڑا لپیٹے ہوئے باہر تشریف لائے اور فرمایا: لوگو! لوگ بڑھتے رہیں گے اور انصار کم ہوں گے، تم میں سے جو شخص کسی ایسے کام کا والی بنے جس سے کسی کو فائدہ پہنچا سکے تو وہ انصار کی خوبیوں کو قبول کرے اور ان کی خطاؤں سے درگزر کرے۔(۲۷۱)

بیماری کی حالت میں گھر میں بیٹھ کر نماز پڑھانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بیماری کے ایام میں بعض صحابہ رسول اللہ ﷺ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے، آپ نے انہیں بیٹھ کر نماز پڑھائی، وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، آپ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے ارشاد فرمایا: امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو، وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو، جب وہ سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ، اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو، اور جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔(۲۷۲)

مسجد میں کپڑا لپیٹ کر نماز پڑھانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قطری چادر لپیٹے ہوئے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا سہارا لیے ہوئے باہر تشریف لائے اور انہیں نماز پڑھائی۔(۲۷۳)

بیماری کی شدت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی انسان پر تکلیف کی شدت نہیں دیکھی۔ (۲۷۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا میرے سینے اور ٹھوڑی کے درمیان وصال ہوا، رسول اللہ ﷺ (پر بیماری کی شدت) کو دیکھنے کے بعد میں کسی پر موت کی شدت کو ناپسند نہیں کروں گی۔ (۲۷۵)

وصال سے تین دن پہلے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو اپنے وصال سے تین دن پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا: سنو! تم میں سے جس شخص کو موت آئے وہ اس وقت اللہ کے ساتھ حُسنِ ظن رکھتا ہو۔ (۲۷۶)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض (وصال) میں فرمایا: ابوبکر کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ باہر آئے انہوں نے تکبیر کہی اور نبی ﷺ نے کچھ آرام محسوس کیا، تو آپ دو آدمیوں کے سہارے باہر آئے، جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے، نبی ﷺ نے انہیں اپنی جگہ رہنے کا اشارہ کیا، پھر رسول اللہ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے اور اسی جگہ سے قرأت شروع کی جہاں تک ابوبکر رضی اللہ عنہ قرأت کر چکے تھے۔ (۲۷۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مرض وصال میں مبتلا ہوئے تو آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے، آپ نے فرمایا: علی کو میرے پاس بلاؤ، عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلالیں، آپ نے فرمایا: بلالو، حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یارسول اللہ! عمر کو بھی بلالیں؟ آپ نے فرمایا: بلالو، جب سب جمع ہوگئے آپ نے سر اٹھا کر دیکھا، علی رضی اللہ عنہ نظر نہ آئے، آپ خاموش رہے، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اٹھ جاؤ، اتنے میں بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع دینے آئے حضور ﷺ نے فرمایا: ابوبکر کو کہو لوگوں کو نماز پڑھادیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ابوبکر رقیق القلب آدمی ہیں، لوگ جب آپ کو نہیں دیکھیں گے

رونے لگیں گے (ابوبکر رضی اللہ عنہ برداشت نہیں کر پائیں گے) آپ عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں، بہ ہر حال ابوبکر رضی اللہ عنہ باہر آئے لوگوں کو نماز پڑھانے لگے، اسی دوران نبی ﷺ نے اپنی طبیعت میں قدرے سکون پایا تو دو آدمیوں کے سہارے سے زمین پر اپنے قدم مبارک گھسیٹتے ہوئے باہر آئے، جب لوگوں نے آپ کو دیکھا (ابوبکر رضی اللہ عنہ کو متوجہ کرنے کے لئے) تسبیح کہی، ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے، رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنی جگہ پر رہنے کا اشارہ کیا، نبی ﷺ آ کر بیٹھ گئے، ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے دائیں جانب کھڑے تھے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی اقتدا کر رہے تھے اور لوگ ابوبکر کی اقتدا کر رہے تھے اور نبی ﷺ نے وہیں سے قرأت شروع کی جہاں تک ابوبکر رضی اللہ عنہ قرأت کر چکے تھے۔ اسی بیماری میں آپ ﷺ کا انتقال ہوا۔ (۲۷۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی طبیعت میں گرانی پیدا ہوئی تو آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں، یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں، آپ نے فرمایا: میرے لئے ٹب میں پانی رکھو، ہم نے ٹب میں پانی رکھا تو آپ نے غسل فرمایا، پھر آپ جانے لگے تو آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی، پھر قدرے افاقہ ہوا تو پوچھا: کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں، یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں، آپ نے فرمایا: میرے لئے ٹب میں پانی رکھو، ہم نے پانی رکھا آپ نے پھر غسل فرمایا، فارغ ہو کر جانے لگے تو پھر بے ہوش ہو گئے اور لوگ مسجد میں نماز عشا کے لئے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں، ابوبکر رضی اللہ رقیق القلب آدمی تھے، انہوں نے کہا عمر! تم لوگوں کو نماز پڑھا دو، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اس کے زیادہ حق دار ہیں، سو ان دنوں میں ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے، ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض میں قدرے تخفیف محسوس کی تو دو آدمیوں کے سہارے جن میں سے ایک عباس رضی اللہ عنہ تھے نماز ظہر کے لئے باہر آئے، جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے، آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیچھے نہ ہٹنے کا اشارہ کیا، اور ساتھ لانے والوں کو حکم فرمایا کہ آپ ﷺ کو ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دیں، چناں چہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر اور رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے رہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ دوسرے علی رضی اللہ عنہ تھے۔ (۲۷۹)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری نے زور پکڑا تو آپ نے فرمایا: ابوبکر کو کہو لوگوں کو نماز پڑھائیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا

رسول اللہ! ابو بکر رقیق القلب آدمی ہیں، جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے، آپ نے پھر فرمایا: ابو بکر کو کہو لوگوں کو نماز پڑھائیں، تم تو یوسف (علیہ السلام) والیاں ہو، چناں چہ قاصد آیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔(۲۸۰)

حضرت بریدہ الاسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو آپ نے فرمایا: ابو بکر کو کہو لوگوں کو نماز پڑھائیں، عائشہ رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! میرے والد رقیق القلب آدمی ہیں، آپ نے فرمایا: ابو بکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائیں، تم تو یوسف والیاں ہو، تو رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی امامت کی۔(۲۸۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ابتداءً بیمار ہوئے، تمام ازواج مطہرات سے میرے گھر میں ایام علالت گزارنے کی اجازت طلب کی، انہوں نے آپ کو اجازت دے دی، رسول اللہ ﷺ عباس رضی اللہ عنہ اور ایک شخص کے سہارے، چل کر اس حالت میں آئے کہ آپ کے قدم زمین پر گھسٹ رہے تھے، راوی حدیث عبید اللہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جانتے ہو وہ دوسرے شخص کون تھے؟ وہ دوسرے شخص علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے، نبی ﷺ نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لوگوں کو کہو، نماز پڑھ لیں، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے اور انہیں کہا: عمر! لوگوں کو نماز پڑھا دو، انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھانا شروع کی، رسول اللہ ﷺ نے ان کی آواز سن کر پہچان لیا، کیوں کہ وہ بلند آواز والے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ عمر کی آواز نہیں ہے؟ حاضرین نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: اللہ عز وجل اور اہل ایمان اس سے انکار کرتے ہیں، ابو بکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ابو بکر رقیق القلب آدمی ہیں، وہ اپنے آنسوؤں پر قابو نہ پا سکیں گے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جب بھی تلاوت کرتے تھے رونے لگتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا میں نے یہ بات اس لئے کہی تھی کہ لوگ یہ کہہ کر گنہ گار نہ ہوں کہ ابو بکر پہلا آدمی ہے جو رسول اللہ ﷺ کی جگہ پر کھڑا ہوا تھا، پھر آپ نے فرمایا: ابو بکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائیں، جب میں نے پھر یہ بات کہی تو آپ نے فرمایا: ابو بکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائیں، تم تو یوسف (کے زمانے) والوں کی طرح ہو۔(۲۸۲)

دینار صدقہ کرنے کا حکم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض وصال میں فرمایا:

عائشہ! اس سونے کا کیا ہوا؟ وہ پانچ سے نو کے درمیان اشرفیاں لے آئیں، رسول اللہ ﷺ انہیں اپنے ہاتھ سے پلٹنے لگے اور فرمانے لگے: محمد (ﷺ) اللہ عزوجل سے کس گمان کے ساتھ ملے گا اگر اس کے پاس یہ اشرفیاں موجود رہیں، ان کو (محتاجوں پر) خرچ کردو۔ (۲۸۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے مرضِ وصال میں مجھے وہ اشرفیاں صدقہ کرنے کا حکم دیا جو ہمارے پاس موجود تھیں، افاقہ ہونے کے بعد آپ نے پوچھا: ان کا کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: وہ میرے پاس ہیں، آپ کی بیماری نے مجھے مشغول رکھا، آپ نے فرمایا: انہیں لے آؤ، میں آپ کے پاس سات یا نو اشرفیاں لائیں، (ابو حازم راوی کو شک ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: محمد (ﷺ) اللہ عزوجل سے کس گمان کے ساتھ ملے گا اگر اس کے پاس یہ اشرفیاں موجود ہوں، یہ باقی نہ رہیں۔ (۲۸۴)

بیماری میں معوذات سے دَم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرضِ وصال میں اپنے اوپر معوذات پڑھ کر دَم فرماتے تھے، جب آپ کا مرض وصال بڑھ گیا، میں آپ پر معوذات پڑھ کر دَم کرتی اور آپ کا ہاتھ آپ کے جسم پر پھیرتی، تاکہ آپ کے ہاتھوں کی برکت شامل ہوجائے۔ (۲۸۵)

سات مشکیزوں کے پانی سے غسل

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض وصال میں فرمایا: مجھ پر سات ایسے مشکیزوں کا پانی ڈالو جن کے منہ نہ کھولے گئے ہوں، شاید مجھے آرام ملے تو میں لوگوں کو وصیت کروں، ہم نے آپ کو حفصہ رضی اللہ عنہا کی تانبے کی لگن میں بٹھایا اور ان مشکیزوں کا پانی آپ پر ڈالنے لگے، یہاں تک کہ آپ ہمیں اشارہ فرمانے لگے کہ بس کرو، پھر آپ باہر تشریف لے گئے۔ (۲۸۶)

مسجد نبوی میں صحابہ کے ساتھ آخری نماز

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وہ آخری نماز جو لوگوں کے ساتھ پڑھی وہ ایک چادر لپیٹ کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر پڑھی۔ (۲۸۷)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے سرگوشی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے، اپنی صاحب زادی

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا، ان سے سرگوشی میں بات کی تو وہ رونے لگیں، پھر ان سے دوبارہ سرگوشی کی تو وہ ہنس دیں، میں نے ان سے آپ کی سرگوشی کے بارے میں پوچھا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ پہلی مرتبہ سرگوشی میں آپ ﷺ نے مجھے اپنی وفات کی خبر دی تو میں رونے لگی، پھر آپ نے دوسری سرگوشی میں مجھے بتایا کہ آپ کے اہل خانہ میں سے میں سب سے پہلے آپ ﷺ سے جا کر ملوں گی تو میں ہنس دی۔ (۲۸۸)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے تخلیے میں گفت گو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض وصال میں فرمایا: میرے بعض صحابہ کو میرے پاس بلاؤ، میں نے عرض کیا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو، آپ نے فرمایا: نہیں، میں نے عرض کیا. عمر رضی اللہ عنہ کو، فرمایا: نہیں، میں نے عرض کیا: آپ کے چچا زاد علی رضی اللہ عنہ کو، آپ نے فرمایا: نہیں، میں نے عرض کیا: عثمان رضی اللہ عنہ کو، آپ نے فرمایا: ہاں، جب عثمان رضی اللہ عنہ آ گئے، رسول اللہ ﷺ تخلیے میں ان سے سرگوشی فرمانے لگے اور عثمان رضی اللہ عنہ کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا۔

جب عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کر لیا گیا، ہم نے کہا: امیر المومنین! آپ ان سے جنگ کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا: نہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے عہد لیا تھا، میں اس پر ثابت قدم رہوں گا۔ (۲۸۹)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رازدارانہ باتیں

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ علی رضی اللہ عنہ (آخری وقت میں) سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے قریب رہے، ہم روزانہ رسول اللہ ﷺ کی عیادت کو حاضر ہوتیں، آپ بار بار پوچھتے علی آئے، میرا خیال ہے کہ آپ نے انہیں کسی کام سے بھیجا تھا، کچھ دیر کے بعد علی رضی اللہ عنہ آ گئے، میں نے سوچا کہ رسول اللہ ﷺ کو علی رضی اللہ عنہ سے کوئی کام ہے، سو ہم گھر سے باہر آ گئے، میں دروازے کے سب سے زیادہ قریب تھی، علی رضی اللہ عنہ آپ پر جھک گئے، رسول اللہ ﷺ ان سے سرگوشیوں میں باتیں کرنے لگے، پھر اسی روز رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا، سو علی رضی اللہ عنہ (آخری وقت میں) رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ قریب رہے۔ (۲۹۰)

نماز، زکوٰۃ اور غلاموں سے حُسنِ سلوک کی وصیت

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے طبق (ہڈی) لانے کا حکم دیا تا کہ آپ

ﷺ اس میں ایسی ہدایات لکھ دیں کہ آپ کے بعد آپ کی امت گمراہ نہ ہو، مجھے آپ کی روح انور کے (عالم بالا میں) جانے کا اندیشہ ہوا، میں نے عرض کیا: ارشاد فرمائیں میں اسے یاد رکھوں گا، آپ نے فرمایا: میں نماز، زکوۃ اور غلاموں سے حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔(۲۹۱)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے لکھنے کا ارادہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی طبیعت زیادہ ناساز ہوگئی، آپ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: میرے پاس شانے کی ہڈی یا تختی لاؤ میں ابوبکر کے لئے تحریر لکھ دوں جس کی وجہ سے ان کے معاملے میں اختلاف نہ کیا جائے، جب عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کھڑے ہونے لگے آپ نے فرمایا: اے ابوبکر! اللہ اور مؤمنین اس بات کو ناپسند کریں گے کہ تم پر اختلاف کیا جائے۔(۲۹۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مرض وصال میں فرمایا: ابوبکر اور اس کے بیٹے کو میرے پاس لاؤ، وہ لکھ دے تا کہ ابوبکر کے معاملے میں کوئی طمع رکھنے والا طمع اور تمنا نہ کرے، پھر آپ نے دو مرتبہ ارشاد فرمایا کہ اللہ عز وجل اور مسلمان اس (طمع و تمنا) کا انکار کریں گے سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ (کی خلافت) کے۔(۲۹۳)

میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں حضرت ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کے مرض وصال میں ذکر کیا کہ انہوں نے حبشہ میں ایسا گرجا گھر دیکھا جس میں تصویریں تھیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں میں جب کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تھا تو وہ اس کی قبر کو سجدہ گاہ بنا لیتے تھے اور یہ تصویریں بنا لیتے تھے، قیامت کے دن یہ لوگ اللہ عز وجل کے نزدیک بدترین مخلوق ہوں گے۔(۲۹۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے آخری مرض وصال میں فرمایا: اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے انہوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس اندیشے کے پیش نظر کہ آپ کی قبر کو سجدہ گاہ نہ بنالیا جائے، آپ کی قبر انور کو کھلا نہیں رکھا گیا۔(۲۹۵)

بہ وقتِ وصال زہر کا اثر

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی زوجہ ام مبشر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے مرض وصال میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اور عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ اپنی بیماری کا سبب کیا سمجھتے ہیں؟ میں تو اس بیماری کا سبب اس کھانے کو سمجھتی ہوں جو میرے بیٹے نے آپ کے ساتھ خیبر میں کھایا تھا، ان کا بیٹا نبی ﷺ سے پہلے فوت ہو گیا تھا، رسول اللہ نے فرمایا: میں اس کھانے (میں ملے ہوئے زہر) کے علاوہ کوئی اور سبب نہیں سمجھتا، اس وقت اس سے میری رگ حیات کٹ رہی ہے۔ (۲۹۶)

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے لئے دعا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا مرض وصال شدت اختیار کر گیا تو میں اور میرے ساتھ کچھ لوگ مدینہ طیبہ آ گئے، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت خاموش تھے، بات نہیں کر رہے تھے، آپ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر مجھ پر پھیرنے لگے، میں سمجھ گیا کہ رسول اللہ ﷺ میرے لئے دعا فرما رہے ہیں۔ (۲۹۷)

صحابہ کرام کو نماز ادا کرتے ملاحظہ فرمانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آخری مرتبہ پیر کے دن رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے (حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا کا) پردہ ہٹایا، لوگ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، میں نے آپ کے چہرہ انور کو دیکھا گویا وہ قرآن کا ورق تھا، لوگوں نے اپنی جگہ سے ہٹنا چاہا، آپ نے انہیں اپنی جگہ برقرار رہنے کا اشارہ فرمایا اور پردہ گرا دیا، اسی دن کے آخر میں آپ کا وصال ہو گیا۔ (۲۹۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آخری مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو اس وقت دیکھا جب آپ بیمار تھے، اور آپ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، اسی دوران رسول اللہ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کا پردہ ہٹایا لوگوں کی طرف دیکھا، میں نے آپ کے چہرے کو دیکھا گویا وہ مصحف کا ورق تھا، ہم آپ کے دیدار کی خواہش میں نماز توڑنے کے قریب تھے، ابو بکر رضی اللہ عنہ (یہ دیکھ کر) پیچھے ہٹنے لگے کہ صف میں شامل ہو جائیں، وہ سمجھے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھانے کا ارادہ فرما رہے ہیں، رسول اللہ ﷺ لوگوں کی صفیں دیکھ کر مسکرا دیئے اور انہیں اپنی جگہ پر رہنے اور نماز مکمل

کرنے کے لئے اشارہ فرمایا اور پردہ گرادیا، اور اسی روز رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوگیا۔ (۲۹۹)

رسول اللہ ﷺ کا آخری کلام اور آخری وصیت

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا آخری کلام تھا: نماز، نماز، اور اپنے غلاموں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ (۳۰۰)

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے آخری گفت گو یہ فرمائی کہ حجاز کے یہودیوں اور اہل نجران (نصاریٰ) کو جزیرۂ عرب سے نکال دو، اور جان لو کہ بدترین لوگ وہ ہیں جنہوں نے اپنے انبیا کی قبور کو سجدہ گاہیں بنالیا ہے۔ (۳۰۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی آخری وصیت یہ تھی کہ جزیرۂ عرب میں دو دین نہ رہنے دیے جائیں۔ (صرف دین اسلام ہو)۔ (۳۰۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ پر سیاہ چادر تھی، جب آپ کی بیماری شدید ہوگئی، آپ کبھی یہ چادر چہرہ انور پر ڈال لیتے اور کبھی اسے ہٹا دیتے اور فرماتے: اللہ اس قوم کو نیست و نابود فرمادے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا، اس طرح آپ اپنی امت پر اس عمل کو حرام قرار دے رہے تھے۔ (۳۰۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ پر وصال کا وقت قریب ہوا آپ اپنے چہرۂ انور پر چادر ڈالتے تھے، جب آپ پر گھبراہٹ طاری ہوتی ہم اسے ہٹا دیتے، آپ فرما رہے تھے: اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے جنہوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ یہ فرما کر لوگوں کو ایسا کرنے سے متنبہ فرما رہے تھے۔ (۳۰۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وصال کے وقت رسول اللہ ﷺ کی عمومی وصیت نماز اور غلاموں کے متعلق تھی یہاں تک کہ آپ پر غرغرۂ موت کی کیفیت طاری ہوگئی اور زبان اقدس نے ساتھ دیا۔ (۳۰۵)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا گریہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر موت کی کرب طاری ہوا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے آپ کی تکلیف، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بٹیا! تمہارے

باپ پر جو موت کا کرب طاری ہے، اللہ تعالیٰ قیامت تک اس سے کسی کو معاف فرمانے والا نہیں۔(۳۰۶)

مسواک کرنے کی خواہش

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے گھر میں اور میری باری کے دن رسول اللہ ﷺ کا میرے سینے اور حلق کے درمیان وصال ہوا، (میرا بھائی) عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما تازہ مسواک لے کر گھر میں آیا، آپ نے مسواک کو دیکھا میں سمجھ گئی کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں، میں نے مسواک لے کر اسے چبا کر نرم کیا اور صاف کر کے آپ کو پیش کی، آپ نے عمدگی کے ساتھ مسواک فرمائی کہ میں نے اس سے پہلے کبھی آپ کو اس طرح مسواک کرتے نہیں دیکھا، پھر آپ وہ مسواک اوپر کر کے مجھے دینے لگے تو وہ آپ کے ہاتھ سے گر گئی، پھر آپ ﷺ اللہ عزوجل سے وہ دعا کرنے لگے جو آپ کے مرض کی حالت میں جبریل علیہ السلام آپ کے لئے کرتے تھے، لیکن اس موقع پر انہوں نے یہ دعا نہیں کی تھی، پھر رسول اللہ ﷺ نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا: الرفیق الاعلیٰ، الرفیق الاعلیٰ اور آپ کی روح مبارک پرواز کر گئی، اللہ کی حمد ہے جس نے دنیاوی زندگی کے آخری دن میں میرے اور رسول اللہ ﷺ کے لعاب دہن کو جمع فرمادیا۔(۳۰۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وصال کے دن مسجد سے آکر میری گود میں لیٹ گئے، اسی دوران میرے گھر میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں میں سے ایک شخص (عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ) میرے پاس آیا، اس کے ہاتھ میں سبز مسواک تھی، رسول اللہ ﷺ نے اس کے ہاتھ کو ان نظروں سے دیکھا کہ میں سمجھ گئی آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو یہ مسواک دوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، تو میں نے وہ مسواک لی اسے چبا کر نرم کیا اور آپ کو پیش کی اور آپ نے پہلے سے زیادہ عمدگی سے مسواک فرمائی پھر اسے رکھ دیا، اور میں نے اپنی گود میں رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر کو بوجھل محسوس کیا، میں آپ کے چہرۂ انور کو دیکھنے لگی، آپ کی نگاہ چڑھ چکی تھی اور آپ فرمارہے تھے: بل کہ جنت میں رفیق اعلیٰ سے ملاقات، میں نے کہا: آپ کو اختیار دیا گیا تھا، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا آپ نے اسے اختیار فرمالیا، اور رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوگیا۔(۳۰۸)

ہر نبی کو دنیا اور آخرت میں سے ایک پسند کرنے کا اختیار ملتا ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ تندرستی کی حالت میں فرماتے تھے، ہر نبی

(علیہ السلام) کو روح قبض ہونے کے وقت جنت میں ان کا مقام دکھایا جاتا ہے پھر زندگی عطا کی جاتی ہے، جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے اور آپ کے وصال کا وقت ہوا آپ کا سر مبارک عائشہ رضی اللہ عنہا کی ران پر تھا، آپ پر غشی طاری ہوئی، جب اس میں افاقہ ہوا، آپ کی نگاہ گھر کی چھت کی طرف چڑھ گئی، پھر فرمایا: اے اللہ! رفیق اعلیٰ (ہی مطلوب ہے) میں سمجھ گئی کہ یہ وہی بات ہے جو آپ تن درستی کی حالت میں بیان فرماتے تھے (آپ نے دنیا کے بدلے رفیق اعلیٰ کو پسند فرمالیا ہے)۔(۳۰۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ ہر نبی کو وصال سے پہلے اس بات کا اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ دنیا میں رہنا پسند کرتا ہے یا آخرت کو پسند کرتا ہے، میں نے مرضِ وصال میں رسول اللہ ﷺ کو آخری وقت میں یہ فرماتے سنا:

مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًاO(۳۱۰)

وہ لوگ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا (وہ) انبیاء صدیقین، شہدا اور نیک لوگ ہیں، اور یہ بہت ہی اچھے رفیق ہیں۔

میں سمجھ گئی آپ کو اس وقت (دنیا اور آخرت میں سے) کسی ایک کو پسند کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔(۳۱۱)

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ نزع کے وقت آپ ﷺ کے پاس پیالے میں پانی رکھا ہوا تھا، آپ پیالے میں ہاتھ ڈالتے پھر چہرۂ انور پر پانی ملتے تھے اور دعا فرما رہے تھے: ''اے اللہ! موت کی سکرات میں میری مدد فرما''۔(۳۱۲)

اَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مرض وصال میں تھے، میں نے آپ کے سینہ پر ہاتھ رکھ کر دعا کی ''اے لوگوں کے رب! اس تکلیف کو دور فرما، تو ہی طبیب اور تو ہی شفا بخشنے والا ہے، اور رسول اللہ ﷺ یہ فرما رہے تھے: **الحقنی بالرفیق الاعلیٰ، الحقنی بالرفیق الاعلیٰ** ''مجھے رفیق اعلیٰ سے ملادے، مجھے رفیق اعلیٰ سے ملادے''۔(۳۱۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب گھر کے کسی فرد پر دم کرتے یا کسی مریض کی عیادت فرماتے، اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیر کر ان کلمات سے اللہ کی حفاظت کے خواہاں ہوتے

تھے (اپنی ذات پر اور مریضوں پر ان کلمات سے دَم کرتے تھے) **اذهب الباس رب الناس اشف و انت الشافی لا شفا الا شفاء ك شفاء لا يغادر سقما** ”اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما، شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے، شفا تو تیری ہی شفا ہے، ایسی شفا عطا فرما کہ بیماری نہ رہے“ جب رسول اللہ ﷺ مرض وصال میں تھے، میں آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کے جسم اطہر پر پھیر رہی تھی اور یہ کلمات کہہ رہی تھی کہ آپ نے اپنا ہاتھ مجھ سے چھڑا لیا اور کہنے لگے ”اے اللہ! میری مغفرت فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے“۔ (۳۱۴)

حضرت عائشہ کی گود میں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کا میرے گھر میں اور میری باری کے دن وصال ہوا۔ (۳۱۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا میری باری کے دن میرے سینے اور حلق کے درمیان وصال ہوا، اس میں میں نے کسی (ام المؤمنین) پر کوئی ظلم نہیں کیا تھا، میری نادانی اور نوعمری کہ میری گود میں رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا، میں نے سر مبارک تکیے پر رکھ دیا اور عورتوں کے ساتھ مل کر سینے اور چہرے پر ہاتھ مارنے لگی۔ (۳۱۶)

روح اقدس کی بے مثال خوش بو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وصال کے وقت رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک میرے سینے اور حلق کے درمیان تھا، جب آپ کی روح مبارک نکلی ایسی خوش بو آئی کہ میں نے ایسی پاکیزہ خوش بو کبھی نہیں پائی۔ (۳۱۷)

وصال کے وقت لباس

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آیا آپ نے ہمیں پیوند لگی چادر جسے ملبدہ کہتے ہیں اور گاڑھے کا تہبند جو یمن میں بنائے جاتے ہیں نکال کر دکھایا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ان ہی دو کپڑوں میں وصال فرمایا۔ (۳۱۸)

وصال کے وقت عمر مبارک

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر چالیس سال کی عمر میں قرآن

نازل کیا گیا، مبعوث ہونے کے بعد آپ تیرہ سال مکے میں اور دس سال مدینے میں رہے اور آپ کا وصال تریسٹھ سال کی عمر میں ہوا۔(۳۱۹)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دورانِ خطبہ بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا تریسٹھ سال کی عمر میں وصال ہوا۔(۳۲۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال تریسٹھ برس کی عمر میں ہوا۔(۳۲۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کا وصال پینسٹھ (۶۵) سال کی عمر میں ہوا۔(۳۲۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چالیس سال کی عمر میں مبعوث ہوئے، آپ نے دس سال مکے میں اور دس سال مدینے میں قیام فرمایا اور آپ کا ساٹھ سال کی عمر میں وصال ہوا۔(۳۲۳)

بہ وقتِ وصال حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا گریہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے وصال پر رو کر کہنے لگیں: ابا! اپنے پروردگار کے کتنے قریب ہو گئے، اے ابا! میں جبریل کو آپ کے وصال کی خبر سناتی ہوں، اے ابا! جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ ہو گیا۔(۳۲۴)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اظہارِ غم

رسول اللہ ﷺ کے وصال کے وقت ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ کے قریبی علاقے (سخ) میں تھے (رسول اللہ ﷺ کے وصال کی خبر سن کر) وہ آئے، آپ کے چہرۂ انور سے کپڑا (حبرہ کی چادر کو) ہٹایا، آپ کا چہرہ انور دیکھا، پھر جھکے اور آپ کو بوسہ دیا اور کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ (دنیوی) زندگی میں اور بعد از وصال کس قدر پاکیزہ ہیں۔(۳۲۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کے وصال کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے، اپنا منہ حضور ﷺ کی دونوں آنکھوں کے درمیان رکھ دیا اور اپنے ہاتھ آپ کی کنپٹیوں پر رکھ کر بوسہ دیا اور کہنے لگے: ہائے میرے نبی، ہائے میرے خلیل، ہائے میرے دوست۔(۳۲۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے کہ نبی ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

میرے حجرے میں آئے، آپ ﷺ کا چہرۂ انور حبرہ کی چادر میں ڈھکا ہوا تھا، انہوں نے آپ کے چہرۂ انور سے چادر ہٹائی، جھک کر بوسہ دیا اور رونے لگے، پھر کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اللہ کی قسم! اللہ عزوجل آپ پر کبھی بھی دو موتیں جمع نہیں فرمائے گا، جو موت آپ کے لئے لکھی گئی تھی وہ آپ کو آ چکی۔(۳۲۷)

رسول اللہ ﷺ کے وصال کا دن اور صحابہ کا حزن وملال

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس دن رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ میں تشریف لائے، مدینہ طیبہ کی ہر چیز روشن ہوگئی، اور جس دن رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا مدینہ طیبہ کی ہر چیز پر تاریکی چھا گئی اور ہم نے آپ ﷺ کی تدفین نہیں کی تھی کہ ہم نے اپنے دلوں کی حالت کو بدلا ہوا پایا۔(۳۲۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس دن رسول اللہ ﷺ مدینے میں تشریف لائے میں نے کبھی بھی اس دن سے زیادہ روشن اور حسین ترین دن نہیں دیکھا اور آپ کے وصال کے دن سے زیادہ قبیح اور تاریک دن نہیں دیکھا۔(۳۲۹)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے وصال کے بعد صحابہ بہت مغموم تھے، بعض حضرات وسوسوں میں پڑنے لگے، میری بھی ایسی حالت ہوگئی، اسی دوران میں کسی قلعے کے سایے میں بیٹھا ہوا تھا کہ میرے پاس سے عمر رضی اللہ عنہ گزرے، انہوں نے مجھے سلام کیا، لیکن مجھے عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں سے گزرنے اور سلام کرنے کا پتہ ہی نہ چلا، عمر رضی اللہ عنہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور ان سے کہا: حیرت کی بات ہے میں عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا، انہیں سلام کیا لیکن انہوں نے میرے سلام کا جواب ہی نہیں دیا۔

پھر حضرت عمر اور ابو بکر رضی اللہ عنہما میرے پاس آئے انہوں نے مجھے سلام کیا، اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے بھائی عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے آکر بتایا ہے کہ وہ تمہارے پاس سے گزرے اور انہوں نے تمہیں سلام کیا لیکن آپ نے ان کے سلام کا جواب نہیں دیا، آپ نے ایسا کیوں کیا؟ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے عمر رضی اللہ عنہ کے گزرنے اور سلام کرنے کی خبر ہی نہیں ہوئی، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: عثمان (رضی اللہ عنہ) نے سچ کہا ہے، یہ کسی سوچ میں تھے۔(۳۳۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے وصال پر ام ایمن رضی اللہ عنہا روئیں، ان سے کہا گیا: آپ رو رہی ہیں؟ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: بہ خدا مجھے علم تھا کہ رسول

اللہ ﷺ کا عن قریب وصال ہو جائے گا، میں اس آسمانی وحی پر رو رہی ہوں جس کا (آپ ﷺ کے وصال کی وجہ سے) ہم سے سلسلہ منقطع ہو گیا۔ (۳۳۱)

غسل

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو اس میں ان کا اختلاف ہوا، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہمیں نہیں معلوم کہ (غسل دیتے وقت) رسول اللہ ﷺ کے بھی کپڑے اتاریں جیسے ہم اپنے مردوں کے کپڑے اتار دیتے ہیں، یا آپ کو آپ کے کپڑوں میں غسل دیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب یہ اختلاف پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر اونگھ طاری کردی، یہاں تک کہ ان میں کوئی آدمی ایسا نہ تھا کہ نیند کے (غلبے کے) سبب اس کی ٹھوڑی اس کے سینے پر نہ ہو، پھر گھر کے کونے سے کسی آدمی نے انہیں کہا جسے وہ نہیں جانتے تھے کہ نبی ﷺ کو آپ کے کپڑوں ہی میں غسل دو، تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح غسل دیا کہ آپ کی قمیص آپ کے بدن پر رہی، قمیص کے اوپر سے بیری کے پتوں والا پانی ڈالتے تھے اور قمیص کے اوپر سے آپ کا بدن ملتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اگر مجھے پہلے وہ بات سمجھ آجاتی جو بعد میں آئی تو رسول اللہ ﷺ کو آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن غسل دیتیں۔ (۳۳۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو غسل دینے پر لوگوں کا اتفاق ہو گیا، اس وقت گھر میں صرف آپ ﷺ کے گھر والے تھے، آپ کے چچا عباس بن عبدالمطلب، علی بن ابی طالب، فضل بن عباس، قثم بن عباس، اسامہ بن زید اور آپ کے غلام صالح رضی اللہ عنہم، جب ان حضرات نے رسول اللہ ﷺ کے غسل کا ارادہ کرلیا، دروازے کے پیچھے سے بدری صحابی اوس بن خولی انصاری خزرجی رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو آواز دے کر کہا: اے علی! میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں، رسول اللہ ﷺ (کے غسل کے شرف) میں ہمارا حصہ بھی رکھنا، علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اندر آجاؤ، چناں چہ وہ بھی رسول اللہ ﷺ کے غسل کے موقع پر موجود تھے۔ لیکن انہوں نے غسل میں شرکت نہیں کی۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے سینے کا سہارا دیا، آپ کے جسم اطہر پر قمیص تھی، حضرت عباس، فضل اور قثم رضی اللہ عنہم، علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ کے پہلو بدل رہے تھے اور

اسامہ بن زید اور صالح رضی اللہ عنہما پانی ڈالتے تھے اور علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو غسل دے رہے تھے، رسول اللہ ﷺ سے ایسی کوئی چیز نہ دیکھی گئی جو عموماً میت سے دیکھی جاتی ہے، علی رضی اللہ عنہ یہ کہہ رہے تھے: میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ زندگی میں اور بعد از وصال کتنے پاکیزہ رہے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیا گیا، جب یہ حضرات رسول اللہ ﷺ کے غسل سے فارغ ہو گئے، انہوں نے آپ کے جسم مبارک کو خشک کیا، پھر وہی کیا جو میت کے ساتھ کیا جاتا ہے اور آپ کو تین کپڑوں میں لپیٹ دیا، جن میں دو سفید کپڑے تھے اور ایک حبرہ کی چادر۔(۳۳۳)

تجہیز و تکفین

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی ﷺ کا وصال ہوا تو آپ کو حبرہ کے بنے ہوئے کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا۔(۳۳۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو دھارے دار یمنی چادر (ثوب حبرہ) میں لپیٹا گیا تھا، پھر اسے آپ سے ہٹا دیا گیا، (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے) قاسم نے کہا: اس کپڑے کا کچھ بقایا بعد میں ہمارے پاس موجود رہا۔(۳۳۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا، وہ قمیص جس میں آپ کا وصال ہوا تھا اور نجرانی حُلہ، حلّے میں دو کپڑے ہوتے ہیں۔(۳۳۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو دو سفید اور ایک سرخ چادر میں کفن دیا گیا۔(۳۳۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تین یمنی چادروں میں کفنایا گیا۔(۳۳۸)

رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ

(رسول اللہ ﷺ کے غلام) حضرت ابوعسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ میں موجود تھے، لوگوں نے کہا: ہم آپ پر نماز کیسے پڑھیں؟ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے) کہا: ایک ایک گروہ کی شکل میں اندر جاؤ، چناں چہ لوگ ایک دروازے سے داخل ہو کر آپ پر درود بھیجتے اور پھر دوسرے دروازے سے نکل جاتے تھے۔(۳۳۹)

لحد کی تیاری اور تدفین کی رات

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے بتایا (رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد) آپ ﷺ کے صحابہ کو معلوم نہ تھا کہ قبرِ انور کہاں بنائی جائے؟ تا آں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: ہر نبی (علیہ السلام) کی قبر وہاں بنائی گئی جہاں اس کا وصال ہوا، چناں چہ صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ کا بستر اٹھایا اور آپ کے بستر کے نیچے قبر کھودی۔ (۳۴۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ صحابہ نے جب رسول اللہ ﷺ کی قبر کی کھدائی کا ارادہ کیا تو عباس رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کو بلایا، ان میں سے ایک کو ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو اور دوسرے کو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو بلانے کے لئے بھیجا اور دعا کی: اے اللہ! اپنے رسول (ﷺ) کے لئے جو بہتر ہو اسے پسند فرمالے، حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اہل مکہ کے لئے صندوقی قبر بناتے تھے اور حضرت ابوطلحہ زید بن سہل رضی اللہ عنہ اہل مدینہ کے لئے بغلی قبر (لحد) بناتے تھے، حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نہ ملے اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف جانے والے آدمی کو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مل گئے، وہ انہیں لے آیا اور رسول اللہ ﷺ کے لئے لحد بنائی گئی۔ (۳۴۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں دو حضرات قبریں کھودتے تھے، حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اہل مکہ کے لئے (صندوقی) قبریں کھودتے تھے اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ انصار کے لئے لحد (بغلی قبر) بناتے تھے، جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دونوں کو بلانے کے لئے دو آدمی بھیجے اور اللہ سے دعا کی: اے اللہ! اپنے نبی کے لئے جو بہتر ہو اسے پسند فرمالے، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مل گئے اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نہ ملے، چناں چہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے لئے لحد بنائی۔ (۳۴۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی ﷺ کے لئے لحد (بغلی قبر) بنائی گئی۔ (۳۴۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ہمیں رسول اللہ ﷺ کی تدفین کا علم اس وقت ہوا جب میں نے منگل کی رات کے آخری پہر پھاوڑوں کی آواز سنی۔ (۳۴۴)

وصال کا دن اور تدفین کی رات

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا پیر کے دن وصال ہوا اور آپ کی تدفین منگل کی رات ہوئی۔ (۳۴۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے والد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: بٹیا! رسول اللہ ﷺ کا وصال کس دن میں ہوا، میں نے کہا: پیر کے دن، انہوں نے پوچھا: تم نے رسول اللہ ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا تھا؟ میں نے کہا: ابو! ہم نے آپ کو تین نئے سفید سحولی کپڑوں میں کفنایا تھا، جن میں قمیص تھی نہ عمامہ، انہیں چادروں میں آپ کو لپیٹ دیا گیا تھا۔ (۳۴۶)

قبرانور میں قطیفۂ حمراء

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی قبرانور میں سرخ رنگ کی چادر بچھائی گئی۔ (۳۴۷)

رسول اللہ ﷺ کی تدفین کے بعد خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کا سوال

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی تدفین سے فارغ ہو کر واپس آئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے انس! کیا تمہارے دلوں نے اسے گوارا کرلیا کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کو مٹی میں دفن کر دیا اور واپس آ گئے۔ (۳۴۸)

رسول اللہ ﷺ کے مرض اور وصال کا تذکرہ، حضرت عائشہؓ کی زبانی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے مرض وصال کا آغاز حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ہوا، رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج سے مرض کے ایام میرے گھر میں گزارنے کی اجازت مانگی، انہوں نے آپ کو اجازت دے دی، تو آپ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اور ایک دوسرے آدمی (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے سہارے سے وہاں سے نکلے، آپ کے قدم مبارک زمین پر گھسٹتے ہوئے جارہے تھے، آپ نے اسی مرض میں فرمایا: مجھ پر سات ایسے مشکیزوں کا پانی ڈالو جن کا منہ نہ کھولا گیا ہو، شاید مجھ سکون ملے اور میں لوگوں کو وصیت کروں، چناں چہ ہم آپ کو حفصہ رضی اللہ عنہا کے تانبے کے ٹب میں بٹھا کران مشکیزوں سے پانی ڈالنے لگے، یہاں تک کہ آپ نے ہمیں اشارے سے بس کرنے کا فرمایا، پھر آپ باہر تشریف لے گئے۔

آپ اپنے مرض وصال میں بار بار اپنے رخ انور پر چادر ڈال لیتے، جب گھبراہٹ ہوتی اسے اپنے چہرے سے ہٹا دیتے اور فرماتے: یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو انہوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا، اس ارشاد سے آپ لوگوں کو ایسا عمل کرنے سے متنبہ کر رہے تھے (کہ لوگ رسول اللہ ﷺ

کی قبر انور کو سجدہ گاہ نہ بنائیں)

جب رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تشریف لائے آپ نے فرمایا: ابوبکر کو کہو لوگوں کو نماز پڑھائیں، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ابوبکر رقیق القلب آدمی ہیں، جب قرآن پڑھیں گے اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رکھ سکیں گے، آپ کسی اور کو حکم فرمادیں، میں نے یہ بات صرف اس لئے کہی تھی کہ لوگ یہ بدفالی نہ کرلیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ وہ پہلا شخص ہے جو رسول اللہ ﷺ کے مقام پر کھڑا ہوا، میں نے دو یا تین مرتبہ یہ بات دہرائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر ہی لوگوں کو نماز پڑھائیں تم تو یوسف والیاں ہو۔

میں رسول اللہ ﷺ کی تیمارداری میں مصروف رہی، حالانکہ اس سے پہلے میں نے کسی کی تیمار داری نہیں کی تھی، ایک دن آپ کا سر مبارک میرے کندھے پر تھا کہ آپ کا سر مبارک میرے سر کی جانب جھک گیا، میں سمجھی کہ آپ میرے سر سے کوئی حاجت پوری کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اسی دوران آپ کے منہ سے لعاب کا ایک ٹھنڈا قطرہ نکلا جو میرے سینے پر گرا جس سے میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے، میں سمجھی کہ آپ پر غشی طاری ہوگئی ہے تو میں نے آپ کو کپڑا اوڑھا دیا۔

اسی دوران حضرت عمر اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما آگئے، انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی، میں نے انہیں اجازت دی اور اپنی طرف پردہ کھینچ لیا، عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر کہا: ہائے غشی، رسول اللہ ﷺ پر کتنی سخت غشی طاری ہے، پھر کچھ دیر بعد وہ اٹھ کھڑے ہوئے جب دروازے کے قریب پہنچے تو مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: عمر! رسول اللہ ﷺ فوت ہوگئے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے غلط کیا، بلکہ تم فتنہ پرور آدمی ہو، رسول اللہ ﷺ کا اس وقت تک وصال نہیں ہوسکتا، جب تک اللہ عزوجل منافقوں کو نیست و نابود نہ کردے۔

پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور سے کپڑا ہٹادیا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون، رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوگیا ہے، پھر وہ آپ ﷺ کے سر مبارک کی طرف آئے اور جھک کر آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا: ہائے میرے نبی! پھر اپنا سر اٹھایا اور جھک کر دوبارہ بوسہ دیا اور کہا: ہائے میرے صفی پھر سر اٹھایا اور تیسری بار جھک کر آپ ﷺ کو بوسہ دیا اور پکارے: ہائے میرے خلیل (دوست)۔

پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف گئے، عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے سامنے تقریر میں کہہ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ کا اس وقت تک وصال نہیں ہوگا جب اللہ عزوجل منافقوں کو نیست و نابود نہیں کردے گا۔

بعد میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گفت گو شروع کی اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَ اِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ O (۳۴۹)

اور یہ آیت تلاوت کی:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ج قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْقُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ ط وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ط وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ O (۳۵۰)

اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو ایک رسول ہیں، ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں، پھر اگر ان کو موت آجائے یا وہ شہید کر دیئے جائیں تو کیا تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے، اور جو کوئی الٹے پاؤں پھرے گا تو وہ اللہ کا ہرگز کچھ نہ بگاڑ سکے گا، اور عن قریب اللہ شکر گزاروں کو جزا دے گا۔

جو شخص اللہ عزوجل کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے اللہ زندہ ہے اور جو محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو محمد ﷺ کا وصال ہو چکا، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ آیات کتاب اللہ میں ہیں؟ میرا خیال اس طرف نہیں گیا کہ یہ آیات بھی اللہ کی کتاب میں ہیں۔

پھر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، مسلمانوں کے بزرگ فرد ہیں، ان کی بیعت کرلو اور لوگوں نے ان کی بیعت کر لی۔ (۳۵۱)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

حوالہ جات

۱۔ رقم الحدیث: ۱۲۵۲۳، ۱۳۰۷۶۔ مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۲۔ رقم الحدیث: ۱۴۶۲۲۔ مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۔ رقم الحدیث: ۲۶۵۴۴۔ حدیث اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا

۴۔ رقم الحدیث: ۲۴۱۵۱، ۲۴۷۵۹، ۲۴۹۹۶، ۲۴۹۹۹ تا ۲۵۰۷۴، ۲۵۱۹۷۔ حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۔ رقم الحدیث: ۲۴۹۹۵، ۲۵۰۰۰، ۲۵۰۰۱، ۲۵۱۹۵، ۲۵۵۴۹، ۲۵۵۵۰۔ حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۔رقم الحدیث:۲۴۲۲۴، ۲۵۲۴۷، ۲۵۵۴۸، ۲۵۶۳۰، ۲۵۶۳۱۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۷۔رقم الحدیث:۲۴۲۲۹، ۲۴۲۴۰، ۲۵۲۶۱۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۸۔رقم الحدیث:۲۵۱۱۳، ۲۵۱۹۶۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۹۔رقم الحدیث:۲۵۵۴۷۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۰۔رقم الحدیث:۲۲۹۶، ۲۵۲۴، ۳۱۳۹، ۳۲۳۴، ۳۵۱۵۔مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۱۔رقم الحدیث:۳۱۹۶۔مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۲۔رقم الحدیث:۱۲۷۴۱۔مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۳۔رقم الحدیث:۴۵۵۶، ۴۸۰۵، ۴۸۲۷، ۵۸۷۲، ۶۳۹۲۔مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۴۔رقم الحدیث:۲۳۵۴۔مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۔رقم الحدیث:۲۴۰۰، ۲۷۴۹۔مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۔رقم الحدیث:۴۴۴۳، ۴۸۰۶، ۴۸۷۷، ۴۹۷۷، ۵۰۰۴، ۵۴۸۴، ۵۹۸۵، ۶۱۱۱۔مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۔رقم الحدیث:۲۳۵۲۰، ۲۴۹۵۲۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۔رقم الحدیث:۱۶۱۳۱، ۱۶۱۳۲۔حدیث السائب بن خلاد رضی اللہ عنہ۔۲۱۱۷۰ حدیث زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ

۱۹۔رقم الحدیث:۸۱۱۵۔مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۔رقم الحدیث:۳۰۴۵۔مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۲۱۔رقم الحدیث:۳۱۰۷، ۳۳۹۲۔مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۲۲۔رقم الحدیث:۲۶۴۹۰۔حدیث ضباعۃ بنت الزبیر رضی اللہ عنہا

۲۳۔رقم الحدیث:۲۶۰۵۰۔حدیث ام سلمۃ زوج النبی ﷺ

۲۴۔رقم الحدیث:۲۴۶۱۳۔حدیث اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما

۲۵۔رقم الحدیث:۲۶۸۱۲، ۲۶۸۱۳۔حدیث ضباعۃ بنت الزبیر رضی اللہ عنہا

۲۶۔رقم الحدیث:۲۳۵۵۶، ۲۳۵۵۷، ۲۳۵۷۳۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۷۔رقم الحدیث:۴۴۶۸، ۴۵۲۴، ۴۸۲۰، ۴۹۸۳، ۵۱۷۱، ۵۴۴۹۔مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۲۸۔رقم الحدیث:۴۴۴۰، ۴۴۴۲، ۵۸۷۱۔مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۲۹۔رقم الحدیث:۱۸۵۱، ۲۵۲۲، ۲۵۷۸، ۳۱۰۵۔مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۳۰۔رقم الحدیث:۴۸۵۳، ۵۹۶۷۔مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۳۱۔رقم الحدیث:۴۸۸۱، ۵۶۶۷۔مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۳۲۔رقم الحدیث:۱۷۴۷۹، ۱۷۴۸۰۔حدیث لابی لاس الخزاعی رضی اللہ عنہ

۳۳۔رقم الحدیث:۲۱۳۵، ۲۱۴۰، ۲۴۷۸، ۲۸۲۴، ۲۸۳۰۔مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۳۴۔رقم الحدیث:۱۶۸۴۰۔حدیث عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ

۳۵۔رقم الحدیث:۸۶۱۲، ۱۱۶۲۷، ۱۱۶۲۸، ۱۱۷۱۷، ۱۲۴۷۸، ۱۳۰۵۶، ۱۳۴۵۴۔مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۶۔رقم الحدیث:۶۶۷۵، مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، رقم الحدیث:۲۰۰۶۶۔حدیث رجل من اہل البادیہ رضی اللہ عنہ

۳۷۔رقم الحدیث: ۷۳۰۳، ۷۴۰۴، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، و رقم الحدیث: ۱۲۳۰۰، ۱۲۳۶۳، ۱۲۴۸۱، ۱۲۶۷۷، ۱۳۰۰۲، ۱۳۲۲۰، ۱۳۴۳۹، ۱۳۴۹۷، ۱۳۶۸۴۔مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۸۔رقم الحدیث:۷۶۷۹۔مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۹۔رقم الحدیث:۱۴۰۶۴۔مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۴۰۔رقم الحدیث:۱۹۰۱، ۲۱۸۸، ۲۶۰۵، ۳۱۸۵، ۳۱۹۲۔مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۴۱۔رقم الحدیث:۱۵۲۹۱۔حدیث السائب بن یزید رضی اللہ عنہ

۴۲۔رقم الحدیث:۲۰۶۸۔مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۴۳۔رقم الحدیث:۲۶۳۷۶۔مسند اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما

۴۴۔رقم الحدیث:۳۴۹۹۔مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۴۵۔رقم الحدیث:۲۵۹۴۶، ۲۶۱۷۴۔حدیث ام سلمۃ زوج النبی ﷺ

۴۶۔رقم الحدیث:۱۴۴۸۴۔مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۴۷۔رقم الحدیث:۲۲۲۱۔مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۴۸۔رقم الحدیث:۵۲۱۶، ۵۳۷۸، ۵۹۰۷، ۶۰۱۱، ۶۳۹۷، ۶۴۲۷۔مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۴۹۔رقم الحدیث:۶۰۴۵۔مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۵۰۔رقم الحدیث:۱۴۵۸۹۔مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۵۱۔رقم الحدیث:۱۴۷۴۹۔مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، ورقم الحدیث:۲۳۲۹۰، ۲۳۲۹۴۔حدیث ابی الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ

۵۲۔رقم الحدیث:۱۴۸۲۱۔مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۵۳۔رقم الحدیث:۲۱۵۳، ۳۱۱۸۔مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۵۴۔رقم الحدیث:۲۱۱۶، ۳۱۶۲۔مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۵۵۔رقم الحدیث:۲۲۸۷، ۲۳۴۴، ۲۵۱۶۔مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۵۶۔رقم الحدیث:۲۶۳۶۔مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۵۷۔رقم الحدیث:۴۹۷۶، ۵۴۸۵۔مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۵۸۔رقم الحدیث:۱۰۶۳۱، ۱۱۲۸۰، ۱۱۳۱۲۔مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

۵۹۔رقم الحدیث:۱۳۴۰۱۔مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۶۰۔ رقم الحدیث: ۱۴۴۱۹۔ مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما
۶۱۔ رقم الحدیث: ۱۲۰۳۹۔ مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ
۶۲ قم الحدیث: ۱۳۷۰۲، ۱۴۷۴۳، ۱۴۸۲۲۔ مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما
۶۳۔ رقم الحدیث: ۱۳۸۲۶؛ ۱۳۸۲۷، ۱۴۴۸۴۔ مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما
۶۴۔ رقم الحدیث: ۲۴۸۹۷، ۲۵۵۶۳۔ حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا
۶۵۔ رقم الحدیث: ۲۵۸۸۵، ۲۵۸۹۳، ۲۵۸۹۷، ۲۵۸۹۸۔ حدیث حفصہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا
۶۶۔ رقم الحدیث: ۲۶۴۲۱۔ حدیث اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما
۶۷۔ رقم الحدیث: ۲۷۵۔ مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
۶۸۔ رقم الحدیث: ۱۹۰۱۱، ۱۹۰۴۰، ۱۹۰۵۴، ۱۹۱۷۲۔ حدیث ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ
۶۹۔ رقم الحدیث: ۲۱۸۰۲۔ مسند ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ عنہ
۷۰۔ رقم الحدیث: ۲۳۰۶، ۲۶۹۶۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
۷۱۔ رقم الحدیث: ۲۶۹۵، ۲۷۶۱۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
۷۲۔ رقم الحدیث: ۶۰۹۶۔ مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
۷۳۔ رقم الحدیث: ۶۴۷۴۔ مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
۷۴۔ رقم الحدیث: ۱۱۵۶۴۔ مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ
۷۵۔ رقم الحدیث: ۳۴۳۲۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
۷۶۔ رقم الحدیث: ۳۴۳۳۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
۷۷۔ رقم الحدیث: ۶۰۹۵۔ مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
۷۸۔ رقم الحدیث: ۱۲۰۸۴۔ مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ
۷۹۔ رقم الحدیث: ۱۱۶۵۹۔ مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ
۸۰۔ آل عمران: ۱۸
۸۱۔ رقم الحدیث: ۱۴۲۴۔ مسند الزبیر بن العوام رضی اللہ عنہ
۸۲۔ رقم الحدیث: ۲۱۷۶۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
۸۳۔ رقم الحدیث: ۱۸۹۴۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
۸۴۔ رقم الحدیث: ۱۸۷۳، ۲۵۱۲، ۲۵۱۳، ۳۳۶۶، ۳۳۸۸۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
۸۵۔ رقم الحدیث: ۳۲۰۰۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، و رقم الحدیث: ۲۶۳۲۱، ۲۶۳۲۸، ۲۶۳۴۳، ۲۶۳۴۵۔ حدیث ام الفضل رضی اللہ عنہا
۸۶۔ رقم الحدیث: ۲۶۳۴۱، ۲۶۳۴۳۔ حدیث ام الفضل رضی اللہ عنہا

۸۷۔ رقم الحدیث: ۷۹۶۱، ۹۴۶۸۔ مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۸۔ رقم الحدیث: ۵۰۶۰، ۵۰۹۶۔ مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۸۹۔ رقم الحدیث: ۱۸۶۸۶، ۱۸۷۳۲، ۱۸۷۷۴۔ حدیث جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۹۰۔ رقم الحدیث: ۱۶۲۷۴، ۱۷۱۴۹۔ حدیث قیس بن عائذ رضی اللہ عنہ

۹۱۔ رقم الحدیث: ۱۸۲۴۶، ۱۸۲۴۸۔ حدیث نبیط بن شریط رضی اللہ عنہ

۹۲۔ رقم الحدیث: ۱۸۲۴۹۔ حدیث نبیط بن شریط رضی اللہ عنہ

۹۳۔ رقم الحدیث: ۱۸۲۴۷۔ حدیث نبیط بن شریط رضی اللہ عنہ

۹۴۔ رقم الحدیث: ۱۸۴۸۷۔ حدیث خریم بن عمرو السعدی رضی اللہ عنہ

۹۵۔ رقم الحدیث: ۱۸۵۱۰، ۱۸۵۱۱۔ حدیث سلمہ بن قیس الاشجعی رضی اللہ عنہ

۹۶۔ رقم الحدیث: ۱۹۸۲۳، ۱۹۸۲۴۔ حدیث العداء بن خالد بن ھوذہ رضی اللہ عنہ

۹۷۔ رقم الحدیث: ۲۰۳۰۷، ۲۰۳۳۰، ۲۰۳۹۹، ۲۰۴۰۰، ۲۰۴۱۶، ۲۰۴۲۰ تا ۲۰۴۲۰۔ حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

۹۸۔ رقم الحدیث: ۱۷۰۸۱۔ حدیث سفیان بن وھب الخولانی عن النبی ﷺ

۹۹۔ رقم الحدیث: ۲۱۶۵۷، ۲۱۷۵۵۔ حدیث ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ

۱۰۰۔ رقم الحدیث: ۱۳۹۵۶، ۱۴۵۷۲۔ مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۰۱۔ رقم الحدیث: ۲۱۷۵۷۔ حدیث ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ عنہ

۱۰۲۔ رقم الحدیث: ۲۱۷۹۱۔ حدیث ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ عنہ

۱۰۳۔ رقم الحدیث: ۲۲۷۲۳، ۲۶۷۱۸، ۲۶۷۱۹، ۲۶۷۲۲، ۲۶۷۲۶ تا ۲۶۷۲۶۔ حدیث یحیٰی بن حصین عن امہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۱۰۴۔ رقم الحدیث: ۲۳۴۳۸، ۲۳۴۴۸۔ مسند فضالۃ بن عبید الانصاری رضی اللہ عنہ

۱۰۵۔ رقم الحدیث: ۱۰۷۰۹، ۱۰۷۱۹، ۱۱۳۹۴، ۱۱۳۹۷، ۱۱۵۰۴۔ مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

۱۰۶۔ رقم الحدیث: ۶۹۲۲۔ مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

۱۰۷۔ رقم الحدیث: ۲۱۳۱۴۔ حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما

۱۰۸۔ رقم الحدیث: ۱۵۷۷۴۔ حدیث عباس بن مرداس السلمی رضی اللہ عنہ

۱۰۹۔ المائدہ: ۳

۱۱۰۔ رقم الحدیث: ۱۸۹، ۲۷۴۔ مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

۱۱۱۔ رقم الحدیث: ۷۰۴۹۔ مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، و ۷۹۸۶۔ مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۔ رقم الحدیث: ۵۲۶، ۵۶۳، ۵۶۵، ۶۱۴۔ مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۱۱۳۔ رقم الحدیث: ۱۴۰۸۹۔ مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۱۴۔ رقم الحدیث: ۱۸۵۳، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۲۳۹۰، ۲۳۹۱، ۲۵۸۶، ۲۵۹۵، ۳۰۲۲، ۳۰۶۶، ۳۰۶۷، ۳۲۲۰۔ مسند

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۱۵۔ رقم الحدیث: ۱۶۲۶۴۔ حدیث ضرار بن الازور رضی اللہ عنہ

۱۱۶۔ رقم الحدیث: ۱۸۲۹۶، ۱۸۲۹۸۔ حدیث عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ

۱۱۷۔ رقم الحدیث: ۱۸۲۹۷، ۱۸۴۷۵۔ حدیث عبدالرحمٰن بن یعمر الدیلی رضی اللہ عنہ

۱۱۸۔ رقم الحدیث: ۲۱۲۸۶۔ حدیث اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہما

۱۱۹۔ رقم الحدیث: ۵۶۳، ۵۶۵، ۶۱۴، ۱۳۵۱۔ مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۱۲۰۔ رقم الحدیث: ۲۱۰۰، ۲۲۶۴، ۲۴۲۳، ۳۲۹۹۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۲۱۔ رقم الحدیث: ۱۴۴۱۲، ۱۴۷۸۵۔ مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۲۲۔ رقم الحدیث: ۲۱۹۴۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، ورقم الحدیث: ۲۱۳۰۵۔ حدیث اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہما

۱۲۳۔ رقم الحدیث: ۲۱۲۴۹، ۲۱۲۹۶۔ حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما

۱۲۴۔ رقم الحدیث: ۱۹۸۷۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۲۵۔ رقم الحدیث: ۲۱۲۵۳، ۲۱۲۵۴، ۲۱۳۰۷۔ حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما

۱۲۶۔ رقم الحدیث: ۲۱۲۴۲، ۲۱۲۸۳۔ حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما

۱۲۷۔ رقم الحدیث: ۳۶۳۰، ۴۰۳۶، ۴۱۲۶، ۴۱۲۷۔ مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۲۸۔ رقم الحدیث: ۴۴۳۸، ۴۴۴۶۔ مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۲۹۔ رقم الحدیث: ۴۸۷۶، ۵۱۶۴، ۵۲۶۵۔ مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۰۔ رقم الحدیث: ۲۱۲۵۸۔ حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما

۱۳۱۔ رقم الحدیث: ۲۳۰۳۷، ۲۳۰۴، ۲۳۰۵، ۲۳۰۵۴، ۲۳۰۶۰۔ حدیث ابی ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ

۱۳۲۔ رقم الحدیث: ۲۲۶۵، ۲۴۶۰، ۲۵۵۹۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۳۔ رقم الحدیث: ۲۱۲۳۵۔ حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما

۱۳۴۔ رقم الحدیث: ۱۵۷۷۵، ۱۵۷۷۶، ۱۷۸۳۶ تا ۱۷۸۴۰۔ حدیث عروہ بن مضرس الطائی رضی اللہ عنہ

۱۳۵۔ رقم الحدیث: ۳۱۴۹۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۶۔ رقم الحدیث: ۱۹۲۳، ۱۹۴۰، ۲۲۰۵، ۲۳۱۹۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۷۔ رقم الحدیث: ۲۴۵۵، ۲۴۵۶، ۲۹۲۹، ۲۹۳۰، ۳۲۹۴۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۸۔ رقم الحدیث: ۳۵۰۲۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۹۔ رقم الحدیث: ۴۸۷۴۔ مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۴۰۔ رقم الحدیث: ۲۳۴۹۵۔ حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۴۱۔ رقم الحدیث: ۲۴۱۱۴، ۲۴۱۵۳، ۲۴۴۹۶، ۲۴۷۸۶، ۲۵۲۶۰۔ حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۴۲۔ رقم الحدیث: ۲۶۲۳۶، ۲۶۸۵۹۔ من حدیث ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

۱۴۳۔ رقم الحدیث: ۸۵، ۲۰۰، ۲۷۷، ۳۸۷۔ مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

۱۴۴۔ رقم الحدیث: ۲۰۵۲، ۳۰۱۲۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۴۵۔ رقم الحدیث: ۵۶۳، ۵۶۵، ۶۱۴، ۱۳۵۱۔ مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۱۴۶۔ رقم الحدیث: ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۸۰۱، ۱۸۰۵، ۱۸۰۹تا۱۸۱۳، ۱۸۱۷، ۱۸۱۹، ۱۸۲۳، ۱۸۲۸، ۱۸۳۰، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵۔ حدیث الفضل بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۴۷۔ رقم الحدیث: ۱۸۶۳، ۱۹۸۷، ۲۵۶۰، ۳۱۸۹۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۴۸۔ رقم الحدیث: ۳۷۳۱، ۳۹۵۱۔ مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۴۹۔ رقم الحدیث: ۱۳۸۰۶، ۱۴۷۸۵۔ مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۵۰۔ رقم الحدیث: ۱۸۱۵، ۱۸۱۶۔ حدیث الفضل بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۱۔ رقم الحدیث: ۱۸۲۱، ۱۸۲۵۔ حدیث الفضل بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۲۔ رقم الحدیث: ۱۸۹۳، ۲۲۶۶، ۳۰۴۱، ۳۳۶۵۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۳۔ رقم الحدیث: ۲۱۴۱، ۳۲۱۴۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۴۔ رقم الحدیث: ۱۵۶۷۰، ۱۵۶۹۳۔ حدیث عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما

۱۵۵۔ رقم الحدیث: ۱۸۵۴، ۱۸۹۹، ۳۲۳۸۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۶۔ رقم الحدیث: ۱۳۸۰۷، ۱۳۹۵۱۔ مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۵۷۔ رقم الحدیث: ۱۴۱۴۳، ۱۴۷۸۵۔ مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۵۸۔ رقم الحدیث: ۲۰۵۷۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۹۔ رقم الحدیث: ۲۶۷۱۵۔ حدیث ام الحصین الاحمسیہ رضی اللہ عنہا

۱۶۰۔ رقم الحدیث: ۱۴۹۸۴تا۱۴۹۸۹۔ حدیث قدامہ بن عبداللہ بن عمار رضی اللہ عنہ

۱۶۱۔ رقم الحدیث: ۲۲۳۲، ۲۶۳۰، ۳۰۳۰۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۲۔ رقم الحدیث: ۳۹۳۱، ۳۹۳۲۔ مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۶۳۔ رقم الحدیث: ۴۰۵۱۔ مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۶۴۔ رقم الحدیث: ۱۵۶۵۷تا۱۵۶۵۹، ۲۶۵۹۱۔ حدیث ام سلیمان بن عمرو الاحوص رضی اللہ عنہما

۱۶۵۔ رقم الحدیث: ۲۶۵۹۰۔ حدیث ام سلیمان بن عمرو الاحوص رضی اللہ عنہا

۱۶۶۔ رقم الحدیث: ۴۰۷۸، ۴۱۰۶۔ مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۶۷۔ رقم الحدیث: ۵۹۰۸، ۶۱۸۷، ۶۴۲۱۔ مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۶۸۔ رقم الحدیث: ۶۳۶۸، ۶۶۳۱، ۶۷۴۳۔ مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۹۔رقم الحدیث: ۱۳۹۴۴،۱۴۰۲۶،۱۴۲۲۱،۱۴۸۶۷۔مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۷۰۔رقم الحدیث: ۱۳۹۶۱۔مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۷۱۔رقم الحدیث: ۲۳۲۶۲ تا ۲۳۲۶۵۔حدیث عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ

۱۷۲۔رقم الحدیث: ۵۶۸،۸۲۳،۸۲۶،۹۹۵۔مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۱۷۳۔رقم الحدیث: ۱۰۷۔مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۱۷۴۔رقم الحدیث: ۱۴۵۹،۱۵۰۳۔مسند سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۱۷۵۔رقم الحدیث: ۱۰۲۸۶،۱۰۵۳۴۔مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، و ۱۵۳۰۸،۲۱۴۴۳۔حدیث عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۔رقم الحدیث: ۱۵۳۶۶۔حدیث کعب بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ

۱۷۷۔رقم الحدیث: ۱۵۶۰۸۔حدیث حمزہ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ عنہ

۱۷۸۔رقم الحدیث: ۱۶۹۲۸۔حدیث عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ

۱۷۹۔رقم الحدیث: ۱۸۴۷۶،۱۸۴۷۷،۱۵۰۰۳۔حدیث بشر بن سحیم رضی اللہ عنہ

۱۸۰۔رقم الحدیث: ۲۰۱۹۸۔حدیث نبیشۃ الھذلی رضی اللہ عنہ

۱۸۱۔رقم الحدیث: ۵۶۳،۵۶۴،۶۱۴،۷۷۰،۱۳۵۱۔مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۱۸۲۔رقم الحدیث: ۱۳۷۸۔مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۱۸۳۔رقم الحدیث: ۲۳۵۵۔مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۸۴۔رقم الحدیث: ۲۸۷۵،۲۸۷۶۔مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۸۵۔رقم الحدیث: ۱۴۱۳۹۔مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۸۶۔رقم الحدیث: ۲۳۵۸۹،۲۵۸۱۲،۲۵۸۱۳۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۷۔رقم الحدیث: ۵۹۴،۸۹۹،۱۰۰۵،۱۰۰۶،۱۱۰۳،۱۱۰۴،۱۲۱۳،۱۳۲۷،۱۳۷۸۔مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۱۸۸۔رقم الحدیث: ۴۸۷۲،۵۵۸۲،۵۵۹۱،۶۰۸۰۔مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۸۹۔رقم الحدیث: ۱۱۶۸۲۔مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۹۰۔رقم الحدیث: ۱۱۹۵۵،۱۱۹۹۲۔مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۹۱۔رقم الحدیث: ۱۲۷۵۲،۱۲۸۳۰،۱۳۰۹۶۔مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۹۲۔رقم الحدیث: ۱۳۲۷۳۔مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۹۳۔رقم الحدیث: ۲۶۷۰۵۔حدیث معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۔رقم الحدیث: ۱۱۸۷۔مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، ورقم الحدیث: ۲۶۶۶۱۔حدیث قارب رضی اللہ عنہ

۱۹۵۔رقم الحدیث: ۲۶۷۱۷،۲۶۷۲۰،۲۶۷۲۳،۲۶۷۲۔حدیث ام الحصین الاحمسیۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۶۔ رقم الحدیث: ۱۶۱۵۲، ۱۶۱۵۳، ۲۲۶۶۶، ۲۲۶۶۷۔ احادیث رجال من اصحاب النبی ﷺ

۱۹۷۔ رقم الحدیث: ۱۶۲۵۸، ۱۶۲۵۹، ۲۰۱۴۳۔ حدیث ابی غادیہ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ

۱۹۸۔ رقم الحدیث: ۱۱۳۵۳، ۱۱۳۵۴۔ مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

۱۹۹۔ رقم الحدیث: ۱۴۵۷۲، ۱۴۵۷۳۔ مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۲۰۰۔ رقم الحدیث: ۱۵۰۰۲، ۱۵۰۰۴۔ حدیث بشر بن سحیم رضی اللہ عنہ

۲۰۱۔ رقم الحدیث: ۱۵۰۶۲، ۲۰۵۷۷، ۲۰۵۷۸۔ حدیث عمرو بن یثربی رضی اللہ عنہ

۲۰۲۔ رقم الحدیث: ۱۵۴۵۶۔ حدیث رجل من اصحاب النبی ﷺ

۲۰۳۔ رقم الحدیث: ۱۵۴۹۰، ۱۵۴۹۱۔ حدیث عامر المزنی عن النبی ﷺ

۲۰۴۔ رقم الحدیث: ۱۵۵۳۸، ۱۵۵۳۹، ۱۹۵۷۰، ۱۹۵۷۱۔ حدیث الهرماس بن زیاد رضی اللہ عنہ

۲۰۵۔ رقم الحدیث: ۱۷۲۱۱، ۱۷۲۱۲، ۱۷۲۱۳، ۱۷۲۱۵، ۱۷۲۱۶، ۱۷۲۱۷، ۱۷۶۱۵ تا ۱۷۶۲۰، ۱۷۶۲۱۔ حدیث عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ

۲۰۶۔ رقم الحدیث: ۱۶۲۹۶، ۱۶۳۱۲۔ حدیث جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ

۲۰۷۔ رقم الحدیث: ۱۹۸۹۴، ۱۹۹۰۵، ۱۹۹۰۶، ۱۹۹۸۵۔ حدیث ابی بکرۃ نفیع بن الحارث رضی اللہ عنہ

۲۰۸۔ رقم الحدیث: ۲۲۹۷۸۔ حدیث رجل میں اصحاب النبی ﷺ

۲۰۹۔ رقم الحدیث: ۲۲۹۸۶۔ حدیث رجل رضی اللہ عنہ

۲۱۰۔ رقم الحدیث: ۱۸۶۰، ۱۸۶۱۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۲۱۱۔ رقم الحدیث: ۲۳۳۴، ۲۴۱۷، ۲۷۲۶۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۲۱۲۔ رقم الحدیث: ۲۶۴۳، ۲۸۲۸، ۳۰۲۸۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۲۱۳۔ رقم الحدیث: ۶۴۴۸، ۶۴۵۳، ۶۷۶۱، ۶۸۴۸، ۶۹۱۸، ۶۹۹۳۔ مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

۲۱۴۔ رقم الحدیث: ۱۴۰۸۹، ۱۴۷۱۳۔ مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۲۱۵۔ رقم الحدیث: ۱۶۰۶۔ مسند سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۲۱۶۔ رقم الحدیث: ۱۴۲۰۸، ۱۴۶۲۳۔ مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۲۱۷۔ رقم الحدیث: ۲۰۹۱، ۳۱۹۴، ۳۴۸۱۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۲۱۸۔ رقم الحدیث: ۴۶۷۷، ۴۷۱۷، ۴۸۱۲، ۵۵۸۱۔ مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۲۱۹۔ رقم الحدیث: ۲۶۰۶، ۲۶۰۷، ۲۵۱۹۱، ۲۵۲۷۱۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما۔ حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۲۰۔ رقم الحدیث: ۱۴۰۰۶، ۱۴۱۶۹۔ مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۲۲۱۔ رقم الحدیث: ۱۸۴۴، ۲۱۱۹، ۲۲۲۸۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۲۲۲۔ رقم الحدیث: ۱۹۱۔ مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

۲۲۳۔ رقم الحدیث: ۲۷۹۲، ۳۰۳۸، ۳۵۲۷۔ مسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، و رقم الحدیث: ۱۳۵۳۲۔ مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۲۲۴۔ رقم الحدیث: ۶۹۶۱، ۶۹۶۹۔ مسند عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

۲۲۵۔ رقم الحدیث: ۲۲۱۶، ۲۳۹۴، ۲۶۳۸، ۲۷۹۳، ۲۷۹۴، ۳۵۰۱۔ مسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۲۲۶۔ رقم الحدیث: ۲۱۸۴، ۲۲۴۴، ۲۵۱۹، ۲۶۰۳، ۳۱۷۶، ۳۴۸۷۔ مسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۲۲۷۔ رقم الحدیث: ۳۵۱۷۔ مسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۲۲۸۔ رقم الحدیث: ۲۴۰۲۰۔ حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۲۹۔ رقم الحدیث: ۲۴۳۰۴۔ حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۳۰۔ رقم الحدیث: ۱۷۰۷، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲۔ حدیث عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما

۲۳۱۔ رقم الحدیث: ۲۳۵۷۔ مسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۲۳۲۔ رقم الحدیث: ۱۳۸۶۷، ۱۳۹۱۱، ۱۴۸۲۲۔ مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما

۲۳۳۔ رقم الحدیث: ۲۳۵۸۹، ۲۴۰۴۴۔ حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۳۴۔ رقم الحدیث: ۲۳۶۳۹۔ حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۳۵۔ رقم الحدیث: ۲۳۹۶۹، ۲۴۷۸۸۔ حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۳۶۔ رقم الحدیث: ۲۴۷۷۹، ۲۴۹۱۳، ۲۵۰۵۹۔ حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۳۷۔ رقم الحدیث: ۲۴۰۰۴، ۲۴۱۵۳، ۲۱۴۷۸۱، ۲۴۷۸۵، ۲۴۹۰۰۔ حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۳۸۔ رقم الحدیث: ۲۴۹۹۱، ۲۵۰۷۵، ۲۵۱۲۴، ۲۵۱۹۳، ۲۵۲۴۹، ۲۵۳۴۷، ۲۵۴۱۳۔ حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۳۹۔ رقم الحدیث: ۶۰۹۷۔ مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۲۴۰۔ رقم الحدیث: ۱۴۰۳۱۔ مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما

۲۴۱۔ رقم الحدیث: ۱۸۸۱۱۔ حدیث زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

۲۴۲۔ رقم الحدیث: ۷۰۹۶، ۹۰۵۸، ۹۹۰۴، ۱۰۰۳۷۔ مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۴۳۔ رقم الحدیث: ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۲۹۶۶، ۳۳۳۰۔ مسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۲۴۴۔ رقم الحدیث: ۲۴۰۹۵۔ حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۴۵۔ رقم الحدیث: ۵۰۴۹، ۶۴۳۹۔ مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۲۴۶۔ رقم الحدیث: ۵۳۴۸، ۶۰۷۷۔ مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۲۴۷۔ رقم الحدیث: ۴۴۴۷، ۴۸۳۶، ۴۹۱۸، ۵۰۷۲، ۵۱۳۸، ۵۳۰۲، ۵۴۵۲، ۶۱۹۳۔ مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۲۴۸۔ رقم الحدیث: ۵۲۲۰، ۵۳۸۶، ۶۰۵۳، ۶۲۸۶۔ مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۲۴۹۔ رقم الحدیث: ۱۶۸۔ مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

۲۵۰۔ رقم الحدیث: ۳۶۶۰۔ مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
۲۵۱۔ رقم الحدیث: ۱۵۲۶۷، ۱۵۲۷۰۔ حدیث عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ
۲۵۲۔ رقم الحدیث: ۱۵۲۷۴۔ حدیث عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ
۲۵۳۔ رقم الحدیث: ۲۶۵۶۶۔ حدیث ام معقل الاسدیہ رضی اللہ عنہا
۲۵۴۔ رقم الحدیث: ۱۴۳۸۱، ۱۴۴۶۸، ۱۴۸۴۷۔ مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما
۲۵۵۔ رقم الحدیث: ۱۷۱۴۶ تا ۱۷۱۴۸، ۱۷۲۰۸۔ حدیث وھب بن خنبش الطائی رضی اللہ عنہ
۲۵۶۔ رقم الحدیث: ۱۵۴۹۲، ۱۷۳۹۶۔ حدیث ابی المعلیٰ رضی اللہ عنہ
۲۵۷۔ رقم الحدیث: ۱۰۷۵۰ تا ۱۰۷۵۲۔ مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ
۲۵۸۔ رقم الحدیث: ۱۸۷۶۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
۲۵۹۔ رقم الحدیث: ۲۰۵۰، ۳۰۰۳، ۳۴۱۲۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
۲۶۰۔ رقم الحدیث: ۸۹۳۷۔ مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
۲۶۱۔ النصر: ۱۔۳
۲۶۲۔ رقم الحدیث: ۲۳۵۴۵، ۲۴۹۸۰۔ حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا
۲۶۳۔ رقم الحدیث: ۸۴۴۸، ۸۹۵۹۔ مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
۲۶۴۔ رقم الحدیث: ۱۴۰۴۲، ۱۴۳۰۷، ۱۴۷۰۸۔ مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما
۲۶۵۔ رقم الحدیث: ۱۸۳۰۳، ۱۸۳۰۵ تا ۱۸۳۰۸۔ حدیث عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ
۲۶۶۔ رقم الحدیث: ۱۵۵۶۶، ۱۵۵۶۷۔ حدیث ابی مویھبۃ مولیٰ رسول اللہ ﷺ
۲۶۷۔ رقم الحدیث: ۲۴۵۸۹، ۲۵۳۸۰۔ حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا
۲۶۸۔ رقم الحدیث: ۲۴۳۳۷، ۲۵۳۸۶۔ حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا
۲۶۹۔ رقم الحدیث: ۲۳۵۸۳۔ حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا
۲۷۰۔ رقم الحدیث: ۱۵۶۴۵، ۲۱۴۴۴۔ حدیث رجل من اصحاب النبی ﷺ
۲۷۱۔ رقم الحدیث: ۲۶۲۴۔ مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
۲۷۲۔ رقم الحدیث: ۲۳۷۲۹، ۲۳۷۸۲، ۲۳۸۷۵، ۲۴۶۲۵، ۲۵۰۹۰۔ حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا
۲۷۳۔ رقم الحدیث: ۱۳۳۵۰ تا ۱۳۳۵۲۔ مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ
۲۷۴۔ رقم الحدیث: ۲۴۸۷۰، ۲۴۹۵۳۔ حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا
۲۷۵۔ رقم الحدیث: ۲۳۸۴۳۔ حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا
۲۷۶۔ رقم الحدیث: ۱۳۷۱۱، ۱۳۹۷۷، ۱۴۰۷۲، ۱۴۱۲۳۔ مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما
۲۷۷۔ رقم الحدیث: ۱۷۸۸۔ حدیث العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۲۰۵۶۔ مسند عبداللہ بن

عباس رضی اللہ عنہما

۲۷۸۔رقم الحدیث: ۳۳۴۵۔مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۲۷۹۔رقم الحدیث: ۵۱۱۹۔مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، رقم الحدیث: ۲۵۶۰۶، ۲۵۶۰۷۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۰۔رقم الحدیث: ۱۹۲۰۱، ۱۹۲۰۲۔حدیث ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ

۲۸۱۔رقم الحدیث: ۲۲۵۵۱۔حدیث بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ

۲۸۲۔رقم الحدیث: ۲۳۵۴۱، ۲۵۴۱۲۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۳۔رقم الحدیث: ۲۳۷۰۲۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۴۔رقم الحدیث: ۲۴۰۳۹، ۲۴۲۱۲، ۲۴۹۶۴۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۵۔رقم الحدیث: ۲۴۲۰۷، ۲۴۳۱۰، ۲۴۴۰۶، ۲۴۸۰۷۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۶۔رقم الحدیث: ۲۴۶۵۳، ۲۵۳۸۶۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۷۔رقم الحدیث: ۱۲۲۰۶، ۱۲۸۴۸۔مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۲۸۸۔رقم الحدیث: ۲۳۹۶۲، ۲۵۵۰۱، ۲۵۸۷۵۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۹۔رقم الحدیث: ۲۳۷۳۲، ۲۵۲۶۹۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۹۰۔رقم الحدیث: ۲۶۰۲۵۔حدیث ام سلمۃ زوج النبی ﷺ

۲۹۱۔رقم الحدیث: ۶۹۵۔مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۲۹۲۔رقم الحدیث: ۲۳۶۷۹۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۹۳۔رقم الحدیث: ۲۴۲۳۰۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۹۴۔رقم الحدیث: ۲۳۷۳۱۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۹۵۔رقم الحدیث: ۲۳۹۹۲، ۲۴۳۷۴، ۲۵۶۴۶۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۹۶۔رقم الحدیث: ۲۳۴۱۵۔حدیث امرأۃ کعب بن مالک رضی اللہ عنہما

۲۹۷۔رقم الحدیث: ۲۱۲۴۸۔حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما

۲۹۸۔رقم الحدیث: ۱۱۶۶۲۔مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۲۹۹۔رقم الحدیث: ۱۲۲۵۵، ۱۲۶۱۶، ۱۲۶۱۷، ۱۲۶۱۸۔مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۰۰۔رقم الحدیث: ۵۸۶۔مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۳۰۱۔رقم الحدیث: ۱۶۹۳، ۱۶۹۶، ۱۷۰۱۔حدیث ابی عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ

۳۰۲۔رقم الحدیث: ۲۵۸۲۰۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۰۳۔رقم الحدیث: ۲۵۸۱۸۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۰۴۔رقم الحدیث:۱۸۸۷۔مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، رقم الحدیث:۲۳۵۴۰، ۲۵۸۲۱۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۰۵۔رقم الحدیث: ۱۱۷۵۹۔ مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۲۵۹۴۴، ۲۶۱۱۷، ۲۶۱۴۴، ۲۶۱۸۷۔حدیث ام سلمہ زوج النبی ﷺ

۳۰۶۔رقم الحدیث:۱۲۰۲۶۔مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۰۷۔رقم الحدیث:۲۳۶۹۶،۲۵۱۱۲۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۰۸۔رقم الحدیث:۲۵۸۱۵۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۰۹۔رقم الحدیث:۲۴۰۶۲۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۱۰۔النساء:۶۹

۳۱۱۔رقم الحدیث:۲۴۹۰۵، ۲۵۱۷۳، ۲۵۷۸۷۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۱۲۔رقم الحدیث:۲۳۸۳۵، ۲۳۹۶۰، ۲۴۶۵۰۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۱۳۔رقم الحدیث:۲۴۲۵۳۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۱۴۔رقم الحدیث:۲۳۶۵۵،۲۳۶۶۲۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۱۵۔رقم الحدیث:۲۴۷۳۸۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۱۶۔رقم الحدیث:۲۵۸۱۶۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۱۷۔رقم الحدیث:۲۴۳۸۴۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۱۸۔رقم الحدیث:۲۳۵۱۷، ۲۴۴۷۶۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۱۹۔رقم الحدیث:۲۱۱۱،۲۲۴۲،۳۴۱۹،۳۴۹۳، ۳۵۰۶، ۳۵۰۷۔مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۳۲۰۔رقم الحدیث:۱۶۴۳۱، ۱۶۴۴۰، ۱۶۴۴۷۔حدیث معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

۳۲۱۔رقم الحدیث:۲۴۰۹۷۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۲۲۔رقم الحدیث:۱۸۴۹، ۱۹۴۶، ۳۳۷۰۔مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۳۲۳۔رقم الحدیث:۱۱۹۱۷، ۱۳۱۰۷۔مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۲۴۔رقم الحدیث:۱۲۶۱۹۔مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۲۵۔رقم الحدیث:۱۹۔مسند ابی بکر الصدیق، رقم الحدیث:۲۰۲۷، ۳۴۶۰۔مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۳۲۶۔رقم الحدیث:۲۳۵۰۹، ۲۳۷۵۷۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۲۷۔رقم الحدیث:۲۴۳۴۲۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۲۸۔رقم الحدیث:۱۲۸۹۹، ۱۳۴۱۸۔مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۲۹۔رقم الحدیث:۱۳۱۱۰، ۱۳۶۴۹۔مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۳۰۔رقم الحدیث:۲۱۔مسند ابی بکر رضی اللہ عنہ

۳۳۱۔رقم الحدیث:۱۲۸۰۳، ۱۳۱۷۹۔مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۳۲۔رقم الحدیث:۲۵۷۷۴۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۳۳۔رقم الحدیث:۲۳۵۳۔مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۳۳۴۔رقم الحدیث:۲۴۰۶۰، ۲۴۶۷۳، ۲۵۷۸۶۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۳۵۔رقم الحدیث:۲۴۷۵۲۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۳۶۔رقم الحدیث:۱۹۴۳۔مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۳۳۷۔رقم الحدیث:۲۲۸۴، ۲۸۵۸۔مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۳۳۸۔رقم الحدیث:۲۵۷۴۴۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۳۹۔رقم الحدیث:۲۰۲۴۲۔حدیث ابی عسیب رضی اللہ عنہ

۳۴۰۔رقم الحدیث:۲۸۔مسند ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

۳۴۱۔رقم الحدیث:۴۰۔مسند ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث:۲۳۵۳۔مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۳۴۲۔رقم الحدیث:۲۶۵۶۔مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، رقم الحدیث:۱۲۰۰۷۔مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۴۳۔رقم الحدیث:۲۴۵۲۰۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۴۴۔رقم الحدیث:۲۳۸۱۲، ۲۵۵۱۸، ۲۵۸۱۷۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۴۵۔رقم الحدیث:۲۴۲۶۹۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۴۶۔رقم الحدیث:۲۴۳۴۸۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۴۷۔رقم الحدیث:۲۰۲۲، ۳۳۳۱۔مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۳۴۸۔رقم الحدیث:۱۲۷۰۴۔مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۴۹۔الزمر:۳۰

۳۵۰۔آل عمران:۱۴۴

۳۵۱۔رقم الحدیث:۲۵۳۱۳، ۲۵۳۸۶۔حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا